

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شش ماہی مجلہ

صغیرات پر صغیر

(بر صغیر کے علمی، تحقیقی، ادبی اور ثقافتی آثار کا ترجمان)

سید العلماء نمبر

بر صغیر میں خاندانِ انجمن کی 235 سالہ تہذیبی خدمات کی تجلیل کے عنوان سے ہر چودہویں صدی
کے آخر تک اس خاندان کے آخری مسلم اشہوت مجتہد سید العلماء کی یاد میں۔

پہلا سال

پہلا اور دوسرا شمارہ

محرم الحرام و جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق ۲۰۱۱ عیسوی

میراث بر صغیر «شش ماہی»



(بر صغیر کے علمی، تحقیقی، ادبی اور ثقافتی آثار کا ترجمان)

صاحب اہتیا:

مرکز احیاء آثار بر صغیر «آب»

نظارت علمی:

طاہر عباس اعوان

مدیر اعلیٰ:

سید محمد رضا ایمانی

معاون خصوصاً:

سید محسن کشمیری، محسن سیری نژاد

معاون مدید:

سید ناصر عباس نقوی

مدیر اجرایی:

عبدالستار محمدی

ناظم امور شعبہ:

مفسر قرآن آیت اللہ طالب جہری

جوہ الاسلام علی محمد علی رحمان

جوہ الاسلام علی قلی قرآنی

جوہ الاسلام علی رضا سادگی

جوہ الاسلام سید شجاعت حسین

جوہ الاسلام محمد رضا دودانی

جوہ الاسلام طاہر عباس

رابطہ برای حصول مجلہ:

پاکستان: مجاہد عباس اعوان

پاکستان: مجاہد عباس اعوان

فون: 00919391312386

فون: 00923333854398

پاکستان: سید نور حسین نقوی

پاکستان: مرکز احیاء آثار بر صغیر «شعبہ شمیر»

فون: 009647704317542

فون: 00919796737269

پاکستان: شیخ عباس رضا

پاکستان: سید ظہیر الحسنین شمیری

فون: 00441618392866

فون: 00963933013932

Ph: 0098-251-8848746

Mob: 0098-919-9704372

e-mail: maab1431@yahoo.com

پاکستان: لکھنؤ

08897900284303 حبیب بک راجپوت لکھنؤ

0340215265000 بانک ملی ان شعبہ تجزیہ قم

لکھنؤ: شعبہ شمیر

انتشارات مرکز احیاء آثار بر صغیر «آب»

قیمت: 250 روپے

نوٹ

مآب کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا ترجمان نہیں ہے، بلکہ ہماری کوشش ہے کہ وقتاً فوقتاً برصغیر کی عظیم شخصیات کے بارے میں خصوصی شمارے ملت کے ہاتھوں پہنچائے جائیں، اس میں ہمارے پیش نظر وہ شخصیات ہیں جنہوں نے مذہب حقہ کی نمایاں و مخلصانہ طور پر علمی، فربہنگی، اجتماعى خدمات انجام دی ہوں، اس حوالے سے سینکڑوں شخصیات ابھی تک ایسی موجود ہیں جنکے نام اور انکے آثار سے بھی نسل جدید واقف نہیں ہے جن کے چند نمونے ہم نے ابتداء ادارہ یہ میں پیش کیے ہیں۔

مجلہ میراث برصغیر میں مرحومین کی تحریروں کو محققین مآب کی آراء کے بعد زیور طبع سے آراستہ کیا جائے گا اور بقید حیات اہل قلم (خدا انہیں زندہ و سلامت رکھے) کی تحریروں میں سے فقط وہ تحریریں نشر ہوں گی جو مندرجہ ذیل تین موضوعات میں سے کسی ایک سے متعلق ہوں:

۱۔ تاریخ تشیع؛ برصغیر میں تاریخ تشیع کے عنوان سے کسی بھی موضوع پر قلم اٹھایا گیا ہو۔ مثلاً شیعہ حکومتیں، عزاداری، تحریکیں، تنظیمیں، علاقے، خاندان، موقوفات، مقابر، مذہبی رسومات و مذہبی مقامات۔

۲۔ تراجم؛ یعنی مرحوم شیعہ اہم شخصیات اور ان کے آثار و خدمات سے متعلق ہو۔

۳۔ کتاب شناسی؛ یعنی کسی خاص ایک کتاب، خاص شخص کی کتابیں، خاص کتابخانہ کی فہرست کسی خاص موضوع یا کسی ایک خاندان کی علمی میراث وغیرہ کے حوالے سے قلم اٹھایا گیا ہو۔

ادارے کا صاحب مقالہ (زندہ یا مرحوم) کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

«من لم يشكر الناس لم يشكر الله»

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۱۳۸۔)

ہم تہہ دل سے ان تمام حضرات کے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے مؤسسہ ”مرکز احیاء آثار بر صغیر (مآب)“ کی ترقی کے لیے ہمارے ساتھ دلمے، درمے، سخنے اور قدمے تعاون فرمایا۔ خصوصاً ان خیرین (کثر اللہ امثالہم) کہ جن میں سے بعض احباب نے اپنا نام دینا مناسب نہیں سمجھا لیکن مرکز کے اہداف کو عملی جامعہ پہننے کے لیے اور بالخصوص مجلہ میراث بر صغیر کے اس نمبر میں خصوصی تعاون فرمایا۔

تاریخین کرام سے التماس ہے کہ معاونین مرکز احیاء آثار بر صغیر (مآب) اور دیگر خاندان مسین مکتب اہل بیت علیہم السلام کے مرحومین کی مغفرت کے لیے دعا گور ہیں۔

والسلام

مرکز احیاء آثار بر صغیر

فہرست عناوین

سید العلماء	۱۱
بزرگان تشیع کی نگاہ میں	۲۲
حجۃ الاسلام سید سعید اختر رضوی	۲۲
سفر عراق	۲۲
نخف میں عربی تصانیف	۲۲
وہابیت کے خلاف تحریک	۲۲
امامیہ مشن	۲۳
یادگار حسینی	۲۳
خطابت	۲۳
لکھنؤ یونیورسٹی	۲۳
علی گڑھ یونیورسٹی	۲۳
وفات	۲۳
تصانیف	۲۴
اداریہ	۱۱
اہداف تاسیس مآب	۲۲
۱۔ احیاء میراث علمی	۲۲
۲۔ شیعہ دائرۃ المعارف	۲۲
۳۔ کتابوں کی فہرست کی تدوین	۲۲
۴۔ شیعہ اکابرین کا تذکرہ	۲۲
۵۔ سینار	۲۳
۶۔ یادنامے	۲۳
۷۔ تراجم کتب	۲۳
۸۔ نشر مجلہ	۲۳
۹۔ ویب سائٹ	۲۳
تعاون کی اپیل	۲۳
نوٹ:	۲۴

کامل سلیمان جبوری ۷۲	جناب محمد وصی خان ۳۲
اجازات علماء اعلام شیعہ	سیزده سالہ یادگار حسینی ۳۲
الف) اجازۃ روایت	سید کرمل بشیر حسین زیدی ۳۳
خاتم المحدثین شیخ عباس قمی ۷۵	افق حسینیت کا آفتاب غروب ہو گیا ۳۳
آیت اللہ شیخ ہادی کاشف الغطاء ۷۵	سید العلماء دور آئینہ منظومات
آیت اللہ شیخ مرتضیٰ کاشف الغطاء ۷۶	وہ شخص علم الہی کا اک سفینہ تھا! ۳۹
آیت اللہ محمد بن حسن موسوی بوشہری ۷۶	علم کے آفتاب زندہ باد (قیصر جونپوری) ۴۱
آیت اللہ مرزا محمد موسوی خونساری اصفہانی ... ۷۷	دیدہ عالم نہ دیدہ مثل او (اظہر مسعود رضوی) .. ۴۱
آیت اللہ شیخ علی اکبر نغانندی ۷۷	بیسویں صدی کا شرف (ابوذر جونپوری) ۴۲
آیت اللہ شیخ عبد اللہ بن محمد حسن مامقانی ۷۸	غفران مآب وقت (رضا جونپوری) ۴۲
آیت اللہ شرف الدین موسوی ۷۸	آیت اللہ سید محمد صادق بحر العلوم ۴۳
آیت اللہ الشیخ اسد اللہ زنجانی ۷۹	آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری دامت برکاتہ ۴۸
آیت اللہ آقای بزرگ تهرانی ۷۹	ڈاکٹر علامہ سید محمود مرعشی نجفی مدظلہ ۶۰
آیت اللہ سید محسن امین عالمی ۸۰	آیت اللہ سید محمد حسین حسینی جلالی مدظلہ العالی ۶۲
آیت اللہ ہبۃ الدین شہرستانی ۸۰	حجۃ الاسلام علامہ ہادی امینی ۶۳
آیت اللہ مرزا ہادی خراسانی حارثی ۸۱	صائب محمد عبد الحمید ۶۴
آیت اللہ نجم الحسن نجم الملک ۸۱	آقائی کاظم عبودی الفتلاوی ۶۶
آیت اللہ فدائ حسین ہندی ۸۲	آقائی بزرگ تهرانی ۶۹
ب) اجازۃ اجتہاد	الشیخ دکتہ جعفر المہاجر ۷۰
آیت اللہ شیخ ہادی کاشف الغطاء ۸۲	علی خاقانی ۷۱

اعلان ۱۱۶	آیت اللہ محمد حسین طہرانی ۸۳
۱۔ بیان بصیرت افروز ۱۱۷	آیت اللہ محمد حسین اصفہانی کمپانی ۸۳
عمدۃ العلماء سید کلب حسین صاحب قبلہ لکھنو ۱۱۷	آیت اللہ علی ایروانی ۸۴
شیعہ کا نفرس میں کیا ہوا؟ ۱۱۷	آیت اللہ سید سبط حسن ۸۵
صلح کی کوشش میں کیا ہوا؟ ۱۲۱	آیت اللہ ابوالحسن ۸۵
صلح کا پہلا مسودہ ۱۲۷	آیت اللہ سید ابراہیم اشیر ازنی اصطہباتی ۸۶
صلح کا دوسرا مسودہ ۱۲۷	آیت اللہ ابوالحسن مشکینی ۸۷
۲۔ سید العلماء کے بیانات ۱۲۸	آیت اللہ محمد حسین نائینی ۸۷
”شہید انسانیت“ کے کسی ایک لفظ کے بھی ۱۲۹	آیت اللہ شیخ محمد کاظم شیرازی ۸۸
ایک غلط فہمی کا دفعیہ ۱۳۰	فہرست کتب علامہ سید علی نقی نقی اعلی اللہ مقامہ ۸۹
نہ ذاتی طور پر اور نہ بحیثیت ناظم تشکیلاتی امام کا منکر ۱۳۱	فہرست منابع حالات سید العلماء ۹۱
تشکیلاتی امام، سید العلماء سے ایک سوال ۱۳۱	۱۔ سید العلماء اکیڈمی ۹۸
تشکیلاتی کے متعلق مزید تشریح ۱۳۲	۲۔ PHD ۹۸
مزید وضاحت کی استدعاء ۱۳۲	۳۔ پایان نامہ کارشناسی ارشد ۹۸
نواب احسان علی خان کے سوالات کا جواب .. ۱۳۳	۴۔ مستقل کتاب ۹۸
کتاب میں تبدیلیاں میں خود پیش کروں گا ... ۱۳۴	۵۔ خصوصی شمارے ۹۸
شہید انسانیت کو سید العلماء نے واپس لے لیا۔ ۱۳۵	۶۔ تحقیق پایانی کارشناسی ۹۸
سید العلماء سے سوالات اور ان کے جوابات .. ۱۳۶	سید العلماء کے ترجمہ قرآن کے امتیازات ۹۹
سید العلماء کے واضح اور صریح جوابات ۱۳۹	کچھ قضیہ شہید انسانیت کے متعلق ۱۱۵
مکتوب گرامی حضرت سید العلماء ۱۴۰	کتاب شہید انسانیت ۱۱۶

- شہید انسانیت کے سید العلماء کا بیان ۱۴۱
- سید العلماء
- بعنوان
- شیخ الاجازہ
- اجازہ اول: ۱۸۵
- اجازہ دوم: ۱۸۵
- عکس اجازات علماء الاعلام تشیع
- بہ آیت اللہ علامہ سید علی نقی
- اجازۃ الروایت
- آیت اللہ سید حسن بن ہادی صدر ۱۹۹
- آیت اللہ سید حسن بن ہادی صدر ۲۰۰
- آیت اللہ سید نجم الحسن امروہی ہندی ۲۰۰
- آیت اللہ سید محسن حسینی امین عالمی ۲۰۲
- آیت اللہ محمد حسین نامینی ۲۰۴
- آیت اللہ الشیخ محمد محسن بزرگ طہرانی ۲۰۷
- آیت اللہ محمد عسکری طہرانی ۲۰۹
- آیت اللہ الشیخ علی کاشف الغطاء ۲۳۱
- آیت اللہ محمد علی بن محمد قاسم اردبادی ۲۳۱
- آیت اللہ سید ابوالحسن نقوی ہندی ۲۳۳
- آیت اللہ محمد علی ہبۃ الدین حسینی شہرستانی ۲۴۷
- خاتم المحدثین شیخ عباس قمی ۲۵۵
- آیت اللہ شیخ محمد باقر قاسمی بیرجندی ۲۵۹
- آیت اللہ مرزا ابوالحسن مشکینی اردوبیلی ۲۶۲
- آیت اللہ مرزا ابوالحسن مشکینی اردوبیلی ۲۶۳
- آیت اللہ مرزا ابوالحسن مشکینی اردوبیلی ۲۶۴
- آیت اللہ مرزا ابوالحسن مشکینی اردوبیلی ۲۶۵
- آیت اللہ مرزا ابوالحسن مشکینی اردوبیلی ۲۶۶
- آیت اللہ شیخ محمد کاظم شیرازی ۲۶۶
- آیت اللہ مرزا علی آقای شیرازی ۲۶۷
- آیت اللہ شیخ فدا حسین لکھنوی ہندی ۲۷۳
- آیت اللہ میرزا محمد الموسوی الاصفہانی ۲۷۴
- آیت اللہ شیخ علی القمی النجفی ۲۸۱
- آیت اللہ کلب مہدی الحارثی ہندی ۲۸۵
- آیت اللہ الشیخ اسد اللہ الزنجانی ۲۸۶
- آیت اللہ الشیخ ابی الرضا البہادی کاشف الغطاء ۲۸۷
- آیت اللہ شیخ مرتضیٰ کاشف الغطاء ۲۹۴
- آیت اللہ شیخ عبد اللہ امقانی ۲۹۷
- آیت اللہ شیخ محمد رضا النجفی الاصفہانی حسین ۲۹۹
- آیت اللہ سید مرزا علی نقی ہادی خراسانی حارثی ۳۰۰
- آیت اللہ سید محمد ابراہیم القزوی حارثی ۳۰۳

- آیت اللہ سید محمد البحرانی یوشہری حارّیؒ ۳۲۶
- آیت اللہ سید عبدالحسین موسوی عالمیؒ ۳۲۷
- آیت اللہ سید رضا موسوی ہندی نجفیؒ ۳۲۹
- آیت اللہ علی اکبر نہاوندی خراسانیؒ ۳۳۳
- آیت اللہ سید ابراہیم اصطهباناتی شیرازیؒ ... ۳۴۴
- آیت اللہ شیخ عبد الکریم حارّی قمیؒ ۳۴۶
- آیت اللہ سید علم الہدیٰ نقوی اکابلی البصیرؒ .. ۳۴۷
- آیت اللہ شیخ عبدالحسین بن باقر بغدادی .. ۳۴۷
- آیت اللہ شیخ محمد حسین اصفہانی النجفی کمپانیؒ . ۳۴۷
- آیت اللہ سید سبط حسین نقوی لکھنوی ہندیؒ ۳۵۰

سید العلماء

بعنوان

ادیب عربی و فارسی

(تائیدات و تصریحات)

الف: تائیدات ادب عرب

- ۱۔ آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ ۳۸۵
- ۲۔ آیت اللہ محمد بن حسن جواد بلاغی ربیعؒ ... ۳۸۵
- ۳۔ آیت اللہ مرتضیٰ آل یاسینؒ ۳۸۵
- ۴۔ آیت اللہ جواد بن محمد شیبسیؒ ۳۸۵
- ۵۔ آیت اللہ مرتضیٰ آل کاشف الغطاءؒ ۳۸۵
- ۶۔ آیت اللہ محمد علی شرف الدین عالمیؒ ۳۸۵
- ۷۔ آیت اللہ عبدالحسین حوزئیؒ ۳۸۵
- ۸۔ آیت اللہ شیخ محمد جواد مشکورؒ ۳۸۵
- ۹۔ آیت اللہ محمد حسین بن محمد مظہرؒ ۳۸۵
- ۱۰۔ آیت اللہ کاشف الغطاءؒ ۳۸۵

اجازۃ الاجتہاد

- آیت اللہ مرزا ابوالحسن مشکینی اردوبیلیؒ ۳۵۵
- آیت اللہ شیخ محمد کاظم شیرازیؒ ۳۵۵
- آیت اللہ محمد حسین طہرانیؒ ۳۵۷
- آیت اللہ علی بن عبدالحسین ایراویؒ ۳۵۹
- آیت اللہ الشیخ ابی الرضا الہادی شف الغطاءؒ .. ۳۶۰
- آیت اللہ محمد حسین تاجیؒ ۳۶۱
- آیت اللہ شیخ عبد الکریم حارّی و آیت اللہ شیخ ضیاء الدین العراقی النجفی ۳۶۲
- آیت اللہ شیخ ضیاء الدین العراقی النجفی ۳۶۳

ب: تائیدات مدرس عربی و فارسی

- ۱۔ آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاء ۳۸۵
- ۲۔ آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاء ۳۸۵
- ۳۔ آیت اللہ ہادی کاشف الغطاء ۳۸۵
- ۴۔ آیت اللہ سید ہبۃ الدین بن محمد علی شہرستانی ۳۸۵
- ۵۔ آیت اللہ محمد رضا آل یاسین کاظمی ۳۸۵
- ۶۔ آیت اللہ محمد حسین نجفی اصفہانی ۳۸۵

اداریہ

بسم الله الرحمن الرحيم

قال علي عليه السلام: «لا سنة افضل من التحقيق»

(عیون الحکم والمواعظ، ص ۵۳۴)

ترقی اقوام کا راز صرف اکابر ملت اور ان کے آثار کو زندہ رکھنے میں ہے۔ (مرزا محمد حادی عزن لکھنوی)

زندہ و جاوید قوموں کا دستور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو ہمیشہ تازہ اور ان کی میراث کو محفوظ رکھنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتی ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کہ ملت اسلامیہ کے وہ بزرگ اور محسنان اسلام کہ جنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے اس فرمان ”تحقیق سے افضل کوئی سنت نہیں“ کے مطابق دن اور رات کا فرق مٹاتے ہوئے، گرمی کی شدت اور سردی کی ہدّت کی پرواہ کئے بغیر اور جان و مال کی پرواہ کیے بغیر مذہب حقہ کے دفاع میں جو علمی کارنامے اور تحقیقی کاوشیں سپرد قلم کی تھیں اور جس کے نتیجے میں سینکڑوں دانشوروں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

ان کی یہ علمی میراث یا تو فراموشی کے صندوق میں میں مقفل میں ہے یا پھر ان میں سے بیشتر زمانہ کی ستم ظریفیوں اور درثناء کی عدم توجہی کی وجہ سے صفحہ ہستی سے نابود ہو چکی ہے اور جو محفوظ رہ گیا ہے وہ بھی نابودی کے دہانے پر جا پہنچی ہے۔

اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ برصغیر کی ملت اسلام خصوصاً مکتب اہل بیت کے پاس اپنے بزرگوں کی ہزاروں گرانمایاں تصنیفات موجود ہیں لیکن موجودہ دور کے بازار علم اور عمومی اور اکثر خصوصی کتابخانوں میں ان ہزاروں انمول کتابوں میں سے انگشت شمار کتابیں بھی دستیاب نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر:

۱۔ شہید ثالث قاضی سید نور اللہ شوشتری ۱۰۱۹ھ مدفون آگرہ جنہیں مذہب تشیع کے دفاع کے جرم میں جہانگیر کے درباری ملاؤں نے بے دردی سے قتل کرنے کا فتویٰ دیا آپ کی (۱۵۰ ایک سو پچاس) علمی کتابوں میں سے صرف دو کتابوں کا اردو میں ترجمہ ہوا لیکن وہ بھی مکمل ترجمہ نہ ہو سکا۔

۲۔ شہید رابع مرزا محمد کامل دہلوی ۱۲۳۵ھ کے جنہوں نے سب سے پہلے ”تحفہ اثنا عشریہ“ کا ”نزہۃ اثنا عشریہ“ کے نام سے ۱۲ جلدوں پر مشتمل جواب تحریر کیا تھا اور اس کے نتیجے میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں لجام شہادت نوش کرنا پڑا آپ کی ستر ۷۰ کتابوں میں سے صرف پانچ ۵ کتابیں بعض کتابخانوں کی زینت ہیں۔ لیکن بازار میں ایک بھی موجود نہیں ہے۔

”تحفہ اثنا عشریہ“ کے دوسرے پچاس نایاب جوابوں پر مشتمل کتابوں میں سے فقط ”عبقات الانوار“ کی چند جلدوں اور حال ہی میں ستر ۷۰ جلدوں میں طبع ہونے والی کتاب ”تسید المطاعن“ کے علاوہ دیگر کوئی جواب بازار میں تشنگان علم کی پیاس بوجھانے کیلئے دستیاب نہیں ہے، یہاں تک کہ ان میں سے اکثر تو ابھی تک ایک مرتبہ بھی نہیں چھپ سکے، جس کی وجہ سے یہ علمی ذخیرہ بڑے بڑے کتابخانوں میں بھی میسر نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کا صرف ایک ہی قلمی نسخہ بعض افراد کے پاس موجود ہے۔

۳۔ خاندان اجتہاد میں سے آیۃ اللہ فی العالمین سید ولد ار علی غفران مآب متوفی ۱۲۳۵ھ اور ان کی اولاد و احفاد کی بلند ہمت ہستیاں جیسے سلطان العلماء و سید العلماء، تاج العلماء، ممتاز العلماء و دیگر علماء اعلام کے جنہوں نے بر صغیر میں مذہب اہل بیت کی حقیقی معنوں میں پاسبانی کی ہے اس خاندان کے مجموعی علمی آثار کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ ان میں سے صرف آیۃ اللہ سید علی نقی معروف بہ فتن صاحب قبلہ اور مولانا سید مہدی لکھنوی کی چند کتب و رسائل کے علاوہ باقی بزرگوں کے آثار بعض کتاب خانوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

۴۔ امام المتکلمین ناصر مذہب اہل بیت علیہم السلام آیۃ اللہ العظمیٰ سید مفتی محمد قلی خان موسوی کشتوری متوفی ۱۲۶۰ھ اور ان کی اولاد و احفاد جیسے امام المتکلمین میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار، علامہ سید اعجاز حسین صاب۔ کشف المحجوب والاسرار، و شذور العقیان، اور اسی طرح آیۃ اللہ سید ناصر حسین ناصر الملک، اور دیگر حضرات کی کتابیں بھی اسی داستان کا حصہ ہیں۔

۵۔ بلند پایہ مفسر آیہ اللہ سید ابوالقاسم حائری لاہوری متوفی ۱۹۲۰ء اور ان کے فرزند ارجمند آیہ اللہ سید علی حائری لاہوری متوفی ۱۹۴۰ء کے عظیم علمی شہکار ”تفسیر لوامع التنزیل“ کہ جو ۲ جلدوں پر مشتمل ہے۔ (جسے اگر آج، طبع اشاعت کی زینت بخشی جائے تو بقول آیت اللہ العظمیٰ سید مرعشی نجفیؒ کے کہ یہ کتاب حجم کے اعتبار سے بحار الانوار سے کہیں زیادہ جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ واضح رہے کہ بحار الانوار ۱۱۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔) جبکہ ان دو بزرگ ہستیوں کی اس کتاب کے علاوہ ایک سو ۱۰۰ سے زائد دوسرے علمی آثار میں سے فقط تین مختصر رسالے بعض اوقات مل جاتے ہیں۔

۶۔ نابغہ زمان آیت اللہ العظمیٰ مفتی سید میر محمد عباس موسوی متوفی ۱۳۰۶ھ استاد میر حامد حسین نیز متوفی ۱۳۰۶ھ کی تین سو ۳۰۰ سے زائد فقہی، کلامی، تفسیری، تاریخی علمی آثار میں سے فقط دو کتابیں چند سال قبل طبع ہوئی ہیں۔ اور بقیہ اصول موتی فراموشی کے گہرے سمندر میں ابھی تک مدفون ہیں۔

۷۔ علامہ سبحان علی خان متوفی ۱۲۶۴ھ کی وہ با عظمت و بلند ہمت ہستی کہ جنہوں نے اپنے دور میں جہاں آؤ وہ کی شیعہ حکومت کے منصب وزارت کو بڑی بردباری اور ہمت کیساتھ سنبھالا، ساتھ ہی شیعیان کو بلا و نجف کی بھرپور طریقہ سے مالی مدد کی اس سلسلے میں ان کی موقوفات آج تک کربلاء میں باقی ہیں، اس ساری خدمت کے ساتھ ساتھ دسیوں کتب مذہب حقہ کے دفاع میں تحریر فرمائیں، کہ جن میں سے ایک ”الوجیزہ فی اصول الدین“ ہے جو ”تحفہ اثنا عشریہ“ کا ایسا جامع اور مختصر جواب ہے جسکے بارے میں علامہ سید سجاد حسین بارہوی نے اپنی کتاب رسالہ سجاد یہ ص ۱۰ پر یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں:

”الوجیزہ کی نظیر پیش کرنا فقط ناممکن ہی نہیں ہے بلکہ محال ہے۔“ اس نابغہ روزگار اور ان کے بھائی حسین خان متوفی ۱۲۴۰ھ کی ایک کتاب بھی اس وقت بازار تو دور کی بات خود بڑے کتب خانوں میں بھی میسر نہیں ہے، اور اس سے بڑا عظیم یہ کہ اس عظیم ہستی کے در ثاب بھی زمانے کی ستم ظریفی یا بے توجہی کی بنا پر انکی کتب کی طرح انکی ذات کو بھی فراموش کر چکے تھے، اور نہ صرف یہ کہ فراموش کر چکے تھے سچی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ جانتے ہی نہیں تھے کہ ہمارے بزرگوں میں سے ایسی ہستیاں بھی گذری ہیں، نہ جانے ایسی کتنی ہی عظیم ہستیوں کو ان کے آثار کی طرح ہم فراموش کر چکے ہیں کہ جنہیں یاد رکھنا ہمارا اولین فرض تھا، مقام شکر ہے کہ مرحوم علامہ سبحان علی خاں کے خاندان کے بعض افراد چند سال قبل اس بات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ ﴿﴾ اسلاف میں کبھی ایسی ہستیاں بھی موجود تھیں کہ جن پر زمانہ فخر کرتا تھا۔

یاد رہے کہ علامہ سبحان علی خاں مرحوم کی کتاب ”الوجیزہ فی اصول الدین“ کے بارے میں یہ اطلاع ملنے کے بعد کہ ایران کے ایک کتاب خانہ میں یہ کتاب موجود ہے، لہذا ہم نے پہلی فرصت میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کی اور کیمبرہ کے ذریعے فلم حاصل کرنے کے بعد اپنے ہدف کی تکمیل یعنی احیاء آثار بر صغیر کی نیت سے ٹائپ کرنے کے لئے دے دی ہے یہ کتاب دو جلدوں میں ۵۰۴ صفحات پر مشتمل ہے، اور اسی طرح اگلے بھائی جناب حسین خان کی کتاب بنام ”معتقد الشیعہ“ کے قلمی نسخہ کو تھران کے مجلس ملی کے رئیس کو خط لکھ کر حاصل کیا ہے، اس کتاب کے صرف دو ہی قلمی نسخوں کی ابھی تک ہم اطلاع حاصل کر سکے ہیں۔

۸۔ سید مہدی خان بہادر کی مذہب شیعہ کے خلاف تحریر کی جانے والی کتاب ”آیات بینات“ کے محکم ترین ۱۰ ادس عدد جوابات میں سے کوئی ایک جواب بھی اس وقت علمی دنیا میں بازار میں موجود نہیں ہے۔ جب کہ اصل کتاب ”آیات بینات“ بار بار کراچی، لاہور اور ہندستان سے چھپ چکی ہے اور چھپ رہی ہے ان جوابات میں سے اہم ترین جواب خان بہادر کے بھائی سید امیر حسین کا ہے جس کا نام ”آیات محکمات در جواب آیات بینات“ جو دو ضخیم جلدوں میں ہے صرف ایک بار زیور طباعت سے آراستہ ہو سکا۔

۹۔ فخر العلماء علامہ سید علی انظر کھجوی (۱۸۶۱-۱۹۳۳ م) اور ان کے فرزندوں کی ایک سو سے زائد دفاع مذہب حقہ میں تاریخ و کلامی کتب میں سے چند انگشت شمار رسائل بعض اوقات میسر ہو جاتے ہیں باقی کتابیں طاق نسیان میں گم ہو چکی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ ایک قومی و ملی المیہ ہے یہاں پر ہزاروں میں سے صرف چند نمونے ذکر کیے ہیں ورنہ اس درد دل کو پیش کرنے کے لیے اور خصوصی طور پر ان مظالم کی داستان جسمیں دشمن کس طرح اس علمی سرمایہ کو نابود کرنے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہے اور آج تک نہ جانے کتنے ہی قیمتی آثار ایسے ہیں کہ جن کو دشمن نابود کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ یہ وہ داستان غم ہے جسے پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، جسے اس مختصر سی تحریر میں پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ

سخن چاہیے اس بحر بی کران کے لئے

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مذہب اہل بیت کو کم رنگ کرنے اور اسی طرح ملت مسلمہ و خصوصاً موالیان اہل بیت کے علمی ذخیرہ کو ختم کرنے کا منصوبہ ملت تشیع کے خلاف دشمنوں کی دیگر دسیوں سازشوں میں سے ایک سازش ہے، وہ مختلف بہانوں سے انہیں باہمی اختلاف میں دست گریبان کر

کے اختلاف کا شکار بنا کر نہ فقط یہ کہ وہ اس طرح ملت کی ضائع ہونے سے بچا جانے والی علمی میراث کو غارت کر دے گا۔ بلکہ اپنے داخلی و خارجی آکے کاروں کے ذریعہ ملت کے نوجوانوں کو اپنے محسنوں کا دشمن بھی بنانے میں مصروف ہے اور کسی حد تک وہ کامیاب بھی ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ بعض نادان دوستوں کی احمقانہ حرکات بھی دشمن کے اس منصوبے کو مکمل کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں، اسی وجہ سے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا:

”دو گروہوں، نادان دوستوں اور ہوشیار دشمن نے میری کمر توڑ دی ہے۔“

لہذا نادان دوستوں اور ہوشیار دشمنوں کے ان تمام حربوں کا مقابلہ کرنا اور اپنی اس علمی میراث کی حفاظت فقط ضروری ہی نہیں بلکہ واجب ہے، اس لیے تمام موالیان اہل بیت علیہم السلام سے درخواست ہے کہ جس کسی سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے اس میراث کی حفاظت میں قدم اٹھائیں ورنہ زمانے کے ساتھ ساتھ یہ ضائع ہونے سے محفوظ رہ جانے والی میراث میراث بھی ماضی کی طرح نابود ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو معنوی اور مادی اعتبار سے ناقابل تصور عظیم نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آج سے ۷۰۰ سال قبل صاحب کتاب (تجلیات المعروف تاریخ عباس) میں بھی درود ل ان الفاظ میں تحریر فرمایا جنھیں ہم خوابیدہ ضمیروں کو بیدار کرنے کے لیے انھی کے الفاظ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ (مغربی تعلیم نے مادی ترقیات اور دماغی ارتقاء کی عمارتوں کو اس قدر مستحکم کر دیا ہے، کہ مشکل سے اسکی چار دیواری میں روحانی ہوائیں گزر سکتی ہیں اسی سبب سے روز بروز علماء کے آثار دلوں سے محو ہو رہے ہیں اور ہمارا مستقبل بجائے اسکے کہ روشن ہو تیرہ و تاریک ہو جاتا ہے۔

اسلام میں ایک عہد تو علماء کیلئے ایسا خوریز تھا جس میں فضل و کمال کی زمینوں پر چاروں طرف خون کا سیلاب جاری تھا اور ناکردہ گناہوں کی لاشیں تیرتی نظر آرہی تھیں، ان کے نام پر تلواریں نیام سے کھنٹی رہتی تھیں اور قتل کا بازار ہر وقت گرم رہتا تھا۔ پھر بھی ظالموں کی پیاس کسی طرح نہ بجھتی تھی۔

ایک دور ایسا بھی رہا کہ صدیوں تک علماء نے حکومت کی اور جو کچھ علمی ترقیاں کیں تاریخ کا ایک ایک ورق اسکو بتا رہا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں حکومت کی عنان تھی۔ ان کی ایک نگاہ سلطنت کے ہلا دینے کو کافی تھی۔ تاج شاہی انھیں کے عمامے اور سکڑے راج الوقت انھیں کی مہر س تھیں، سلاطین زیر اثر تھے، انکے فرمان صور اسرافیل کی طرح قیامت کا منظر پیش کر دیتے تھے اور دم زدن میں تمام ملک منقلب ہو جاتا تھا۔

خصوصاً ایران کی عظیم الشان سلطنت اور بادشاہانِ اودھ کے عہدِ دولتِ مہد میں جبکہ آسمان سے ہن برس رہا تھا اور زمینِ دولت کے خزانے اگل رہی تھی اہل کمال کا دور تھا اور علماء کی حکومت تھی سلاطین نے ہمیشہ اپنے خیال پر ان کی رائے کو فضیلت دی۔

اسلامی سلطنتیں مٹ گئیں اور افرادِ ملت کی اجتماعی قوتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں، سیاسیات نے خیالات میں انقلابِ عظیم پیدا کر دیا، جاہِ معرفت کے چلنے والے ڈمگ گئے، ایسے ہنگامے میں کہ ان کی نظروں میں احادیثِ رسول ﷺ اور بزرگانِ دین کے اقوال سے فلاسفہِ مغرب کے اقوال زیادہِ وقیع ہو گئے تو ان گوشہ نشینوں اور قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کہنے والوں کی کیا عزت ہو سکتی ہے، یا ان آسودگانِ خاک کے مزاروں پر کون شمعِ جلّائے گا جنہوں نے تمام زندگی خوفِ خدا میں رو کر کاٹ دی، آج جب کہ ہدایت و اصلاح کی آڑ میں ذاتی مقاصد نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ایمانی قوت کمزور ہو چکی ہے، راستبازی کا علم ٹھنڈا کر دیا گیا ہے، تو کیا توقع ہو سکتی ہے کہ ان خدا پرستوں کی عزت کی جائے گی حالانکہ وہ اس راز سے بے خبر ہیں

لا فضل الا لاهل العلم انہم

علی الہدی لمن استہدی ادلاء

بزرگی صرف اہل علم کیلئے ہی ہے، کیوں کہ یہ لوگ خود راہِ راست پر ہیں اور

طالبانِ ہدایت کے رہنما ہیں۔

دریاؤں کے سرچشمے جب خشک ہو جاتے ہیں تو ایک بوندِ پانی کی گوہرِ نایاب ہو جاتی ہے، طبقہٴ علماء جس ملت کا عضوِ رئیس اور ترقیوں کا سرچشمہ اور طاقتوں کی بنیاد ہے ”موتِ العالم موتِ العالم“ عالم کی موت تمام افرادِ ملت کی موت اور اسکی حیاتِ حیاتِ ملی ہے، بد نصیب ہے وہ قوم جس نے اپنے علماء کی منزلت نہ کی اور بربادیوں کا خیر مقدم کیا!

ترقیِ اقوام کا راز صرف اکابرِ ملت کا زندہ رکھنا اور ان کے آثار کو زندہ رکھنا ہے۔ یورپ گو مذہب سے آزاد ہے مگر جذبہٴ قدامت پرستی اسکے دل سے محو نہیں ہوا اسکو یقین ہے کہ اسکی عزت کا راز اسی جذبہ میں مستتر ہے۔

ٹکسپیر کی ولادت کے روز ہر سال ایک عظیم الشان میلہ ہوتا ہے، اسکے بیٹھنے کی کرسی پر لوگ آکر بوسہ دیتے ہیں اور گرد طواف کرتے ہیں۔ اسی طرح مشہور علماء و کلام کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودے خاص احترام سے عجائب خانوں میں رکھے ہوئے ہیں جسے دور و دراز کا سفر کر کے لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ لارڈ ٹینسن مشہور انگریزی ”ملک الشعراء“ جس کی وفات حال میں ہوئی ہے اسکے لکھنے کی میز اور قلم دوات کے لوگ ہزاروں روپے دینے کو تیار ہیں۔ لیکن اسکے ورثہ خود مستطیع ہیں لہذا نہیں دیتے۔

اگر ان حالات کا موازنہ اپنی قوم سے کروں تو یقیناً یہ جمود اور بے حسی میں ایک سالخورہ میت سے زیادہ وقع نہ ہوگی اور ہماری آبادی حقیقتاً گور غریباں کی آبادی ثابت ہوگی۔ جس قدر دوسری قومیں اپنے اسلاف کے زندہ رکھنے میں سرگرم ہیں اسی قدر ہم اپنے اکابر ملت کے مٹانے میں کوشاں ہیں حالانکہ ان مرنے والوں نے جہد لباقا میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔ لموت نہ۔

اس قوم سے پڑا ہے مجھے سابقہ جہاں

دستور اعتراف کمالات ہی نہیں

ہمارے اسلاف صالحین کی عظمت و جلالت صرف مقبروں اور خاک کے پامال ذروں میں ملے گی، ان کی موت کے وقت تو برسم زمانہ بادل ناخواستہ چار آنسو بہائے اور گڑھا کھود کر ان کو دفن کر دیا لیکن پھر کبھی کروٹ نہ لی، نہ یہ سمجھے کہ ہمارے فرائض مرنے والے کے ساتھ کیا کیا ہیں، اسکی تصانیف اسکے روحانی ذخیرے جنکو اسنے رات رات بھر دماغ سوزی سے لکھا تھا جب کہ شمعیں ختم ہو گئیں تھیں اسکے دماغ کا روغن مشتعل تھا، آج وہ ذخیرے کیڑوں کے نظر ہو گئے اور ان کے کمالات کی تصویریں اسقدر دھندلی ہو گئیں کہ رفتہ رفتہ نام و نشان تک صفحہ ہستی سے محو ہو گیا۔

اگر قوم کی جاہ و منزلت کا اندازہ کرنا چاہتے ہو تو مقبروں میں جاؤ دیکھو خاک کے ڈھیر میں کیسے کیسے خزانے پنہاں ہیں جو اپنے اخلاف کے ہاتھوں گمنامی و بے نشانی کا شکار ہیں، اے حمی لایموت! تو ہم میں قومی زندگی کی روح پھونک کہ اپنے علماء کی حقیقی معرفت حاصل کریں اور ”ہم کیا ہیں“ اس حقیقت کو بے نقاب کریں۔

شاگردان آل محمد کا گروہ دنیا میں جس اعزاز کا مستحق ہے وہ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان کے بوسیدہ عمائے تاج فغفور و اکلیل جشید سے کہیں بہتر، انکا حصیر قناعت جو اہر نگار اور مرصع کار تختوں سے کہیں برتر، ان کی عظمت و جلالت شان کا اندازہ معمولی افراد کا کام نہیں انکی سیرت

آئندہ نسلوں کیلئے ایک موعظہ ہے۔ تذکرہ الاولین موعظہ الاخرین حامل رسالت رسول اللہ ﷺ محترم نے مختلف پیرایہ میں انکی جلالت کا اظہار کیا ہے۔

کبھی فرمایا:

«مداد العلماء افضل من دماء الشهداء»

علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بہتر ہے۔

کبھی فرمایا:

«علماء امتي كانبيا بني اسرائيل»

میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے مانند ہیں۔

کبھی فرمایا:

«من اكرم عالما فقد اكرمني»

جس نے عالم کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔

کبھی ارشاد ہوا:

«الفقهاء امناء الرسل ما لم يدخلوا في الدنيا»

فقہاء رسولوں کے امانت دار ہیں۔ جب تک دنیا میں داخل نہ ہوں۔

اس کی تفصیل پوچھی گئی کہ دنیا میں داخل ہونا کیا معنی، فرمایا متابعت کرنا سلطان کی جب وہ ایسا کریں تو ان سے حذر کرو۔

کبھی فرمایا:

«نوم العالم افضل من الف ركعة»

عالم کی ایک نیند ہزار رکعتوں سے بہتر ہے

یہ ہیں وہ منزلیں جن سے ان کے علوم مرتبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ البتہ ان لوگوں سے دھوکا نہ کھاؤ جو لباس اہل علم میں تم کو فریب دینا چاہتے ہوں اور طرز عمل سراسر رضائے الہی کے خلاف ہو جس کی نسبت آواز نقرین بلند ہے:

«ویل للعالم یشکلم بہواء الناس لایکون احد اشد عذابا منه یوم
القیامۃ»:

ویل ہو اس عالم پر جو رضائے خلق کیلئے بات کرے روز قیامت کسی کا عذاب اس
سے شدید تر نہ ہوگا۔

دوسری آواز

«ان العالم اذا لم یعمل بعلمہ ذلت موعظۃ عن القلوب کما یزل
المطر عن الصفا»:

جب عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو اس کا موعظہ بھی دلوں پر اثر نہیں کرتا اور اس
طرح دلوں سے محو ہو جاتا ہے جس طرح کہ پانی پتھر سے بہ جاتا ہے۔
کہیں نگاہ غضب سے تنبیہ کی جاتی ہے:

«من تعلم علما لغير الله و اراد به غير الله فلیتبوا مقعده من
النار»

جو شخص خدا کیلئے علم نہ سیکھے اور ارادہ کرے اس سے غیر خدا کا اسکو چاہئے کہ
اپنی جگہ نادر میں مہیا کرے۔

غیر الحکم میں حضرت امیر فرماتے ہیں:

«صلاح العمل بصلاح النیہ و صلاح المعاد بحسن العمل»

نیکی عمل کی نیک نیتی سے ہے اور نیکی آخرت کی نیکی عمل سے ہے۔

اس معیار پر جانچنے کے بعد آج طبقہ اسلام کے روشن دماغ حضرات کے سامنے ایسی زندگی کا موقع پیش
کرنا چاہتا ہوں جس نے کرۂ اسلام کو اپنی تجلیوں سے منور کیا، جس کی زندگی کی ہر ساعت ذخیرہ تصنیف
تھی، جس کی ہستی عرفاد سالکین کیلئے خدا شامی کی ایک نمایاں مثال تھی۔ یہ ترجمہ ایسا نہیں جس سے
صرف فقہاء یا صلحاء کی پسند حاصل کر سکیں بلکہ ہر طبقہ کے باند اق اپنے ذوق کے موافق بہرہ وافر حاصل کر
سکتے ہیں۔

اس کتاب (تجلیات) میں جس بزرگ کا جلوہ پیش نظر ہے (یعنی آیہ اللہ العظمیٰ میر سید مفتی عباس ۱۲۲۴-۱۳۰۶ھ۔ ق) وہ محفل ادب کا صدر نشین، مجلس شعر آ میں ملک الشعراء، بزم فقہاء کا مجتہد جامع الشرائط، بذلہ سنجون کی بزم طرب میں بلبل ہزار داستان، شبستان معرفت میں عابد شب زندہ دار، جس کی سادی اور بے ریا زندگی اس شعر کا حاصل تھی۔

لیس الجمال باثواب ترینها
ان الجمال جمال العلم والادب

لکھنؤ کی سر زمین بلکہ ہندوستان کی شیعہ آبادی اس مقدس ہستی پر نازاں ہے اور کیوں نہ ہو اس لیے کہ ایسا ہمہ دان جسکو ہر فن کے ائمہ صدر محفل ہیں فخریہ جگہ دیتے ہیں آپ ہی اپنی نظیر تھا۔

قسام ازل کے دربار عام میں روز ازل جب جو اہر علوم کا خزانہ عامرہ کھولا گیا اور قسمت کیلئے سر بستہ کیسوں کی مہریں توڑیں گئیں تو بقدر مشیت ہر مستحق بہرہ مند ہوا مگر اس علامہ روزگار کو سب سے زیادہ حصہ اس موہبت عظمیٰ سے مرحمت ہوا۔ ادھر عطاے منعم ادھر ذوق تحصیل دست شوق نے اپنے جیب و دامن میں وہ اصول موتی اور بیش قیمت لعل دیا قوت بھر لیے جو دوسروں کو دقت سے دستیاب ہوئے، عالم اسباب کی نگاہ میں ان نعمتوں کو بمصدق اللہ نعم ربک فحدث ظاہر و آشکار کیا اور ثابت کر دیا کہ میرے تمام کمالات علوم وہی ہیں اکتسابی نہیں، انھیں وہی قوتوں نے انکو علامہ روزگار بنایا اور اپنے کمالات کی وجہ سے عام طور پر جو ہر دل عزیز ہی ان کو حاصل ہوئی ان کے امثال میں ایسی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔

آج تک علمی و ادبی حلقوں میں ان کے واقعات نہایت خلوص اور عقیدت سے بیان کیے جاتے ہیں ان کے لطائف علمیہ زبان زد خاص و عام ہیں روزمرہ کی باتیں لوگوں کے دماغوں میں محفوظ ہیں۔ لکھنؤ کی پرانی معاشرت کا جب کہیں تذکرہ ہوتا ہے تو ان کا نام ضرور آتا ہے۔ شاعری کے میدان میں انکا اشہب خامہ بڑے بڑے نامی شہسواروں کے جعنان رہا۔ اسوقت کے اساتذہ فن نے ان کو مسلم الثبوت استاد مانا۔

نہایت افسوس تھا کہ ایسے بزرگ کے واقعات زندگی پردہ خفا میں رہیں اور ایسے ہنگامے میں جب کہ خرف پارے لعل و جواہر بنا کر دکھائے جائیں اور اصلی موتیوں کی آب و تاب سے نگاہیں نا آشنا ہوں۔) انتہی (تجلیات ص ۷۲)

برصغیر میں تخمیناً پانچ ہزار ۵۰۰۰ سے زائد شیعہ اہل قلم نے اپنے قلم کے ذریعہ مذہب کی خدمت کی ہے۔ اور ان آثار کی تعداد ۳۰۰۰۰ تیس ہزار سے متجاوز ہے، لیکن ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ۹۰ فیصد انکی اس علمی میراث سے ملت کی اکثریت آشنا نہیں ہے، اگر ملت کا جمود اسی طرح باقی رہا تو بعید نہیں کہ یہ بچی بچی میراث بھی نابود ہو جائے اس علمی میراث کے ضائع ہونے سے معنوی نقصان کی حد معین کرنا تو ممکن نہیں البتہ مادی اعتبار سے ان ہزاروں بیش بہا قیمتی گوہروں میں سے ہر ایک علمی گوہر اگر مل جائے تو اس کا ایک ایک ورق لاکھوں کی قیمت کا حامل ہے۔ اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اور احساس مسولیت کے پیش نظر خدا کی بابرکت ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے: ”مرکز احیاء آثار برصغیر“ (مآب) وجود میں آیا ہے جس کا اصلی ترین ہدف ملت مسلمہ کے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو تازہ اور ان کی علمی میراث کو زندہ کرنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

اسی ہدف کی روشنی میں برصغیر کے سب سے بڑے علمی خاندان کہ جس نے برصغیر میں مذہب حقہ کی سب سے زیادہ خدمت انجام دی۔ یعنی جس علمی روایت کا سنگ بنیاد برصغیر میں مجدد الشریعہ سید ولد ار علی غفران مآب (۱۱۶۶-۱۲۳۵ھ-ق) نے رکھا تھا اس سلسلہ جلیلہ کی ۲۳۵ سالہ علمی خدمات کی تحلیل کی غرض سے اس سلسلہ کے آخری معمار اور چودویں صدی کے آخری مسلم الثبوت مجتہد سید العلماء سید علی نقی نقن صاحب مرحوم (۱۳۲۳-۱۴۰۸ھ-ق) کی یاد کے عنوان سے مآب نے مجلد میراث برصغیر کا پہلا شمارہ انھیں کے نام سے معنون کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ مآب کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا ترجمان نہیں ہے، لیکن حقائق بالآخر حقائق ہوتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ وقتاً فوقتاً برصغیر کی عظیم شخصیات کے بارے میں خصوصی شمارے ملت کے ہاتھوں پہنچائے جائیں، اس میں ہمارے پیش نظر وہ شخصیات ہیں جنہوں نے مذہب حقہ کی نمایاں و مخلصانہ طور پر علمی، فزہنگی، اجتماعی خدمات انجام دی ہوں، اس حوالہ سے سیکڑوں شخصیات ابھی تک ایسی موجود ہیں جنکے نام اور انکے آثار سے بھی نسل جدید واقف نہیں ہے جن کے چند نمونے ہم نے ابتدا میں پیش کیے ہیں۔

مآب عنقریب سو سے متجاوز ایسے افراد کے ناموں کی فہرست پیش کرنے والا ہے جن کے بارے میں

کی (کہ جن کے نمونے سرورق پر لگا دیے گئے ہیں) کوئی بھی اطلاع ہو اور تمام اہل فکر و دانش و اہل قلم و اہل خیر سے بھی تعاون کی اپیل ہے۔

اہداف تاسیس مآب

اگرچہ اس مرکز کا اصلی ہدف علمی میراث کو زندہ کرنا ہے، لیکن یہ مرکز اس اصلی ہدف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مندرجہ ذیل فرعی اہداف کو لے کر آگے بڑھے گا:

۱۔ احیاء میراث علمی

یہ احیاء میراث چند طریقوں سے ممکن ہے:

الف) کتابوں کی اشاعت

ب) کتابوں کی Q&A: تیار کرنا

ج) فوٹوکاپی: (اصل کتاب کے نہ ملنے کی صورت میں اسکی فوٹوکاپی حاصل کی جائے گی)،

د) لائبریری کا قیام

جس کے ایک حصے میں صرف بر صغیر کے علماء اور دیگر دانشوروں کی مخطوطہ و مطبوعہ کتابوں کو محفوظ کیا جائے گا۔

۲۔ شیعہ دائرۃ المعارف

اس کتابی مجموعے میں بر صغیر کی شیعیت سے مربوط تمام مباحث کو پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۳۔ کتابوں کی فہرست کی تدوین

اس کتابی مجموعے میں بر صغیر کی شیعہ تالیفات (مخطوطات اور مطبوعات) کی توصیفی معرفی کی جائے گی۔

۴۔ شیعہ اکابرین کا تذکرہ

اس کتابی مجموعے میں بر صغیر کے شیعہ علماء اور دیگر دانشوروں کے مجموعی حالات زندگی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

۵۔ سیمینار

ملت کے بزرگوں اور محنتان اسلام کی یاد میں سیمینار کا انعقاد کرنا۔

۶۔ یادنامے

یعنی بعض علماء اعلام کے حالات زندگی اور ان کی علمی واجتماعی کاوشوں پر مشتمل مستقل کتاب تحریر کرنا۔

۷۔ تراجم کتب

برصغیر کے علماء اعلام کی عربی اور فارسی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا جائے گا۔ اور بعض اردو کتابوں کا فارسی اور عربی میں ترجمہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۸۔ نشر مجلہ

”میراث برصغیر“ کے عنوان سے شش ماہی مجلہ کی اشاعت و تشہیر۔

۹۔ ویب سائٹ

انٹرنیٹ کے ذریعے ان مطالب کو ملکی حدود سے باہر ساری دنیا تک پہنچایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تعاون کی اپیل

آپ مندرجہ ذیل طریقوں سے اس مرکز کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں:

مالی تعاون؛

اہداء کتب؛

نادر الوجود کتابوں کی فوٹو کاپی یا Ods ارسال کر کے۔

قلمی و دیگر قدیمی کتابوں کے بارے میں فون، ایمیل یا خط کے ذریعہ اطلاع دے کر کہ فلاں کتاب فلاں صاحب یا فلاں کتابخانہ میں ہے؛

جن کتابوں کو یہ مرکز شائع کرنا چاہتا ہے۔ آپ اپنے بزرگوں کے ایصال ثواب کی نیت سے ان کتابوں کو شائع کروائیں؛

محققین اور مترجمین مرکزی انتخابی کتابوں کی تحقیق و ترجمے میں تعاون فرما کر۔

دائرة المعارف، فہرست کتب، اور تذکرہ اکابر شیعہ سے مربوط کتب کی تدوین کے لئے شیعہ مذہب سے مربوط اطلاع فراہم کر کے مثلاً آپ اپنے علاقہ کے یا دیگر علاقوں سے متعلق موجودہ و گذشتہ شیعہ فقہاء، علماء کرام، مذہب و ملت کے دلسوز اور حقیقی عزاداری کے مرد جمین ذاکرین حضرات، اطباء و حکماء، مستبصرین یعنی اپنے سابقہ مذہب کو چھوڑ کر مذہب شیعہ کو قبول کرنے والے حضرات کے حالات فراہم کر کے اسی طرح مذہب کے خدمت گزار شیعہ ذرہ و قبائلی رؤسا، شیعہ خاندانوں، شیعہ حکمرانوں، شیعہ اولیاء کرام، و دیگر اہم ترین شیعہ شخصیات کے حالات زندگی ارسال کر کے، اسی طرح اہم ترین ماتمی انجمنیں، امام بارگاہیں، شیعہ مساجد، شیعہ مدارس، شیعہ کتاب خانے، شیعہ موقوفات، شیعوں سے متعلق دیگر مقامات، شیعہ مذہب کی ہر قسم کی چھوٹی بڑی اور ہر موضوع سے مربوط کتاب کے بارے میں اطلاع، اور اسی طرح شیعہ علماء کرام و دیگر دانشوروں اور مذہب کے دیگر محسنوں کے علاوہ شیعہ مقامات سے مربوط فوٹو ارسال کر کے وغیرہ وغیرہ خلاصہ آپ شیعہ مذہب سے مربوط ہر قسم کی اطلاع فراہم کر کے اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔

نوٹ:

آپ جس قسم کی بھی اطلاع فراہم کریں مستند ہونی چاہیے، اور اگر آپ کی یہ اطلاع مقالہ کی شکل میں ہوں تو دائرہ المعارف میں اسے آپ کے ہی نام سے تحریر کیا جائے گا، لہذا اسے مستند و مستدل طریقہ سے تحریر نا ضروری ہے، البتہ مرکز اس کو مفید بنانے کے ترمیم و اضافہ کا حق رکھتا ہے، اور حتی المقدور چاپ کرنے سے قبل ایک دفعہ صاحب مقالہ کو یہ مقالہ دیکھایا جائے گا، اس لیے آپ اطلاع ارسال کرتے وقت اپنا مستقل اور عارضی پتہ اور رابطہ نمبر اور Email ضرور تحریر فرمائیں۔ شکریہ

صاحبان علم و قلم کے ورثہ سے خصوصی تعاون کی اپیل

ان ورثہ کرام سے ہماری گزارش یہ ہے کہ مآب کسی مادی دنیا کے حصول کی غرض سے وجود میں نہیں آیا ہے اور نہ ہی ہم اپنے محسنوں کی علمی میراث کو ذریعہ معاش بنانا چاہتے ہیں جس کی سب سے بڑی دلیل ہمارا وہ اعلان ہے جو ہم نے مآب کی مطبوعات کے پہلے صفحہ پر کیا ہوا ہے اور وہ اعلان یہ ہے:

مآب کی تمام مطبوعات قومی و ملی سرمایہ ہیں لہذا ہر شخص و ہر ادارہ دین و مذہب کی

خدمت کی خاطر ان میں کسی قسم کا تصرف کیے بغیر انہیں چھاپ سکتا ہے۔

لہذا علم کے ورثا کرام سے اپیل ہے کہ تعاونِ اعلیٰ برو تقویٰ کے حکم خدا کے مطابق وہ اس کام میں ادارہ کی مدد فرمائیں یعنی اولاً تو اگر ان کے پاس علمی میراث موجود ہے تو اس کی ایک کاپی ولو قیمتاً ادارہ کو عنایت فرمائیں۔ ثانیاً اگر ادارہ آپ کے بزرگوں کی علمی خدمت کو کہیں سے حاصل کر لے اور اسے افادہ عام کے لیے دنیا کے سامنے لانا چاہے تو ورثا کرام کسی قسم کی مزاحمت ایجاد نہ فرمائیں اور ہم ان سے اسی مدد کی خصوصی اپیل کرتے ہیں۔

والسلام

طاہر عباس اعوان



سید العلماءؒ

(آیت اللہ سید علی نقی نقوی المعروف نقن صاحب)

بزرگان تشیع کی نگاہ میں

حجت الاسلام سید سعید اختر رضوی

سید العلماء سید علی نقی جناب ممتاز العلماء ابوالحسن (من صاحب) کے فرزند تھے۔ جو شمس العلماء سید ابراہیم بن جنت مآب سید تقی بن سید العلماء سید حسین علیہین مکان ابن غفران مآب دلدار علی کے فرزند تھے۔ مولانا سید علی نقی ۲۶ / رجب ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء کو لکھنؤ میں متولد ہوئے۔ ابھی آپ کی عمر ۳۲ سال کے درمیان تھی کہ آپ کے والد ماجد ۱۳۲۷ھ میں مع متعلقین تکمیل علوم کے لئے نجف اشرف تشریف لے گئے۔ آپ کی عمر ۹ / برس کی تھی جب ۱۳۲۳ھ میں آپ کے والد گرامی ہندوستان واپس آئے۔

اس وقت تک آپ کی صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں ختم ہو چکی تھیں۔ لکھنؤ واپس آ کر آپ کے والد صاحب طاب ثرا نے آپ کی تعلیم اپنے ذمے رکھی۔ والد کی علالت کے زمانے میں آپ کے برادر معظم مولانا سید محمد عرف میرن صاحب آپ کو پڑھاتے تھے۔ سرکار سید العلماء نے مدرسہ نانظمیہ اور سلطان المدارس دونوں جگہ داخلہ لیا۔ مدرسہ نانظمیہ کے فاضل اور سلطان المدارس کے سند الافاضل کا ایک ہی ساتھ امتحان دیا۔

پھر دوسرے سال دونوں درجوں کے ضمیموں کا اور تیسرے سال ممتاز الافاضل اور صدر الافاضل کا ایک ہی ساتھ امتحان دیا اور اس ذیل میں نغم الملاء اور جناب باقر العلوم دونوں سے تلمذ حاصل ہوا۔ عربی ادب میں آپ کی مہارت اور فی البدیہہ قصائد و مرثیٰ لکھنے کے اسی دور میں بہت سے مظاہرے ہوئے اور عربی شعر و ادب میں آپ کے اقتدار کو شام و مصر و عراق کے علماء نے قبول کیا۔ علامہ امینی (صاحب الغرر) نے آپ کا ایک قصیدہ (الغیر) میں شامل کیا ہے۔ اور آغاے بزرگ تہرانی طاب ثرا نے شیخ طوسی کے حالات کو آپ کے لکھے ہوئے مرثیے پر ختم کیا ہے۔ طالب علمی میں ہی سرفراز لکھنؤ، الواعظ لکھنؤ اور شیعہ لاہور میں آپ کے علمی مضامین ہونے لگے تھے۔ اور ۳۴ کتابیں بھی عربی اور اردو میں اسی زمانے میں شائع ہوئیں۔ تدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ کچھ عرصے تک بحیثیت مدرس نانظمیہ میں بھی معقولات کی تدریس کی اس دور کے شاگردوں میں مولانا محمد بشیر صاحب فاضل ٹیکسلا۔ علامہ سید مجتبیٰ حسن صاحب کاموں پوری اور جناب حیات اللہ انصاری شامل تھے۔

سفر عراق

سید العلماء ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں تکمیل علم کے لئے عراق تشریف لے گئے۔ قیام عراق کا پانچ سالہ دور مرحوم کا ایک زریں باب ہے۔ ان پانچ برسوں میں آپ نے فقہ و اصول میں وہ ملکہ پیدا کیا کہ اس دور کے ۳/ مجتہدین یعنی آیۃ اللہ اصفہانی آیۃ اللہ نائینی اور آیۃ اللہ سید ضیاء الدین عراقی نے آپ کو واضح الفاظ کے اجازے دیئے۔ علم کلام اور دفاع مذہب میں آپ کی مہارت کالوہا سید محسن امین عاملی، شیخ جواد بلاغی محمد حسین کاشف الغطاء اور سید عبدالحسین شرف الدین موسوی نے مان لیا۔

نجف میں عربی تصانیف

نجف میں پہنچ کر سب سے پہلے جو کتاب آپ نے تصنیف کی وہ وہابیت کے خلاف تھی جو بعد میں ”کشف النقاب عن عقائد عبد الوہاب“ کے نام سے شائع ہوئی۔ عراق و ایران کے مشہور اہل علم نے اس کتاب کو ایک شاہکار قرار دیا۔ دوسری کتاب ”أقالة العائر في اقامة الشعائر“ ماتم وغیرہ کے جوازی میں۔ تیسری کتاب ”آلیف الماضي علي عقائد الاباضي“ خوارج کی رد میں چار سو صفحہ کی کتاب ہے۔

پانچ سال بعد رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ میں جب سید العلماء ہندوستان واپس آئے تو مندرجہ بالا تین مراجع تقلید کے علاوہ دوسرے مجتہدین کبار نے بھی آپ کو اجازہ ہائے اجتہاد دیئے تھے۔ مثلاً آیۃ اللہ شیخ عبد الکریم یزدی حائری (مؤسس حوزہ علمیہ قم) آیۃ اللہ محمد حسین اصفہانی، آیۃ اللہ ابراہیم معروف بہ میرزا آقائے شیرازی، آیۃ اللہ شیخ ہادی کاشف الغطاء، آیۃ اللہ میرزا علی یزدانی، آیۃ اللہ شیخ محمد حسین تہرانی، آیۃ اللہ شیخ کاظم شیرازی، آیۃ اللہ میرزا ابوالحسن مشکینی، اور آیۃ اللہ سید سبط حسن مجتہد۔

سید العلماء نے علم تفسیر اور علوم قرآن نیز عقائد اور علم کلام سے متعلق جو تحقیقی تصانیف اردو میں لکھے ہیں۔ ان کی فہرست بہت طویل ہے۔

وہابیت کے خلاف تحریک

جب وہابیوں نے حجاز پر اپنا تسلط قائم کیا اور ۱۹۲۵ء میں اہل بیت اطہار، ازواج نبی، اور صحابہ کبار کے مزارات کو منہدم کر دیا۔ اس وقت ہندوستان کے تمام مسلمانوں خصوصاً شیعوں میں حلاطم برپا ہو گیا۔ فرنگی محل، مل، انجمن غدام الحرمین، قائم ہوئی۔ شیعوں کی طرف سے سرکار خیم الملک کا سر رستی میں وہابیت

کے خلاف جو تحریک شروع ہوئی اس میں سید العلماء اپنے استاد کے قوت بازو تھے۔ اس سلسلہ میں جو کتابیں ایپیلیں اور مضامین لکھے گئے۔ ان کا ذکر اس مضمون کو بہت طویل کر دے گا۔

امامیہ مشن

۱۳۵۰ھ میں آپ کی تشریف آوری کے بعد سید ابن حسین صاحب نقوی مرحوم نے امامیہ مشن کی بنیاد رکھی۔ جس کا خاص مقصد تھا سید العلماء کی اردو کتابوں اور تحریروں کی نشر و اشاعت۔ ابتدائی دور میں اس میں بہت ہی وقیع اور موثر کتابیں شائع ہوئیں۔ اگرچہ آخری دور میں یہ ۸-۸ اور ۱۶-۱۶ صفحات کے مختلف پمفلٹوں کی اشاعت تک محدود ہو گیا۔

یادگار حسینی

۱۳۶۱ھ میں امام حسینؑ کی شہادت کو ۱۳۰۰ سال پورے ہو رہے تھے۔ اس مناسبت سے دو، تین سال قبل سے آپ نے ہندوستان کے گوشے گوشے میں یہ تحریک پھیلانی کہ ۱۳۶۱ھ میں یادگار حسینی اس طرح منائی جائے کہ جس میں ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگوں کو شریک کیا جائے۔ اور وہ لوگ امام حسینؑ سے اپنی عقیدت کا اظہار کریں۔ یادگار حسینی کا ایک سب سے بڑا منصوبہ واقعہ کربلا پر ایک مبسوط کتاب شائع کرنا تھا۔ اس کتاب کی تدوین کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ کی تشکیل کی گئی۔ لیکن غیر منقسم ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ممبران بورڈ کا اجتماع عملاً غیر ممکن ثابت ہوا۔ آخر میں سید العلماء نے ایک میٹنگ میں جس میں صرف چند حضرات شریک تھے۔ یہ صورت تجویز کی کہ وہ کتاب لکھ کر بورڈ کی میٹنگ میں استصواب کے لئے پیش کر دیں۔

ربیع الاول ۱۳۶۳ھ (فروری، مارچ ۱۹۴۵ء) میں اس کتاب کا مسودہ طبع کر کے بورڈ کے ممبران کے پاس بغرض استصواب بھیجا گیا۔ ادارہ یادگار حسینی لکھنؤ نے اس ضمن میں ایک فیصلہ یہ کیا کہ اس مسودہ شہید انسانیت کے بچے ہوئے نسخوں کو قیمتاً عام پبلک کو فروخت کیا جائے۔ مقصد چاہے نیک رہا ہو لیکن اس اقدام نے قوم میں انتشار اور افتراق پیدا کر دیا۔ مسودہ شہد انسانیت کی مخالفت ہوئی اور کھل کر ہوئی۔ قضیہ اس حد تک بڑھا کہ چالیس چالیس برس کے نکاح کا شکار ہو گئے۔ بیٹا باپ کا اور بھائی بھائی کا دشمن ہو گیا۔ یہ وہ ہنگامہ خیز دور تھا جب ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا تھا۔ اور آخر کار ۱۵ / اگست کا ہندوستان اور پاکستان تقسیم ہو گئے۔

لیکن قوم کی تمام تر توجہ شہید انسانیت کے حق یا باطل ہونے پر مرکوز رہی۔ علمی مسائل میں اختلافات خود شہر لکھنؤ میں پہلے بھی اٹھتے رہے تھے۔ لیکن وہ مناظرہ یا رد و قدح تحریر ہوئی تھی اور وہ بھی اکثر فارسی زبان میں۔ اس لئے عوام الناس تک اس کا اثر بہت زیادہ نہیں پہنچتا تھا۔ شہید انسانیت کے سلسلے میں ایک قیامت یہ ہوئی کہ منبر کو میدان مناظرہ اور عوام الناس کو علمی مسائل کا قاضی بنا دیا گیا۔ اور اس طرح یہ آگ بیسوں برس تک بھڑکتی رہی۔ میرا مقصد اس تحریر سے شہید انسانیت کی تائید یا تردید نہیں ہے۔ میں صرف اس تکلیف دہ صورت حال کا تذکرہ کر رہا ہوں جو اس قضیے سے پیدا ہو گئی تھی۔

خطابت

سید العلماء کی خطابت کا ایک خاص رنگ تھا جو عبارت آرائی و سستی نکتہ آفرینی کے بجائے علم اور تحقیق پر مبنی تھا۔ اور ایک گھنٹہ کی مجلس میں حقائق کے کتنے دروازے وا ہو جاتے تھے ان کی تقریر اور تحریر میں بہت کم فرق ہوتا تھا۔ دوسری خاص بات ان کی تقریروں میں یہ تھی کہ کہ ہر مذہب و ملت کا ماننے والا اسے اطمینان قلب کے ساتھ سن سکتا تھا۔ اور فیض یاب ہو سکتا تھا۔ کسی جملہ سے کسی کی دل آزاری کا خطرہ نہیں تھا۔

لکھنؤ یونیورسٹی

عراق سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۳۲ء میں آپ لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ عربی سے وابستہ ہو گئے۔ اور ستائیس برس تک طلباء کو فیض پہنچاتے رہے۔

علی گڑھ یونیورسٹی

۱۹۵۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی نے آپ کو شیعہ دینیات کے شعبے میں بحیثیت ریڈر مقرر کیا اور آپ علی گڑھ منتقل ہو گئے۔ پھر آپ شیعہ دینیات کے پروفیسر بنائے گئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے علی گڑھ ہی میں سکونت اختیار کر لی۔ ۱۹۷۷ء میں لکھنؤ کے کچھ شری پسندوں نے آپ کے لکھنؤ کے مکان میں آگ لگا دی۔ جس میں ہزاروں قیمتی کتابیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اس میں آپ کے عربی تصانیف کے غیر مطبوعہ مسودات بھی تلف ہو گئے جن کا ان کو آخر عمر تک صدمہ رہا۔

وفات

آپ نے یکم شوال روز عید الفطر ۱۴۰۸ھ / ۱۸ مئی ۱۹۸۸ء کو لکھنؤ میں رحلت فرمائی۔ اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔

تصانیف

آپ کے تصانیف کو جو فہرست کتابچہ سید العلماء میں چھپی ہے وہ ایک سو اکتالیس کتابوں اور کتابچوں پر مشتمل ہے۔ بخوف طول اسے نقل کرنے سے اجتناب کرنا پڑا۔^(۱)

جناب محمد وصی خانؒ

اپنی کتاب ”تفکیر پاکستان میں شیعہ اعلیٰ کا کردار“ میں تحریر فرماتے ہیں:

سیزدہ سالہ یادگار حسینی اور تحریک آزادی پاکستان

شہادت امام حسین علیہ السلام کی تیرہ سو سال پورے ہونے لگے تو برصغیر کے شیعہ حضرات نے اس شہادت عظمیٰ کی یاد عظیم الشان طریقے پر منانے کے لئے شہر شہر گاؤں گاؤں پر وگرام مرتب کئے تاکہ حسینی پیغام حریت کو پیش کیا جاسکے۔

ہر شہر میں بڑے بڑے جلسہ منعقد کئے گئے، اس سلسلہ کا سب سے پہلا جلسہ قصبہ زید پور ضلع بارہ بنگی یو پی انڈیا میں منعقد کیا گیا، جس میں ملک سے کافی حضرات نے شرکت کی جس میں علماء کرام، دانشور، وکلاء حضرات نے اور ماتحتی انجمنیں اور دیگر قومی تنظیموں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس جلسہ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں مختلف مذاہب کے لوگوں نے بھی حصہ لیا اور سید الشہداء علیہ السلام کی عظیم قربانی جو انہوں نے اللہ کے دین اور محمد ﷺ کی شریعت کے بچانے کے لئے پیش کی تھیں ان کو بھرپور انداز میں پیش کیا۔ یہ جلسے جتہ الاسلام علامہ سید علی نقی مدظلہ العالی کی صدارت میں ہوئے۔

ان جلسوں نے تحریک آزادی ہند کے لئے بڑے مؤثر انداز میں کام کیا، کیونکہ ان جلسوں میں لوگوں نے زیادہ تر جو تقریریں کی تھیں ان کا لب لباب علم اور انصافی کے خلاف حسینی اقدام کی تائید تھی۔ جس نے آگے چل کر لوگوں کے دلوں کو

۱۔ خورشید خاور تذکرہ علماء ہند و پاک، ص ۲۶۳-۲۶۸۔

فرہنگیوں اور ہندوؤں کے ظلم اور ستم جو انہوں نے مسلمانوں پر کر رکھے تھے اٹھ کھڑے ہونے میں اور مددگار ثابت ہونے میں مدد دی۔ رفتہ رفتہ یہ جلسہ تحریک کی صورت اختیار کر گئے جس کے متعلق سنی جید عالم دین صوفی محمد یوسف علی خاں صاحب اپنی کتاب قرآن ناطق مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی (سن طباعت نومبر ۱۹۶۷ء) میں اپنے خیالات کا اظہار حقائق کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔

جنوری ۱۹۳۲ء، ۱۳۶۱ھ کی آمد آمد تھی کہ نائب الامام فی الامام سید العلماء جناب علی نقی صاحب قبلہ مدظلہم العالی لکھنؤ نے اپنی صاف باطنی کی تحریک لطیف پر تقسیم ملک کے لئے حسینیت کا وہ عالم آشکار کرنے کی دل سے ٹھانی۔ حسن قبول کا یہ عالم کہ ہندوستان بھر کے تمام مذہبی اور سیاسی نظریے۔ اس پاک نظریے سے متفق و متحد ہوتے چلے گئے۔ جاہلیا، یادگار حسینی کے جلسوں میں ہر مقرر نے حسینی شاہکار کا سہارا لیتے ہوئے اقلیت کو قوت عمل بخشی انگریزی استبداد کے پرچے اڑ گئے اور پاکستان بننے کے امکانات بروئے کار آئے۔ آخر محمد علی نے نظم و نظام پاک ملک، قائد اعظم بن کے سنبھالا۔ اگر چند سہ دروں بد نہاد انگریزی سیاست کا آلہ بنکر پاک تحریک کی مخالفت اور اس مرد پاک باطن پر غیر شریفانہ حملے نہ کرتے تو پاک ملک میں حسینیت کا رفرما ہوتی۔^(۱)

سید کرئل بشیر حسین زیدیؒ

زیدی صاحب نے سید العلماء کی وفات پر حقیقت کو بے نقاب کرنے والا یہ عظیم مقالہ تحریر فرمایا:

انقی حسینیت کا آفتاب غروب ہو گیا

سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ کے انتقال سے علم و فضل، خصوصاً علم دین کے دینا سے، ایک ایسی بے مثال اور عظیم ہستی ہمارے درمیان سے

۱۔ تشکیل پاکستان میں شیعہ بیان علی کا کردار، ص ۵۹۲-۵۹۱۔

اٹھ گئی کہ یہ غلام شاید ایک طویل مدت تک ہمیں محسوس ہو رہا ہے گا۔ لیکن ان کے انتقال سے افق حسینیت کا تو ایک آفتاب غروب ہو گیا۔ مرحوم کو ملک اور بیرون ملک میں جو عدیم الثبات مقبولیت اور شہرت حاصل تھی اس کی بنیاد ذکر محمد و آل محمد اور حسینؑ کی ذاکری تھی۔

اس میدان میں کوئی ان کی ہمسری نہ کر سکا۔ شہادت حسینؑ کے حیرہ سورس گزر نے پر ملک بھر میں جو یاد گاری چلے ہوئے انہوں نے حسینؑ کی یاد کو ایک تازگی اور تقویت پہنچائی۔ اس سلسلے میں مولانا مرحوم نے بہت نمایاں خدمات انجام دیں اور شہید انسانیت لکھ کر انہوں نے حسینیت کے مشن کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں اور رزادوں پر روشنی ڈالی اور شہادت کی معنویت کو ایک بالکل اچھوتے انداز سے پیش کیا۔

مولانا علی نقی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں سے متعلق مجھ سے بہت بہتر صاحبان فکر و نظر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے، لیکن میں اس مختصر سے مضمون میں چند ان واقعات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو شاید میرے سوا کسی دوسرے کے علم میں نہیں ہیں۔

علی گڑھ یونیورسٹی میں ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی وائس چانسلری کے زمانے میں ناظم شعبہ دینیات کی جگہ خالی ہوئی تو ان کی نظر انتخاب مولانا علی نقی مرحوم پر پڑی، بد قسمتی سے مولانا کی عام قبولیت اور شہرت لکھنؤ میں ان کے چند ممتاز ہم عصر علماء کو پسند نہ آئی اور وہ طرح طرح سے، خفیہ اور اعلانیہ، مولانا مرحوم کو ہدف تنقید بناتے رہے۔ ان میں سے چند بزرگوں کی رسائی نواب رضا علی خاں مرحوم، والئی ریاست رام پور تک بھی تھی۔ نواب صاحب اس وقت یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ ان حضرات نے طرح طرح سے نواب صاحب کے کان بھرے اور انہیں مولانا سے بد ظن کیا۔ جب ہڑپائی نس کو معلوم ہوا کہ یونیورسٹی میں ناظم شعبہ دینیات کی اسامی پر مولانا مرحوم کے تقرری کی تجویز ہے تو انہوں نے ذاکر صاحب مرحوم کو لکھا کہ یہ بات ان کے نزدیک

بہت نامناسب اور قابل اعتراض ہے اور اگر مولانا کا تقرر کیا جاتا ہے تو یونیورسٹی کی چانسلری سے ان کا استعفیٰ منظور کیا جائے۔

ذاکر صاحب نے موقع محل کی نزاکت کو پوری طرح سمجھتے ہوئے بہت ڈپلومیٹک جواب دیا۔ اس میں اظہار کیا گیا تھا کہ اعلیٰ حضرت نے جو احکامات یونیورسٹی پر کئے ہیں ان کی ہمارے دلوں میں بڑی قدر و منزلت ہے اور آپ کا چانسلری سے علیحدہ ہونا یونیورسٹی کے لئے حد درجہ قابل افسوس ہو گا۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی عفا کے خلاف کارروائی بھی نامناسب معلوم ہو گئی۔ اس لئے میں بدرجہ مجبوری حضور کا استعفیٰ فیصلے کے لئے کورٹ میں پیش کر دوں گا۔ کورٹ نے اعلیٰ حضرت کا استعفیٰ قبول کر لیا ظاہر ہے کہ اس سے کافی الجھل پیدا ہوئی اور مولانا مرحوم کا تقرر ایک امر نزاعی بن گیا۔ میں نے بحیثیت چیف جسٹس ریاست رامپور اور ذاکر صاحب مرحوم کے دلی خیر خواہ اور دوست کی حیثیت سے انہیں مشورہ دیا کہ آپ ان کے تقرر کے معاملے میں جلدی نہ کریں، بلکہ اس مسئلے کے متعلق آپ مولانا ابوالکلام آزاد سے مشورہ کر لیں۔

ذاکر صاحب مولانا آزاد مرحوم سے جا کر ملے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی تمہارے انتخاب سے تو مجھے بالکل اختلاف نہیں ہے لیکن یہ تقرر ممکن ہے کچھ پیچیدگیاں پیدا کرے اور یونیورسٹی کے مفاد کو نقصان پہنچے۔ آپ فی الحال اس خیال سے باز رہیں۔

زمانہ گزرتا رہا اور اس کے ساتھ حالات بھی بدلتے رہے، اور ایک دن ذاکر صاحب مرحوم نے وائس چانسلری کے عہدے سے استعفیٰ پیش کر دیا اور ہر طرح کا زور پڑنے کے باوجود اپنے فیصلے پر اٹل رہے، اس کے بعد قمر فاضل میرے نام پر پڑا۔ اور انہوں نے مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میرے نزدیک میری جگہ کر ع بشیر زیدی کا تقرر مناسب ہو گا۔ مولانا مرحوم نے مجھے یاد فرمایا اور پوچھا کہ آپ علی گڑھ جانے کے لئے تیار ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میری پارلیمنٹ کی ممبری کا آغاز ہے، میں چاہتا ہوں کہ بحیثیت ممبر پارلیمنٹ ملک و ملت کی کچھ خدمت کروں۔

مگر مولانا آزاد مرحوم اور ذاکر صاحب کے اصرار پر میں مجبوراً علی گڑھ جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

یونیورسٹی پہنچ کر میں نے وائس چانسلری کا چارج لیا اور یہاں کے حالات کا مطالعہ کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سلسلے میں میرے ذہن میں جو بہت سے منصوبے تھے ان میں شعبہ دینیات کی تعمیر و تشکیل نو کا منصوبہ بھی شامل تھا۔ سر سید علیہ الرحمہ نے پہلے دن سے یہ کوشش کی تھی کہ کالج میں انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی ماحول بھی پیدا ہو۔ ان کی خواہش تھی کہ مسلمان طالب علم اچھے مسلمان بنیں۔ اور انہیں مذہب سے شغف اور تعلق خاطر ہو۔ وہ خود، اور ان کے رفقاء و احباب جیسے مولانا حالی، مولانا شبلی، ڈاکٹر نذیر احمد، دو قار الملک، محسن الملک یہ تمام حضرات مذہبی اعتبار سے راسخ العقیدہ تھے اور علی گڑھ کو اسلامی تہذیب کا مرکز دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ شروع سے ہی کالج کی تعلیم میں شعبہ دینیات کا قیام و انتظام شامل رہا۔ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ کالج کا انگریز پرنسپل صبح اٹھ کر گشت کرتا تھا تا کہ وہ خود دیکھ سکے کہ طالب علم نماز پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔ رمضان کے دنوں میں کالج کے ہوسٹل کا ڈانگ ہل بند رہتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود دینیات کی تعلیم اس پائے کی نہ تھی جیسا کہ ایک اعلیٰ مرکز علم اسلامیات کی تعلیم کے معیار کو بلند کیا جائے اور طالب علموں میں اسلام سے ایک حد تک عمومی اور ضروری معلومات کے علاوہ دینیات کی تعلیم بحیثیت ایک علیحدہ مضمون کے آزادانہ طور پر بھی ہو۔ دوسرے مضامین کی طرح یونیورسٹی اس مضمون میں بھی، پتھلر ماسٹر، اور ڈاکٹر آف تھیالوجی، وغیرہ کی ڈگریاں دیا کرے اور سنی اور شیعہ شعبوں کے لئے ممتاز علماء کو، کوشش کر کے، اچھی تنخواہوں پر مقرر کیا جائے۔

سنی شعبہ دینیات کی سربراہی کے لئے میری نظر انتخاب مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم پر پڑی۔ چنانچہ میں نے اس کی پیش کش بھی کی، وہ اس وقت کلکتہ مدرسے کے پرنسپل تھے۔ انہوں نے میری پیش کش کو قبول نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے محترم بزرگ اور دوست مولانا حافظ الرحمن مرحوم کو اس بات پر آماد کیا کہ وہ کلکتہ جا کر مولانا

اکبر آبادی کو تیار کریں۔ چنانچہ ان کی بات کو مولانا اکبر آبادی نہ ٹال سکے اور اس طرح علی گڑھ میں ان کا تقرر ہو گیا۔

شیعہ دینیات کے شعبے کے سلسلے میں مجھے اپنے روڈاکٹر ذاکر حسین کی وائس چانسلری کا واقعہ یاد آیا اور میں نے سوچا کہ مولانا علی نقی نہ صرف اس شعبے کے سربراہی کے لئے موزوں ترین شخص بلکہ اس تقرر سے ذاکر صاحب کو بھی مسرت ہو گی۔ بد قسمتی سے میری اس تجویز کا علم لکھنؤ کے بعض حلقوں کو ہو گیا، اور ایک بار پھر طوفان کھڑا ہو گیا، جو ذاکر صاحب کی وائس چانسلری کے زمانے میں ہوا تھا۔ اس زمانے کے ایل، شریانی وزیر تعلیم تھے۔ ان کے پاس سیکڑوں کی تعداد میں اس مضمون کے خطوط، تار، اور عرض، داشتیں پہنچنی شروع ہو گئیں کہ مولانا علی نقی پاکستان کے جاسوس ہیں اور ہندوستان سے غداری ان کی جزو فطرت ہے۔ مراسلات کا یہ طومار صرف لکھنؤ سے ہی نہیں، بلکہ ہندوستان کے بیسوں شہروں اور قصبوں سے وزیر تعلیم کے پاس پہنچتا رہا۔ اس شورش و شرانگریزی سے پریشان ہو کر شریانی صاحب نے مجھے لکھا کہ یہ مولانا کون صاحب ہیں کہ جن کے لئے ہندوستان کے سیکڑوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ان گنت خطوط اور تار میرے پاس آرہے ہیں جن میں بہ اتفاق رائے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی میں ان کا تقرر ملک کے مفاد کے لئے حدود درجہ نقصان دہ ثابت ہو گا۔ میں نے جواب میں شریانی صاحب کو لکھا کہ یہ ہنگامہ ایک ورید سازش کے تحت ہے۔

بہتر ہے کہ اس سلسلے میں اصل حقیقت دو صاحبان سے معلوم کر لیں۔ ایک خود آپ کی وزارت کے سیکریٹری، خواجہ غلام السیدین اور دوسرے گوپی ناتھ امن، جو دہلی ریاست میں وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ میں بخوبی واقف تھا کہ یہ دونوں حضرات مولانا مرحوم کے متعلق بڑی اعلیٰ اور دقیقہ رائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے خیالات معلوم کرنے کے بعد شریانی صاحب نے مجھے لکھا کہ آپ چاہیں تو مولانا کا تقرر یونیورسٹی میں کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح مولانا مرحوم علی گڑھ تشریف لے آئے۔

ان دونوں حضرات مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم اور سید العلماء مرحوم نے دنیا کی تعلیم کا ایک اعلیٰ معیار اور بہت اچھا ماحول قائم کیا چونکہ یہ دونوں حضرات دونوں فرقوں میں برابر کے ہر دل عزیز تھے اس لئے ان کی کوششوں سے یونیورسٹی میں اسلامی ماحول میں ایک نئی تازگی اور ترقی پیدا ہو گئی۔

کچھ عرصے بعد پاکستان سے لوگوں کے خطوط آنے شروع ہوئے جن میں مولانا علی نقی مرحوم کو پاکستان مدعو کیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں مجھ پر بھی زور ڈالا گیا کہ کسی طرح میں مولانا کو چند روز کے لئے پاکستان جانے پر آمادہ کر دوں۔ ظاہر ہے کہ جن حالات میں مولانا کا تقرر ہوا تھا ان کے پیش نظر مولانا مرحوم جیسے عطاء انسان کی طبیعت انہیں کیسے پاکستان جانے کی اجازت دے سکتی تھی۔ جب احباب پاکستان کا اصرار حد سے بڑھنے لگا تو میں نے انہیں لکھا کہ اگر حکومت پاکستان مولانا کے وہاں جانے کے سلسلے میں اپنے شوق کا اظہار کرے تو ہو سکتا ہے کہ مولانا وہاں جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

مجھے خیال تھا کہ حکومت پاکستان کبھی مولانا کو دعوت دینے کی تکلیف نہ کرے گی۔ لیکن اس وقت میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب پاکستان ہائی کمشنر نے مجھے خط لکھا کہ پاکستان کے لوگ مولانا علی نقی کو پاکستان بلانے کے بے حد خواہشمند ہیں اور امید ہے کہ آپ اس کی اجازت دے کر انہیں پاکستان آنے کے لئے تیار کر سکیں گے۔ میں نے بہت خوش ہو کر مولانا مرحوم کو یہ خبر سنائی، مگر مجھے بے حد تعجب ہوا جب مولانا نے شدت کے ساتھ پاکستان جانے سے انکار کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ جب تک ان کا تعلق یونیورسٹی کی ملازمت سے رہا وہ پاکستان تشریف نہیں لے گئے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد وہاں کے لوگوں کے بے حد اصرار پر وہ دو تین بار پاکستان تشریف لے گئے تھے۔

میں نے مناسب سمجھا کہ ان چند واقعات کے ضبط تحریر میں لے آؤں کیونکہ ان سے مولانا مرحوم کی زندگی کے چند گوشوں پر بھی روشنی پڑتی ہے اور اب میرے سوا ان کا علم رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں ہے۔^(۱)

سید العلماء دور آئینہ منظومات

وہ شخص علم الہی کا اک سفینہ تھا! (راقم لکھنوی)

نڈھال رنج سے اور اک زندگانی ہے سیاہ پوس فضائے جہاں فانی ہے
ہر ایک آنکھ دے آنکھوں کی روانی ہے حواس دنگ ہیں یہ آگ ہے کہ پانی ہے

جو نشتا تھا ہدایت کی روشنی نہ رہ
ہلاک ہو گئی دنیا علی نقی نہ رہا

ہزار حیف نہ دیتا نے قدر کی اس کی دل و نظر کو رلاتی ہے بے کسی اس کی
مثال لائے کہاں سے اب آدمی اس کی ہر ایک ظلم پہ بس ایک خامشی اس کی

بلند کر گئی انسانیت کی راہوں کو
کھلت دے گئی اس کے ستم پتاہوں کو

اڑاتے رہتے ہیں جو دوسروں کے غم کی ہنسی کسی کو موت پہ ہوتی ہے جن دلوں کو خوشی
خبر نہیں انہیں موت و حیات کی کوئی وہ اس حقیقت فطری سے بے خبر ہیں ابھی

بشر وہ کون ہے جو موت سے قریب نہیں
جھپکی کسی انسان کو نصیب نہیں

نہ وہ نام تھا مطلق نہ وہ پیہر تھا مگر وہ آئینہ اتلی کا جوہر تھا
وہ اپنے عہد میں صبر و رضا کا پیکر تھا علوم آل محمد کا اک سمندر تھا

وہ ذی شعور رہ معرفت کا سالک تھا
وہ ذی وقار زبان و قلم کا مالک تھا

وہ شخص سید اہل علوم عرفاں تھا وہ شخص حامل تفسیر پاک قرآن تھا
وہ شخص عارف ذات رسول ویزداں تھا وہ شخص واقف آئینہ شاہ مرداں تھا

وہ شخص معرفت حق کا اک خزینہ تھا
وہ شخص علم الہی کا اک سفینہ تھا

جو تھا فروغ پیام حسنیّت کا سبب وہ جس کے ذکر شہ کربلا سے تر تھے لب
وہ جو سکھاتا تھا منبر پہ گفتگو کے ادب جو شخص زینت محراب تھا، کہاں ہے اب؟

قا کے بحر میں ہستی مآب ڈوب گیا
سیاہ پوش ہے عید، آفتاب ڈوب گیا

نڈھال ہے بشریت طاطم غم سے کہ ایک اعلم دوراں اٹھا ہے عالم سے
فضائے دہر خروشاں ہے شور ماتم سے قضا نے چھین لیا میر کارواں ہم سے

یہ حادثہ دل انسانیت پہ داغ ہوا
ابھی سحر نہ ہوئی تھی کہ گل چراغ ہوا

علم کے آفتاب زندہ باد (قیصر جوہوری)

علم کے آفتاب زندہ باد	ذاکر لا جواب زندہ باد
قاسمان حسین کا مذہب	ہو گیا بے نقاب زندہ باد
تو نے خطبات کر بلا لکھ کر	کر دیا انقلاب زندہ باد
تیسری ہستی صدی صدی کے لئے	ہے مکمل کتاب زندہ باد
عہد پیری میں معجزہ دیکھا	تھا قلم پر شباب زندہ باد
کئے ذاکر بے خطیب ہوئے	پڑھ کر تیسری کتاب زندہ باد
غلہ میں عید ملنے مولا سے	جا رہے ہیں جناب زندہ باد
ورش دار ابو الحسن تھے لقی	ناز جنت مآب زندہ باد
بعد غفراں مآب دنیا میں	میرے غفراں مآب زندہ بعد

دیدہ عالم نہ دیدہ مثل او (اعظم مسعود رضوی)

کاروان سالار ملت حامی دین مبین
 زمین سرائی ہی سرو پا شد سوئی جنت روان
 پیش از سیصد صحف بر علم و عرفانش بجان
 در فراق اوست قرطاس و قلم آتش بجان
 بر سر منبر خطیب بی مثال و بی نظیر
 در جہان لفظ و معنی مثل بحر بی کران
 در بہار علم گل نشگفت مثل آن جناب
 دیدہ عالم نہ دیدہ مثل او در بوستان
 گشت ساعت نصف و یک چون از شب شوال ماہ
 عازم دار البقا شد زین جہان پر زیان
 روز بہ شنبہ ز ماہ پنجم سال مسیح
 رخت خود بر بست و گشتہ راہی ملک جنان
 هاتف غیبی نویسہ آہ از روئی قلم

آفتاب علم و عرفان گشت از دیدہ نہان

۱۹۸۸ء (ق) ۱۰۰ + ۱۸۸۸

بیسویں صدی کا شرف (ابوذر جونپوری)

تیری زباں تھی مقصد سرور کی ترجماں
انسانیت کی ہوتی تھی شان اس سے آشکار
پیا سوں کو جام معرفت حق پلا دیا
اس بیسویں صدی کا شرف تم سے بڑھ گیا
مخلص غلام عالم علم الکتاب تھے
کرتا ہے قدر ان کی ہر ایک صاحب نظر
بوذر علی نقی کا شرف ہے زمانہ گیر
مثل پدر چمکتا ہے وہ رنگ آفتاب

اے نائب امام شریعت کے پاسباں
کیسا حسین تھا ترا کردار ذمہ دار
زور قلم سے قلعہ باطل ہلا دیا
صدیوں تک عالموں نے نہ پایا یہ مرتبہ
اپنا جواب آپ تھے خود لا جواب تھے
کی ہیں کتابیں آپ نے تصنیف جس قدر
تحریر ان کی بن کے رہی حق کی جوئے شیر
عالی سگر جناب کا بیٹا بھی لا جواب

غفران مآب دقت جناب علی نقی (رضا جونپوری)

دنیا نہ لاسکے گی جواب علی نقی
بیری میں بھی جواں تھا شباب علی نقی
بچپنی نہ تاپہ گر و رکاب علی نقی
اللہ اب نہ لے گا حساب علی نقی
تھا منفرد جہاں میں خطاب علی نقی
ہوگا نہ بند موت سے باب علی نقی
برسا ہے جھوم جھوم حساب علی نقی
معجز نما تھا طرز خطاب علی نقی
غفران مآب دقت گلاب علی نقی

بے مثل ہے ہر ایک کتاب علی نقی
قائم رہا شعور قلم جاوید اخیر
فکر رسا زمانے کی ہو ہو کے پرفتاش
کی بے حساب خدمت دیں جس نے عمر بھی
کہتے تھے سید العلماء ان کو شیخ و شباب
ہوتے رہیں گے اہل نظر اس سے مستفیض
جاری فرات علم ہوئی ہے چمن چمن
زارغ دزغن سے ہے کوئی نسبت ہزار کی
مہکا کرے طفیل بہار شد زمانا

اب کون دے گا کھل کے رضا کے سخن کی داد

بے کس ہوا افلام جناب علی نقی

آیت اللہ سید محمد صادق بحر العلوم (۱۳۱۵-۱۳۹۹ھ-ق)

آقای بحر العلوم نے اپنے اس اجازہ میں کہ جو آیت اللہ سید محمد رضا جلالی حسینی مدظلہ کو مرحمت فرمایا اس اجازہ میں آپ نے اپنے مشائخ اور ان آیات عظام و علماء کرام کا ذکر کیا ہے جن سے آپ نے اجازہ وصول کیا تھا، اس ضمن میں چونکہ آپ نے سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی (رہ) سے بھی اجازہ لیا تھا اس مناسبت سے آپ نے سید العلماء (رہ) کو ان الفاظ میں یاد فرمایا:

صديقي المحميم العلامة الكبير الحجة و الاديب والبارع صاحب المؤلفات الممتعة التي طبع اكثرها باللغة العربية والهندية الاوردية، السيد الشريف صاحب النسب الوضاح السيد علي نقي النقوي اللكهنوي - المولود - ادام الله وجوده - في ۲۷ رجب سنة ۱۳۲۳ق - وكنت استجزته يوم كان في النجف الاشرف يتلقي العلوم و يحضر علي اساتذها، وكنا سماعاً اخوين لا يفارق احدا الآخر سفاً و حضراً، و نحضر سوياً دروس الاساتذة في النجف الاشرف. وكان وروده من لكهنو الي النجف الاشرف لتحصيل العلم وتكميله يوم الثلاثاء ۲۶ شهر شعبان سنة ۱۳۴۵ق.

وكان اول تعرفي به في مجلس بحث استاذنا العلامة المحقق المدقق المدرس الشهير الميرزا ابو الحسن المشكي، المتوفي، طاب نراه سنة ۱۳۵۸ق، و كان يدرس في مسجد الشيخ المرتضي الانصاري رحمته اللہ علیہ. وقت العصر - و كان الدرس يومئذ في اول مسألة خيار الغبن من (المكاسب) تأليف الشيخ الانصاري رحمته اللہ علیہ ثم استمرت بيننا الصداقة، و كان اول زيارته لي في حجرتي الكائنة في مدرسة القوام الشيرازي الكائنة في محلة المشراق من محلات النجف الاشرف، و تاريخ

زیارته لی فی شهر شوال سنة ۱۳۴۶ق، تم رسخت فی القلب اصول المودة والاخلاص، فما برحت تتفنن يوماً فیهوماً الی ان اصبحت معه، وکل منا مع العلامة المفضل المبر المتشبع التحریر الجامع بین العلم و الادب الشیخ محمد علی الاوردبادی الغروی طاب ثراه - علی حد یضرب بنا المثل فی الاتحاد والوئام ووحدة الكلمة، ونحن کنفس واحدة، ولكن شاءت الارادة الالهية ان یشدد شملنا، ولا حکم الا الله: فتوفي صديقنا الاوردبادی يوم اول شهر صفر سنة ۱۳۸۰ ق، فعز علينا فقده، و سافر صديقنا النقوی الی لکهنو سنة ۱۳۵۰ق، و قد صحبتہ يوم مغادرته النجف الاشرف الی الکاظمية، ثم ودعته و سافر من طریق القطار الی البصرة، و هناك بالباخرة الی الهند، سافر حاملاً معه الشهادات العالمية من علماء النجف الاشرف و ادبائها، و کان فراقه علينا عزیزاً، و لا زالت المراسلة بیننا لم تنقطع.

و هو اليوم علم من اعلام الهند و حجة من حججها، کثر الله امثاله. و کتب لی بخطه اجازة کبيرة فی ۴۶۱ صفحة، و قد فرغ من تسويدها فی شهر ذي الحجة سنة ۱۳۵۰ق فی النجف الاشرف، و فرغ من تبیيضها يوم ۱۴ جمادی الاولی سنة ۱۳۵۸ فی بلدة اکبر آباد (اکرة).

تتضمن هذه الاجازة تراجم شیوخ اجازته مفصلاً، و تراجم شیوخهم و شیوخ شیوخهم الی ان تنتهي الی احد الائمة عليه السلام و قد رتب الاسانید علی ست طبقات: تنتهي اولها الی العلامة المجلسي الثاني عليه السلام «صاحب البحار».

و الثانية الی المحقق الشیخ علی الکرکي العاملي عليه السلام.

و الثالثة الی العلامة الحلبي عليه السلام

و الرابعة الی شیخ الطائفة الطوسي عليه السلام.

و الخامسة الی ثقة الاسلام محمد بن یعقوب الکلبيني طاب ثراه-

و السادسة الی احد الائمة عليه السلام.

سمّاها «اقرب المجازات الى مشايخ الاجازات» و قد اورد في مقدمتها فوائد مهمة تتضمن تاريخ تعرفه بي و صداقتنا، و ادوار حياتي معه طول ايام معاشرتنا في النجف الاشرف حتي نهاية سفره الي الهند. و تعرض في مقدمتها (ايضاً) لحجية الامارات، و مسألة حجية خبر الواحد، و البحث في آية النبأ و الاستدلال بها، و البحث في الاستدلال بآية النفر، و الاحتجاج بالاخبار، و شروط حجية الخبر، و النظر في تقسيم الخبر الي الاقسام الخمسة من الصحيح و الحسن و القوي و الموثق و الضعيف، و الحاجة الي نقد الاخبار، و اهتمام العلماء بضبط الروايات و طرق تحمل الراوية، و حقيقة الاجازة، و امتناع رجوع المجيز بعد الاجازة و منع المجاز من الراوية، و مسألة الحاجة الي الاجازة، و اهتمام العلماء بامر الاجازة. و لم أر (حتي الآن) اجازة بهذا البسط، و بهذا النمط.^(۱)

وہ عظیم و بینظیر اجازہ کہ جو ابھی تک اسی ۸۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی مشتاق ہاتھوں تک نہیں پہنچ سکا، اس کے بارے میں صاحب ”فہرس مکتبہ العلامة السید محمد صادق بحر العلوم“ نے آخری اطلاع اس طرح تحریر فرمائی ہے۔

اقرب المجازات الى طرق الاجازات

ذكرها السيد محمد صادق آل بحر العلوم رحمہ اللہ عند تعداد للكتب الموقوفة المتفرقة في اماكن عديدة بانها: الاجازة الكبيرة لنا من صديقنا العلامة الكبير السيد علي نقی النقوي اللكهنوي دام علاه، بخطه، ينظر ۹ رقم من الفهرس الخامس.

وهي غير موجودة في مكتبة العلمين كما قدمنا وبعدها سوال عنها من ذريته علمنا بانها عند حفيده السيد حيدر (سلمه الله) و اخبرني هو بذلك ايضاً... و زودني مشكوراً بمعلومات عنها، و نصها: اوله: [العنوان كتب في دائرة، ونصه: المجلد الاول من كتاب اقرب المجازات

۱۔ میراث بہارستان ص ۸۷ تا ۸۸ نشر کتابخانہ مجلس شورای اسلامی تہران۔

الی مشایخ الاجازات، لاضعف عباد الله القوي علي نقي التقوي كتبه
اجازة للأخ في الله العلامة السيد محمد صادق بحر العلوم الطباطبائي
التجفي دام علاه.]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله توارث الآؤه علي أحاد العباد، واستفاضت مصادر نعمه
للروداد و الواد، و استبان مضمرات حكمه من مرسلات الرياح و
منشآت العهاد...

آخره: من الكتاب ویتلوه الجزء الثاني في الطبقة الثانية من
مشايخ الحديث وقد وقع الفراغ من تسويد هذا الجزء في ذي الحجة
من شهور سنة ١٣٥٠ في اللكهنو (الهند) وكان الشروع في يوم
الاربعاء من ذي الحجة سنة ١٣٤٨ في النجف الاشرف ووقع تبليغه
اولا لنفسي بنسخة مجلدة عندي فكان الفراغ منا يوم ٢٣ ربيع الثاني
[الصواب: الآخر] سنة ١٣٥٥ لأجل السيد المستجير الأخ المؤمن
السيد محمد صادق بحر العلوم التجفي (دام علاه) يوم الرابع عشر من
جمادي الاول سنة ١٣٥٨ في بلدة اكبر آباد (أكره) و كان كل ذلك
علي يد مؤلفه اضعف عباد الله القوي علي نقي التقوي (عفي عنه)
والحمد لله اولاً و آخرأ والصلاة علي رسوله وأهل بيته أئمة الوري
وسلم عليهم تسليماً كثيراً.

وقد ذكر السيد اللكهنوي في اجازته للسيد الجلالی التي ارسلها
اليه من لكهنو الي النجف مانصه:

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلاة علي رسول الله ومن بعده
من حجج الله. اما بعد، فقد كان من متن الله سبحانه علي، التي يقصر
اللسان من أداء شكره ان وفقتني للانخراط في سلك من روي أحاديث
الطيبين الطاهرين سلام الله عليهم اجمعين بطرق كثيرة متشعبة يندر
اجتماع أمثالها في مثل هذه الآونة، وكان ممن رويت عنهم: العيلم العلم
والبحر الخضم الجامع بين المعقول والمنقول السيد السند الجليل ميرزا

محمد ہادی الخراسانی الحائری من اجلۃ علماء کربلاء المشرقة، باجازه کتبہالی بخطہ الشریف فی تلك البقعة المقدسة عند تشریفی بہا للزیارة فی شهر رجب سنة ۱۳۴۹ اعطانی نسخة کتاب له سماہ الصحف المطهرة فی اجازات العلماء الخیرة وفيہ اجازات جملة من مشایخہ الاعلام بخطوطہم الشریفة، فاختضرت منه کتبیا... وهو مدرج بخطی ملحقا بالاجازة التي هي بخط المميز طاب ثراه... وقد ابهجنی... ان طرقتی طارق کتاب من تلقاء الغری الاشرف فلما فتحتہ فاذا هو من البارع الھمام السید محمد رضا الحسینی الجلالی... فقد قررت عینی بان جعل اللہ لشیخی السید الفقید تغمده اللہ برحمته خلفا یرثہ فی علمہ وعملہ، ابقاہ اللہ وجعلہ خیر خلف لذلك السلف، وحيث استجازنی فأری من اللازم رد الفرع الی اصلہ وأداء الامانة الی اهلها فاجیزہ ان یروي عني ماصحت لي روايته عن جده المغفور له، واضيف الیه وراء ما سأل ان یروي عني جميع طرقي المذكورة فی کتاب اقرب المجازات الذي قد اطلع علیہ «كما ذكره» عند العلامة المتبع السید محمد صادق آل بحر العلوم (دام علاہ) ووجودہ الآن قد بقي منحصرًا فی تلك النسخة فان النسخة الثانية التي كانت عندي قد احترقت بالحريق الذي وقع فی داري يوم العشرين من صفر الماضي فی الفتنة بين الشيعة والمتسمين بأبناء السنة، فقضت علي مکتبتی التي كانت تحتوي علي بقية آثار السلف، وفيها مؤلفاتي الخطية وآثار قلبي بالعربية التي لم تبطل لكساد سوق العربية فی هذه البلاد النائية عن المراكز العلمية، وعند اللہ احتسب هذه الاعلاق الثمينة والذخائر القيمة ﴿فانا لله وانا اليه راجعون﴾؛ و بودي ان يسمح التوفيق للسید المجاز ان يستنسخ من کتاب اقرب المجازات نسخة لنفسه تكثر لوجودہ، حیاطة علي تلك الأسانید التي بذلت المجهود فی تحصیلها وحفظها عن الضیاع والسلام علیہ وبرحمۃ اللہ.

کتبہ اضعف عباد اللہ القوي علي تقى النقوي يوم الثلاثاء الرابع من شهر جمادى الثانية سنة ۱۳۹۴ في بلدة علي كره من بلاد الهند.^(۱)

آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری دامت برکاتہ

آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری اپنی کتاب ”المفصل في تراجم الاعلام“^(۲) میں سید العلماء کے بارے میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

السيد علي نقى سيد العلماء ابن السيد ابي الحسن ممتاز العلماء
ابن السيد ابراهيم شمس العلماء ابن السيد محمد تقى ممتاز العلماء
ابن السيد حسين ابن السيد دلدار علي بن محمد معين بن عبد
الهادي، النقوي الرضوي اللكهنوي
اسرته:

اسرة «آل نقوي» من الاسر العلمية المعروفة في الهند، ينتهي
نسبهم الي جعفر بن الامام الاهدادي عليه السلام الملقب به «ابي
كرين»، و رجالها من اشهر رجال العلم و افضيلة و عدھم و فير
موزع في القارة الهندية.

لآباء السيد صاحب الترجمة الي السيد دلدار علي النقوي خاصة،
آثار علمية و دينية كثيرة جدا، و هم من العلماء البارزين الذين
طفحت المؤلفات بمكارمهم الخلقية و نتاجاتهم العمية و مكانتهم
الاجتماعية المحترمة لدي الشعب الشيعي بالهند۔ فقد اسسوا مدارس
علمية معروفة و ربي في حوزاتهم جل الافاضل الادارسين بعد ذلك

۱۔ فہرست مکتبۃ العلامة السید محمد صادق بحر العلوم ص ۳۵۲۔ ۳۵۳ قدس سرہ۔ اس اجازہ کی اصل کاپی ”اجازات صادرہ“ کے عنوان سے مجلد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں ہے لیکن ہم مؤلف کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنے خطی نسخے کو استفادہ عام کے لئے مجلد میراث بر صغیر سید العلماء نمبر میں چھاپ کرنے اجازت فرمائی۔

في النجف الاشرف و المحرزين بعد رجوعهم الي بلادهم المقام الرفيع
في القيام بالشؤون الدينية و الخدمات المذهبية -

قال الشيخ آقا بزرگ الطهراني:

(اصل آبائه (السيد دلدار علي النقوي) من سبزوار ايران، واول
من هاجر الي الهند من اجداده هو السيد نجم الدين بن علي من
امراء السلطان محمود بن سبكتين، وذلك لنصرة القائد مسعود
الغازي، و قد وفق الي فتح حصن عظيم يسمي (اديانگرا)، فاتخذته
مقرا له وسماه (جاي عيش) ومعناه بالفارسية محل الانس و صنف
من كثرة الاستعمال الي (جائس) و هي اليوم قرية معروفة في الهند،
و قد تعاقب الاوده حتي انتهت النوبة الي السيد زكريا بن جعفر بن
تاج الدين بن نصير الدين بن عليم الدين بن علم الدين بن شرف
الدين بن نجم الدين المذكور، فسيطر علي قصبة تسمى (تياك لوير)
وسماها (نصير آباد) نسبة الي جده السيد نصير الدين، ثم تقلبت بهم
الاحوال حتي اصبحوا اهل حرث و زراعة...) ^(۱)

(وهؤلاء اولاد واحفاد كلهم من العلماء والفقهاء، ولا تزال
ذرياتهم اهل فضل وكمال، واشهر احفاد المترجم له اليوم هو سيد
العلماء السيد علي نقي النقوي من اكبر وافضل العلماء في لكهنو)
مولده ونشأته:

ولد سيد نا المترجم له بلکهنو في ۲۶ رجب سنة ۱۳۲۳ وبها نشأ
نشأته الاولى وعلي علمائها قرأ المقدمات العلمية المعروفة في
المناهج الدراسية الدينية الحوزوية بالهند، ثم قرأ هناك شيئا من
المرحلة الثانية المعروفة بالسطوح.

كان أول قراءته علي والده ممتاز العلماء، ثم دخل في مدرسة (جامعة ناضمية) و (سلطان المدارس) الدينية، وفاق أقرانه فيهما في العلوم الادبية، وكان بهما ممتازا بين التلامذة.

هاجر الي النجف الاشرف في مقتبل شبابه، واخذ العلم من أعلام مدرسيها، فقرأ (الرسائل) علي سبط الشيخ الاتصاري و (المكاسب) علي السيد علي التوري و (كفاية الاصول) علي الميرزا ابي الحسن المشكيني، وحضر في الفقه والاصول العاليين علي الميرزا محمد حسين النائيني والسيد أبو الحسن الاصبهاني والشيخ ضياء الدين العراقي والشيخ محمد حسين الاصبهاني والحاج ميرزا علي آقا الشيرازي، واستفاد في العقائد والتفسير من الشيخ محمد جواد البلاغي.

ويذكر ان مدة امامته بالنجف كانت خمس سنين فقط، ولكني أعتقد ان اقامة السيد بالنجف كان نحو عشر سنوات أو أكثر، ومهما كانت المدة فهي مدة ليست بالمطويلة وتدل علي جده في التحصيل واخذ العلم و عبقريته وذكائه في قطع المراحل العالية في هذه السنين بعد عودته الي الهند:

عاد السيد الي الهند في ١٣٥٤ق^(١) قد صدق اجتهاده بعض علماء النجف، واقام في لکهنو محرزا بها مكانة مرموقة في المجتمع العلمي الديني والوسط الفكري الحديث، لما سبق من شهرته العلمية والحرمة آباءه الذين كانوا من اعظم علماء الهند و مراجع التقليد بها.

كان فاضلاً أديباً وياحثاً كاتباً خطيباً متمكناً، يكتب ويتكلم و ينظم الشعر العربية والفارسية والاردوية، كثير الكتابة في المجالات العربية ايام كان بالنجف وفي المجالات الهندية بعد عودته الي الهند.

عرف بلقب «سید العلماء»

اخیر استاذاً فی جامعہ «علی گڑھ» منذ سنة سنة ۱۹۳۳ م ل «شعبہ دینیات» (کرسی المذاهب الادیان)، وقد افرغ نفسه ووقته للعلم والتفالیف والتدريس، ولم يشترك قط في المجالات السياسية وابتمد عما يجري حوله من الاحداث.

اسس «انجمن یادگار حسینی» (جمعية الذکری الحسینیہ)، وكان اعطاؤها خليطاً من الشيعة والسنة والهندوس والسيك وغيرهم و يقال انه بطلب من هؤلاء كتب كتابه «شهيد انسانيت» المشهور...

من الكتب المؤلفة في ردّ كتاب «شهيد انسانيت»:

اظهار حقيقت در رد شهيد انسانيت؛ للسيد سبط الحسن الفتح

پوري، طبع ۱۳۶۵

پياس عطش؛ للمرحوم غلام عسكري

شهيد انسانيت كي وجه مخالفت؛ للدكتور شجاعت علي بيگ

طبع رفيق مشين پريش في حيدرآباد.

محسن انسانيت؛ للسيد محسن نواب الرضوي، طبع نظامي پريس

سنة ۱۳۶۱

في مجال الخطابة:

كان السيد خطيباً مصقفاً و متكلماً قوي التعبير شديد التأثير علي مستمعيه يختلف ثقافتهم اتجاهاتهم المذهبية لم يكن يمتحن الخطابة بالمعني المعروف، بل كان يلقي محاضرات و خطب عينية في المناسبات المقامة في مختلف البلدان، و خاصة في التجمعات الكبيرة و بعض المؤتمرات التي كانت تعقد داخل الهند.

رأيت خطباً منه مطبوعة في بعض النشرات و المجلات، فرأيت

فيها جودة الفكر مع قوة الاستدلال، يعرف من اين يدخل في الموضوع الذي يروم البحج عنه و كيف يخرج منه، و يجيد استنتاج

ما يهدفه من حديثه بعباراته الاخاذة المحفوفة بالبلاغة و حسن التعبير و انسجام الجمل و الالفاظ.

يقول بعض واصفيه في معرض الحديث عن خطبه:

«كان من معاريف خطباء الهند و الموجهين لدي الجمهور، له سبق في العلم و لفتاح الذهن و كيفية الاستدلال، و امتاز علي مشاهير الخطباء بناء مع تبحره في اللغتين العربية و الفارسية كان يؤدي الالفاظ باللهجة اللكهنوية العذبة سلساً من غير تكلف، ولم يتقل جملة بادخال الكثير من الكلمات الفارسية و العربية غير المألوسة لمستمعيه»

بدأ السيد بنظم الشعر «خاصة باللغة العربية» عند تتلمذه في لكهنو و حينما كان يدرس الادب العربي بها، وفور هبوطه النجف الاشرف اتصل بالادباء الذين كان لهم في ميادين الأدب و الشعر سوابق و آثار معروفة، و كان اكثر صلاته بالعلامتين الشاعرين الشيخ محمد علي الأردوبادي و السيد محمد صادق بحر العلوم، فكان لهما اليد في توجيهه الأدبي و رعايته في التحلي بصناعة النظم، و كانت حصيلتها قصائد عربية كثيرة قيلت في مناسبات دينية و اجتماعية و اخوانية بالنجف، نشر كثير منها في مجلات ذلك و بعض الكتب المولفة آنذاك»

من شعره قصيدة التالية في مدح الرسول الأعظم صلي الله عليه و آله، وقد نظمها في ٢٧ رجب سنة ١٣٤٦ و تخلص فيها بتهنئة أستاذه السيد ميرزا علي آقا الشيرازي:

شمس ازاج ظلام القلب ذكرها	و نور المقلة العمياء مرآها
بدت بأم القرى أنواراً طلعتها	من بعد ان كان ليلُ الشرك يفسها
و ان يكن حرم الرحمن مطلقها	فالدهرُ أشرق طراً من صياها
فيا لأحق سمعت أرجاؤه شرفاً	دُري السَّما اذ نهَارُ الحق جلاها

و ما سمعتُ بِشمسٍ قَبالُ قد طلعت
 شاعت أشعُها في الناس فانا قَسَمْتُ
 قبل ذلك كان الدين محتضيا
 و الناس في فتن اَضحت تصفدهم
 بضحون في عمة يمسون في سفه
 ولم تزل هكذا الاعراب عابدة
 حتي تالقي نور الحق فازدهرت
 وماج من وسطه البطحاء ملتطم
 اسعد بفرحة اهل الدين قاطبة
 دارت كؤوس حساها كل ذي ورع
 خمر اذا اثرت في القلب سورتها
 هذا محمد الزاكي ببعثه
 فكم سريع مهاوي الشرك انتقذه
 وانفس قد اماتتها ضلالتها
 جنت مناقبه جلت مراتبه
 اوصافه حار لب الواصفين بها
 وانه آية تزهر مظاهرها
 اسري به الله ليلا نحو مسجده الا
 وقد دنا فتدلي نحو خالقه
 آناه من سور القرآن معجزة
 كلت بها السن عند الفخارها
 لم تسطع العرب ان تاتي بمشبهما
 وقد راته قریش قبل مبعثه
 ولقبوا امينا كيف ما قبلوا
 وكيف اضحوا عنادا يمجدون بها

فوق الجراء فجلی الدهرُ سِماها
 غيومُ جهل تغشي الاثَقُ ظلماها
 و الجاهلية قد شاعت رزاياها
 في قيد لغدوا طرا اساراها
 مقارفين من الاثام ارداها
 او ثائها فهي ملجاها وماواها
 به الاقاليم ادناها و اقصاها
 سقي ضما الهدي طرا وارواها
 يبو مهم ذا فطوبياها وبشراها
 اذا انتشي ليس يصحو من حياها
 تنفضي الي جنة المأوي سكارها
 جنات عدن الهدي قد فاح رياها
 وكم حيارى فيا في الجهل اثجاها
 ينفع روح الهدي والعلم احياها
 حوي مدائح لاتحصى مزايها
 ومجده اعجز الدنيا اعيها
 وحرار لب الوري في كنه معناها
 قصي فنال من العلياء اقصاها
 لما اراه من الآيات كبراها
 حوت معاني اعيتهم خباياها
 شقائق تصدع الصماء دعواها
 ولوتظاهر اولاهها باخراها
 اسخي بني مضر طرا و اوقاها
 دعوي الرسالة من حين ابداهها
 وقد اتاهم من الآيات اجلاها

والذنب للعين لالشمس مشرقة
 فمن يصدق به يدخله باروه
 ومن يكذب به يخلد بشقوته
 صلي الاله عليه ثم عترته
 مدائح نظمت في السلك زاهرة
 وليس يمكن ان تحصى مناقبه
 وما دعائي الي هذا المديح سوي
 ما زلت اصلي لهيب الحب وهو لظي
 في عيلم الحب قد التقت ساريتي
 والآن اظلمت الدنيا كسابقتها
 فابعت الينا ايا رب ابن احمد الز
 هالآن لي ان اهني نجل حيدرة
 لك الهنا يابن طه يوم مبعثه
 علي) الخير قد طابت عناصره
 اكرم بناصر دين الله منتصر
 وللشريعة آمال بمسه
 فكم قواعد للاسلام شيدها
 وملجا لبني الآل قاطبة
 وعلمه جدول للناس منشعب
 دامت اضافاته في الدهر هامة

مكتبة ومصيرها:

كان السيد يمتلك مكتبة فيها اعلاق نفيسة من المخطوطات وكتب
 هامة من المطبوعات، ورث جملة منها مما خلفه آباءؤه واصناف عليها كثيرا

مما اشتراه او اهدیت له اصیبت مع الاسف بالحریق فی عشرين صفر سنة ۱۳۹۳، وفقدنا بهذا العمل اللانسانی کثرا من العلم لا یعوض.

قال السيد فی بعض اجازاته

فان النسخة الثانية التي كانت عندي قد احترقت بالحریق الذي وقع فی وادي يوم العشرين من صفر الماضي، فی الفتنة بین الشيعة والمتمسين بأئمة السنة، فقضت علي مكتبي التي كانت تحتوي علي بقية آثار السلف، وفيها مؤلفاتي الخطية وآثار قلمي بالعربية التي لم تطبع لكساء سوق العربية فی هذه البلاد النائية عن المراكز العلمية، وعند الله احتسب هذه الاغلاق الثمينة والذخائر القيمة...

شیوخہ فی الراویة:

۱) والده السيد بوالحسن ممتاز العلماء التقوي اللکهنوي (رحمہ اللہ)؛

۲) الشيخ آقا بزرگ الطهراني (رحمہ اللہ)؛

۳) الشيخ فدا حسين القرشي الهندي (رحمہ اللہ)؛

۴) السيد كلب مهدي التقوي (رحمہ اللہ)؛

۵) السيد هبة الدين الشهرستاني (رحمہ اللہ)؛

۶) السيد محمد هادي الخراساني (رحمہ اللہ)؛

الراوون عنه:

۱- السيد احمد شهرستاني (رحمہ اللہ)؛

۲- السيد شهاب الدين النجفي المرعشي (رحمہ اللہ)، اجازہ فی

العشرين من جمادي الاولى سنة ۱۳۵۰؛

۳- السيد محمد صادق بحر العلوم (رحمہ اللہ)، وسمي اجازته له (اقرب

المجازات الي طريق الاجازات)

مؤلفاته:

للسيد صاحب الترجمة مؤلفات كثيرة، ذكر بعض مترجمة انها

تجاوزت الثلاثمائة كتاب ورسالة بالعربية والاردوية في شتي المواضيع

الدينية والادبية وغيرها، وكان يهتم بثقافة الطبقات غير الراقية في الثقافة غير الاسلامية، ولذا خصص جانباً كبيراً من مؤلفاته بهؤلاء فكتبها في لغتهم و علي مستواهم.

كان للسيد علي كره مكتبة جيدة فيها كثير من المخطوطات الثمينة بالاضافة الي مطبوعاتها، احترقت في ثورة طائفية في العشرين من صفر سنة ۱۳۹۴ وذهب علي اثرها جملة من مؤلفاته بالاضافة الي ما ذهب من اوراق الكتب النادرة والمخطوطات النفيسة.

هذه اسماء ما عرفنا من كتبه:

- (۱) الاتحاد؛
- (۲) اثبات پرده؛
- (۳) الاجازات مجموعة؛
- (۴) اسلام اور انسانيت؛
- (۵) اسلام كي حكيماونه زندگي؛
- (۶) اصول الدين اور قرآن؛ طبع بالهند سنة ۱۳۵۱
- (۷) اعجاز القرآن؛
- (۸) اوراق الذهب فيما ذهب عن اوراق الذهب؛
- (۹) اقالة العائر في اقامة الشعائر؛ طبع في النجف سنة ۱۳۴۸
- (۱۰) اقرب المجازات الي طرق الاجازات؛ اجازة كبيرة كتبها للسيد محمد صادق بحر العلوم، بيضا في سنة ۱۳۵۵
- (۱۱) الامام الثاني عشر؛ طبع
- (۱۲) انتفاض التيمم بدل الغسل بالحدث الاصغر؛
- (۱۳) البيت المعمور في عمارة القبور؛ طبع بالهند في سنة ۱۳۴۵
- (۱۴) تاريخ الاسلام؛ اربعة اجزاء
- (۱۵) تراجم مشاهير علماء الهند؛ اتمه بالنجف سنة ۱۳۴۷

- (۱۶) تاریخ وفيات الشيعة؛ نشر مقالات منه في مجلة (المهدي) العمارية
- (۱۷) تجارت اور اسلام؛
- (۱۸) تحریف قرآن کی حقیقت؛ طبع بالہند
- (۱۹) تخمیس القصيدة العينية للحميري؛ خمسها في الباخرة سنة ۱۳۵۰
- (۲۰) تذكرة الحفاظ من الشيعة؛ طبع بالہند سنة ۱۳۵۳ في مجلدين
- (۲۱) تذكرة السلف؛ ترجمة السيد دلدار علي النصير آبادي
- (۲۲) تراجم اعلام اسرته؛
- (۲۳) ترجمة القرآن الكريم؛ بالاردوية وميسرة
- (۲۴) تفسير القرآن الكريم؛ بالاردوية في عشرة اجزاء
- (۲۵) التقية؛
- (۲۶) التوحيد؛
- (۲۷) الجبر والاختيار؛
- (۲۸) جناب غفران مآب؛
- (۲۹) چهارده معصومين كي سوانح عمريان؛ ۱۳ كتابا
- (۳۰) حاشية كفاية الاصول؛
- (۳۱) حجج دينيات؛
- (۳۲) الحجج والبيانات فيما ظهر من المشاهدين من الكرامات؛ طبع بالہند
- (۳۳) حسين اور اسلام؛
- (۳۴) حسين كا پيغام عالم انسانيت كي نام؛
- (۳۵) حفاظ الشيعة؛ طبع وقد سماه بعض (تذكرة حفاظ الشيعة)
- (۳۶) خدا كي معرفت؛
- (۳۷) خطبات كربلاء؛
- (۳۸) خلافت و امامت؛

- (۳۹) دنیا آخرت کی کھیتی؛
- (۴۰) دیوان شعرہ؛ ومنہ قسم بعنوان (دیوان البقیعیات)
- (۴۱) الرحلة الى الكاظمية؛
- (۴۲) الردود القرآنية علي الكتب المسيحية؛
- (۴۳) روح الادب في شرح لامية العرب؛
- (۴۴) رہ نمایان اسلام؛
- (۴۵) زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام؛ طبع مقالات منه في مجلة «الرضوان» الهندية
- (۴۶) سجدہ گاہ؛
- (۴۷) سفرنامہ حج؛
- (۴۸) السيف الماضي علي عقائد الاباضي؛ الفہ سنة ۱۳۷۴ بالتجف الاشرف
- (۴۹) شادي خانہ آبادي؛
- (۵۰) الشعائر الحسينية؛ ترجمة لما كتبه مستر طامس لائل بالانجليزية
- (۵۱) شغف النضير في مسألة التصوير؛
- (۵۲) شهداي كربلا؛
- (۵۳) شهيد انسانيت؛ طبع مکررا
- (۵۴) الظل الظليل في المكاتيب والمراسيل؛
- (۵۵) العدل؛
- (۵۶) عدم تشدد اور اسلام؛
- (۵۷) العقود الذهبية في السلسلة النسبية؛ ارجوزة في ۹۵ بيتا انتهى نسبه فيها الي الامام علي عليه السلام، نظمها سنة ۱۳۴۷ طبعت بالهند
- (۵۸) الفرقان في تفسير القرآن؛ طبع قسم من اوله في اعداد مجلة «الرضوان» الهندية وهو غير تفسيره بالاردوية

- (۵۹) فریاد مسلمان؛ مقالات اسلامیہ
- (۶۰) فلسفہ گریہ؛
- (۶۱) قاتلان حسین؛ طبع سنہ ۱۳۵۱
- (۶۲) قرآن کی بین الاقوامی ارشادات؛
- (۶۳) کشف النقاب عن عقائد عبد الوہاب؛ طبع بالنجف سنہ ۱۳۴۶
- (۶۴) لا تفسدوا فی الارض؛
- (۶۵) المتحف العربی؛ منظومات ومقالات عربیہ
- (۶۶) متعہ اور اسلام؛
- (۶۷) مجاہدہ کربلا؛
- (۶۸) ملسم پرسنل لانا قابل تردید؛
- (۶۹) المطارحات العلمیہ؛ مراسلات حول کتابہ (اقالۃ العاتر)
- (۷۰) المعاد؛
- (۷۱) مقدمۃ تفسیر القرآن الکریم؛
- (۷۲) النبوة؛
- (۷۳) النجعة فی اثبات الرجعة؛ الف سنہ ۱۳۵۰ طبع بالنجف
- (۷۴) نظام زندگی؛
- (۷۵) نقد الفرائد فی اصول العقائد ترجمۃ الرسالة الفارسیہ؛ (عقد الفرائد فی اصول العقائد) للشیخ محمد رضا الطیسی، طبع بظہران سنہ ۱۳۴۹
- (۷۶) وجود لحجة علیه السلام؛ طبع لکھنؤ سنہ ۱۳۵۱
- (۷۷) وفيات الشيعة؛ نشرت مقالات منها في (مجلة الهدى)
- (۷۸) هلاکت وشہادت؛
- (۷۹) ہماري رسوم وقیود۔
- وفاته؛

توفي رحمه الله بعد مرض طويل الم به في لكهنؤ وهو في الثالث
والثمانين من عمره يوم الاربعاء اول شهر شوال سنة ۱۴۰۸ ودفن
في المسجد الذي جنب الحسينية (حسينية سيد تقي صاحب)
مصادر الترجمة

مصفي المقال ص ۳۴۳، شعراء الغري ۶/۴۳۵،
الذريعة في مختلف الاجزاء

ڈاکٹر علامہ سید محمود مرعشی نجفی مدظلہ

سید محمود مرعشی نے اپنے والد بزرگوار آیت اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین مرعشی مرحوم کے تمام اجازات
کو یک جا ایک کتاب ”المسلمات فی الاجازات“ میں جمع فرمایا ہے اور چونکہ سید العلماء نے آقائے مرعشی کو بھی
اجازہ مرحمت فرمایا تھا اس مناسبت سے اس کتاب میں سید العلماء کو ان الفاظ میں یاد کیا گیا ہے۔

العلامة الاديب آية الله السيد علي نقي بن السيد ابي الحسن ابن
السيد ابراهيم شمس العلماء محمد تقي ممتاز العلماء ابن السيد حسين
سيد العلماء بن السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي.
كان يلقب به (سيد العلماء)

مولده و نشأته:

ولد بلکهنؤ سنة ۱۳۲۵ (الصحيح ۱۳۲۳ھ) وبها نشأ نشأته
الاولیٰ وعلي علمائها قرأ المقدمات العلمية.

هاجر الي النجف الاشرف في مقتبل شبابه، واخذ العلم من أعلام
مدرسيها، ومن تلمذ عليهم الميرزا محمد حسين الثاني و السيد ابو
الحسن الاصهاني والشيخ ضياء الدين العراقي والشيخ محمد حسين
الاصهاني والحاج ميرزا علي آقا الشيرازي والشيخ محمد جواد البلاغي.
بعد عودته الي الهند:

عاد الي الهند سنة ۱۳۵۴، (الصحيح ۱۳۵۰ھ) و احرز بها مكانة
مرموقة في المجتمع العلمي الديني و الحديث، لما سبق من شهرته العلمية و
لمكانة آبائه الذين كانوا من أعظم علماء الهند و مراجع التقليد بها.

كان فاضلا ادبيا و باحثا متمكنا، كثير الكتابة في المجلات العربية ايام كان بالنجف و في المجلات الهندية ايام اقامته بالهند. اختير استاذا في جامعه (عليكره) و ألف كتاب «شہید انسانیت» الذي احدث ضجة في الاوساط المذهبية بالهند، فسبب ذلك تحطيم شخصيته الدينية و انزوي في مكتبته و انصرف الي البحث و التأليف فنسي ذكره و خسرت المحوزات العلمية.

قال سماحة الوالد العلامة في بعض كتاباته حول هذا العالم ما.
لفظه:

«و بالمجملہ هذا المترجم من نوابع العلم والادب، و من المأسوف عليه انه خمل ذكره و انزوي عن الناس ما كان صيته طائرا و صوته عاليا...»
شعره:

اتصل السيد صاحب الترجمة فور هبوطه النجف الاشرف بالادباء الذين كان لهم في ميادين الادب و الشعر سوابق و آثار معروفة، و كان اكثر صلاته بالشاعرین العالمین الشيخ محمد علي الاردو بادي و السيد محمد صادق بحر العلوم، فكان لهما اليد في توجيهه الادبي و رعايته في التحلي بصناعة النظم، و كانت حصيلتها قصائد عربية كثيرة قيلت في مناسبات دينية و اجتماعية و اخوية.
من شعر قصيدته التالية في مدح الرسول الاعظم ﷺ وقد نظمها في ۲۷ رجب سنة ۱۳۴۶ و تخلص فيها بتهنئة استاذہ السيد ميرزا علي آقا الشيرازي:

شمس از اح ظلام القلب ذکراها	و نور المقلۃ العمیاء مرآها
بدت بأم القرى انوار طلعتها	من بعد ان کان لیل الشریک یغشاها
وان یکن حرم الرحمن مطلعها	فالدهر اشرق طرا من بحیها
فیالافق سمت ارجاؤه شرفا	ذری السما اذ تہار الحق جلاها
و ما سمعت بشمس قبل قد طلعت	فوق الحراء فجلی الدهر سیمایا
شاعت اشعتها فی الناس فانقشعت	غیوم جهل تغشى الاق قلمایا

(من جزوة اسها مجهول من جميع الجهات)^(۱)

آیت اللہ سید محمد حسین حسینی جلالی مدظلہ العالی (۱۳۶۲ھ - ق۔۔۔)

آقای محمد حسین جلالی زید عزہ اپنی کتاب ”فہرس التراث“ میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

السید علی نقی بن ابو الحسن بن ابراہیم من محمد التقی بن حسین بن دلدار علی النقوی الکهنوی (۱۳۲۳-۱۴۰۸)
قال نجل الامینی: (عالم جلیل مجتہد مؤلف متتبع ادیب شاعر ومؤرخ کاتب، من اساتذۃ الفقه والاصول والادب العربی فی جامعۃ (علی گڑھ) الہندیۃ ولد فی الہند واکمل مقدمات العلوم وتوجہ الی النجف الاشرف، وكان دائم الصحبۃ للشیخ محمد علی الاوردبادی والسید محمد صادق بحر العلوم والشیخ جعفر النقدي)
ومما وصفه السید محمد صادق بحر العلوم فی اجازتہ قولہ:
(صدیقی المحمید العلامة الکبیر الحجۃ والادیب البارع، صاحب المؤلفات الممتعة، التي طبع اکثرها بالعربیۃ والہندیۃ والاردویۃ؛ السید الشریف صاحب النسب الوضاح وذو المزایا الفاضلۃ، ولد فی لکھنو ۲۷ رجب ۱۳۲۳ھ ادام اللہ وجودہ ونفع بہ، وکنت استجرتہ يوم کان فی النجف الاشرف یتلقی العلوم، وکنا معا اخوین لا یفارق احدا الآخر سفاً وحضراً ونحضر سوۃ دروس الاساتذۃ، وذكر قدس سرہ تاریخ ورودہ من الہند الی النجف الاشرف يوم الثلاثاء ۲۹ شعبان ۱۳۴۵ وسفرہ الی لکھنو الہند فی ۱۳۵۰ھ واجازتہ فی ۱۳۵۰ھ)

۱۔ السلسلات فی الاجازات، صفحہ ۳۴۳۔

قال الجلالی: ویظهر من آخر كشف النقاب انه ورد النجف مؤلفاً فاضلاً، وخرج شیخاً مجتهداً وذلك خلال خمس سنوات مما يدل علی سبق تعلمه فی بلدہ، ولا غرو فان الہم علیا تسهل الصعاب. من آثارہ:

- ۱) اقرب المجازات الی مشایخ الاجازات؛ و هو اجازتہ التي اجازہا السيد محمد صادق بحر العلوم (ت/۱۳۹۹ھ) كتبها في سنة ۱۳۵۰ھ وهي محفوظة في مكتبة بحر العلوم الخاصة في النجف الاشرف.
- ۲) كشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب؛ طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الاشرف سنة ۱۳۴۵ھ^(۱)

حجۃ الاسلام علامہ ہادی امینیؒ فرزند علامہ شیخ عبدالحسین امینیؒ صاحب الغدير

آقای ہادی امینی اپنی کتاب ”معجم رجال الفكر والادب فی النجف“ میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقیؒ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

علي تقي ابن السيد ابو الحسن ابن السيد ابراهيم شمس العلماء ۱۳۲۵. ۱۴۰۸ عالم جليل مجتهد فاضل مؤلف متتبع، اديب محقق شاعر كبير مؤرخ صحافي كاتب من اساتذة الفقه والاصول والادب العربي في جامعة (علي گره) الهندية.

ولد في الهند وأكمل مقدمات العلوم وتوجه الي النجف الاشرف، واتصل فيها باعلام والعلماء وخالف الشعراء والمؤلفين، وحضر اجاث السيد ابو الحسن الاصفهاني. والسيد

عبد الهادي الشيرازي. والسيد محمد شاهرودي. وكتب في الصحف العراقية وقال الشعر المتن الرصين وتفوق في الادب العربي. وكان دائم الصحبة للشيخ محمد علي الاوردبادي. والسيد

محمد صادق بحر العلوم والشیخ جعفر النقدي .و في ١٣٧٠هـ عاد الى الهند واشتغل بالتدريس والتأليف والتصنيف والرئاسة وإمامة الجماعة الي ان توفي سنة ١٤٠٨هـ

له: اقالة العائر في اقامة الشعائر؛ الحجج البيّنات فيما ظهر من المشاهد المشرفة بالعراق من الكرامات؛ ديوان شعر؛ كشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب؛ نقد الفرائد في اصول العقائد؛ اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات؛ البيت المعمور؛ تاريخ وفيات الشيعة؛ تحريف القرآن روح الادب في شرح لامية العرب؛ زبدة الكلام في تلخيص؛ عماد الاسلام؛ السيف الماضي علي عقائد الاباضي؛ الفرقان في تفسير القرآن؛ قاتلان حسين عليه السلام مولد الكعبة؛ النجعة في الرجعة؛ وجود الحجة عليه السلام ^(١)

صائب محمد عبد الحميد

علي تقی بن ابی الحسین بن ابراهیم بن محمد تقی بن حسین بن دلدار علی، التقوي، اللکهنوي.الهندي. وفي الذريعة :علي تقی بن ابی الحسن بن محمد ابراهیم.

عالم بارع موهوب، أثار نبوغه المبكر حسد اقرانه ومعاصريه. ولد في لكهنو ٢٦ رجب ١٣٢٣هـ ١٩٠٥م. ونشأ فيها علي والده العلامة، ثم قصد النجف شاباً، وقرأ علي فحول من رجال العلم والادب منهم السيد محمد صادق بحر العلوم ومحمد علي الاردبادي، برع مبكراً بالفقه والاصول، وصار له باع طويل في الادب، نشر المقالات والقصائد الجيدة الرقيقة بالعربية، عاد الي الهند سنة ١٣٥٤، (الصحيح ١٣٥٠هـ) واصدر في لكهنو مجلة (الرضوان)

١- يقيم رجال الفكر والادب في النجف خلال ألف عام ج ٣ ص ١٣٠٠-

وصارت له زعامة بعد وفاة والده ۱۳۵۵ھ فأثار عليه المشغوفون بالزعامة زوبعة كبيرة، فاتهمه بعضهم بالفسوق لكتاب كتبه في الامام الحسين عليه السلام تحت عنوان «شہید انسانیت» بالاردو، فجمعوا عليه توقيع من رجال لا يحسن بعضهم هذه اللغة، وأثاروا عليه العامة، فرد عليهم بكتاب مہذب (حجج ومعاذیر) باللغة العربية، وتغلي عن موقعه الديني وعمل استاذًا في جامعة (علي كره) فاحيل علي التقاعد فتظاهر الطلاب احتجاجا حتي رضخت الجامعة و مددت خدمته، و من غرائب التزوير الذي يصنعه الحساد انهم وضعوا رسالة تحت عنوان (عقوق نامہ) اي رسالة العقوق، ونسبوا الي والده تصفه بالعقوق و الفسوق ردا علي الكتاب الذي صدر سنة ۱۳۶۰ھ فيما كان والده قد توفي قبل هذا التاريخ بخمس سنين!

له اكثر من اربعين كتاب بالعربية و الاردو طبع منها النصف تقريبا، فكتب في الفقه و الاصول و العقائد و التاريخ و السيرة، و له فيها كتب بالاردو، و له تفسير القرآن في عشرة مجلدات، و ترجمة نهج البلاغة الي الاردو، و له «روح الادب في سرح لامية العرب» مخطوط.

له في التاريخ:

۱. اطلاق الذهب في استدراك اوراق الذهب: استدراك علي الكتاب الآتي؛
۲. اوراق الذهب في حياة السيد حسين نقوي جده الاعلي؛
۳. تاريخ وفيات الشيعة: نشرته مجلة المهدي في العراق؛
۴. تذكرة الحفاظ من الشيعة: جزآن؛
۵. تذكرة السنن: في ترجمة جده الاعلي دلدار النقوي؛
۶. تواريخ الاعلام: مخطوط؛
۷. السبطان في موقفيهما؛
۸. العقود السنية: منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي عليه السلام؛

۹. مشاہیر علماء الهند.^(۱)

آقای کاظم عبودی القلاوی

آقای قلاوی اپنی کتاب ”المنتخب من اعلام الفكر والادب“ میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقیؒ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

السید علی نقی بن ابی الحسن بن ابراہیم بن محمد تقی بن
حسین بن دلدار علی النقوی اللکھنوی الہندی
عام جلیل وأدیب کبیر وشاعر مجید

ولد فی لکھنو ۲۶ رجب سنۃ ۱۳۲۳ ونشأ بہا علی والدہ العلامة
المتوفی سنۃ ۱۳۵۵. قرأ أولیامہ العلمیة والادبیة علی والدہ والسید
محمد علی المفتی الجزائری، ثم ہاجر الی النجف شاباً فقرأ علی السید
محمد صادق بحر العلوم والشیخ محمد علی الاردبادی ثم حضر الایامات
العالیة علی الشیخ ابی الحسن المشکینی والشیخ حسین النائینی.

وجہہ استاذہ بحر العلوم والاردبادی الی الادب وصادف عنده
الذکاء المفرط فبرع فیہ وأجاد. وكان عزیر العلم محققاً ثبتاً من کبار
اساتذۃ الفقہ واصولہ والادب. نشر عدۃ مقالات وقصائد قیمۃ فی
الصحف العراقیة والعربیة والہندیة، رجع الی الہند سنۃ ۱۳۵۴^(۲) و
نزل لکھنو وصار هناك بعد وفاة والدہ من المشاہیر فیہا. فأصدر
مجلة (الرضوان) ونشر بہا بحوثہ قیمۃ وقد صدرت مدۃ طویلة.

وهذا الرجل من أعاضل الذین تفوقوا فی العلوم الاسلامیة فقد
نیغ نبوغاً باہراً وظہرت مواہبہ دفعة مماسیب حقد المعاصرین علیہ

۱۔ معجم مؤرخین الشیعہ / الجزء الاول ص ۶۳۲۔

۲۔ الصحیح، ۱۳۵۰.

وحسد ہم وكانت بين أسرة (آل غفر مآب)^(۱) و أسرة (آل صاحب العبا) خصومة عائلية استغلت في هذه المناسبة وتعصب له قوم فيها امراء وسفهاء وتعصب لخصومه قوم فيهم مثل ذلك وأدت الخصومات الى اعتداءات وهتك حرمان واهانة كرامات مما اضطره الى ترك منصبه الديني وانخراطه في سلك اساتذة جامعة (علي كره) ولما احيل علي التقاعد تظاهر الطلاب بالاحتجاج واضطرت الجامعة الى تمديد خدمته وأعادته للاستفادة من علومه. وقد أثار ضده السيد محمد سعيد (آل صاحب العبا) ضجة كبرى سنة ۱۳۶۰ عندما ألف المترجم له كتابه «شهداء انسانيت» ووصل الحد (بالعباقي) ان أخذ توقيع جملة من العلماء الذين يجهلون لغة (الاردو) بتفسيق المترجم له وهنا ألف النقوي كتابه (حجج ومعاذير) وعندي منه نسخة خطية بخط المؤلف وباللغة العربية وبين بذلك حججه ومعاذيره وما أثير ضده^(۲) والرجل بريء مما رمي به والسبب كما ذكرت الخلاف المذكور. وكان من نتائجها ان حدثت فتنة اخري سنة ۱۳۹۵ من جهال العوام فهجموا علي داره واحرقوا كتبه. وقد عثرت علي رسالة بخطه الي العلامة السيد محمد حسن الطالقاني وهذا نصها:

بسم الله الرحمن الرحيم حضرة الفاضل المحترم السيد محمد حسن الطالقاني دام علاه: تحية وسلاماً... اليك كلمتي الوجيزة مع شذور شعرية حول وفاة شيخنا القعيد قدس الله سره. اما ما ذيلتم به ورقة المنشور المبعوثة ثانياً مع تكرار الطلب فاستميج العفو من النكوص عن امتثال امركم في ذلك اذلا استسيغ لنفسي التعرض لذكر اي شقي أو

۱- الصحيح، غفران مآب.

۲-ومن السخيف نشرهم "عاق نامہ" عن والد المترجم له ضد ولد بالتاريخ المذكور ووالد توفي سنة ۱۳۵۵ھ

سعيد كما لا ارجح لكم ايضا التعرض له فاني لم استحسن ذلك والرجل في هذه الحيوة الدنيا فكيف اذ صار بين جنادل و تراب وكفي بالله حسيبا وهو خير المحاسبين والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

مخلصكم علي نقى النقوي ٢٧ جمادي الاولى سنة ١٣٩٠ هـ). ولم ينصفه بعض جهال الكتاب اذ رماء باختلال العقيدة. وكان المترجم له والسيد محمد صادق بحر العلوم والشيخ محمد علي الاردبادي يسمون (الثالوث المقدس) وهم كذلك.

شيوخه: يروي بالاجازة عن السيد عبد الحسين شرف الدين والسيد هادي الخراساني والشيخ محمد علي الاردبادي والشيخ آغا برزك الطهراني والسيد حسن الصدر والسيد آغا علي الشيرازي والشيخ محمد الطهراني والسيد محمد صادق بحر العلوم والسيد سبط الحسين اللكهنوي و والده السيد ابي الحسن النقوي والشيخ محمد باقر القائي.

ويروي عنه بالاجازة استاذة بحر العلوم والسيد محمد رضا الجلالى. مؤلفاته: طبع له، اصول الدين اور قرآن: اردو؛ اقالة العائر في اقامة الشعائر؛ امام حكيم: في حياة السيد محسن الحكيم اردو؛ الحجج والبيانات فيما ظهر من المشاهد بالعراق من الكرامات قاتلان حسين عليه السلام اردو. النجعة في اثبات الرجعة طبع في مجلة الرضوان. البيت المعمور في عماره القبور. تاريخ وفيات الشيعة طبع في مجلة الهدى العمارية. تحريف القرآن اردو. زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام طبع في مجلة الرضوان. شهيد انسانيت في بيان سيرة الحسين عليه السلام. مولود كعبة اردو. وجود الحجة في اثبات وجوده. تذكرة الحفاظ من الشيعة ١. ٢ كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب. نقد الفرائد في اصول العقائد. تحفة الآذان. المتعة في الاسلام.

ترجمة نهج البلاغة الى الاردوية. تفسير القرآن الكريم ۱. ۱۰ اردو طبع سنة ۱۳۹۵. السبطان في موقفهما.

والمخطوطة: رسالة في احوال علماء الهند ينقل عنها السيد محمد مهدي الاصفهاني في كتابه (احسن الوديعه) حجج ومعاذير. ارجوزة في سلسلة نسبه. ارشاد في اجازته للسيد محمد صادق بحر العلوم. اوراق الذهب في تميم حياة السيد حسين النقوي. تاريخ مشاهير علماء الهند. تخميس العينية الحميرية. تذكرة السلف في ترجمة جده دلدار علي النقوي. تواريخ الاعلام. ديوان شعره. الردود القرآنية علي الكتب المسيحية. اعلاق الذهب في استدراك اوراق الذهب. رسالة في انتفاض التيمم بدل الغسل بالحدث الاصغر. روح الادب في شرح لامية العرب. السيف الماضي علي عقائد الاپاضي. الشعائر الحسينية في العراق ترجمة. شنف النضير في مسألة التصوير وحكمه. الظلل الظللية في المكاتيب والمراسيل. العقود السنية منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي عليه السلام. فرياد مسلمان مجموعة مقالات اسلامية اردو. المظارحات العلمية.

وفاته: توفي في لکھنؤ ۱ شوال ۱۴۰۸ ودفن بها.^(۱)

آقای بزرگ تهرانی

(السيد علي نقی النقوی النصیر آبادی) ابن السيد ابي الحسن بن شمس العلماء ابراهيم بن ممتاز العلماء محمد تقی بن سيد العلماء السيد حسين بن غفران مآب دلدار علي، اللکھنوی المعاصر. له تصانيف منها «وفيات الشيعة» انتشر بعض اجزائه في مجلة (الهدى) و له (مشاهير علماء الهند) و (العقود السنية) في السلسلة النسبية، و

۱- المنتخب من اعلام الفكر والادب ص ۳۳۹-۳۵۱، ناشر مؤسسہ الموابہ بیروت سال ۱۹۹۹-۱۴۱۹ھ۔

هو من منظوماته الرائقة، و انهي فيه نسبة الي جعفر المتوفى (٢٧١)
و الملقب بابي كرين لانه اولد مائة و عشرين ولدا كما في (العمدة:
١٨٦) و هو ابن الامام علي النقي الهادي عليه السلام، طبع بالهند.^(١)

الشيخ دكتور جعفر المهاجر

علي نقي بن ابي الحسن اللكهنوي النقوي

(١٣٢٣-١٤٠٨هـ / ١٩٠٩-١٩٨٨م)

(النقوي) نسبة الي الامام علي النقي عليه السلام و هو الامام العاشر.
فقيه، اديب، شاعر، مصنف بالعربية و الاوردية ولد في لكهنو.
درس علي والده ابي الحسن ابراهيم^(٢) بن محمد نقي، و علي السيد
محمد علي المفتي الجزائري. ارتحل الي النجف، حيث تابع دراسته
علي السيد محمد صادق بحر العلوم (ت: ١٣٩٧هـ^(٣) / ١٩٧٦م) و
محمد علي الاردوباري (ت: ١٣٨٠هـ / ١٩٦٠م)
حضر الابحاث العالية لكل من محمد حسين النائي (ت:
١٣٥٥هـ / ١٩٣٦م) و ابي الحسن المشكيني (ت: ١٣٥٨هـ / ١٩٣٩م)
سنة ١٣٥٤هـ / ١٩٣٥م رجع الي وطنه^(٤) واستقر في لكهنو، حيث
غدا من علماء الهند البارزين.

اعني كثيرا من تحريض خصوم لاسرته، لم يوفروا وسيلة
الايداع، مع ماله من مكانة علمية باهرة وادي الامر الي كبس داره
و احراق مكتبته. انخرط في سلك اساتذة جامعة علي گره و عندما

١- مصفي المقال في مصنف علم الرجال، ص ٣٣٣

٢- الصحيح والده ابي الحسن و ابراهيم جده.

٣- الصحيح ١٣٩٩.

٤- الصحيح رجع الي وطنه سنة ١٣٥٠هـ كما نص عليه السيد صادق بحر العلوم.

احیل علی التقاعد اضطرت ادارة الجامعة الي تمديد خدماته استجابة
لالحاح طلابها. توفي في لكهنؤ.^(۱)

علی خاقانی

السید علی نقی الکهنؤی (المتولد ۱۳۲۵هـ)

هو السید علی بن ابی الحسن ابراهیم بن محمد النقی بن الحسین
بن العلامة المجتهد الاکبر السید علی دلدار علی النقوی فی القرن
الثانی عشر الشهیر بالنقوی، عالم جلیل، وفاضل ادیب، وکاتب ناظم.
ولد فی الهند عام ۱۳۲۵هـ^(۲) ونشأ بها علی ایه وهاجر الی
التنجف وهو شاب یافع قاتصل بالعلامة السید محمد صادق بحر
العلوم والشیخ محمد علی الاوردبادی وقد أثر فی صحبتها علی
توجيهه الادبی ورغاه فی التحلی بصناعة النظم، وصادف الذکاء
المفرط عنده قبولاً لهذا التوجيه فانبري یقرأ الکثیر من کتب الادب
والشعر وحصل خلال عشرة اعوام علی قابلية کان یستکثرها علیه
الکثیر من ابناء العرب، کانت لی صحبة معه ومودة استمرت عدة
اعوام بادلته خلاها الصفاء والوفاء ولعل الخلق الرفیع عنده کان مثار
اعجاب الکثیر ومدعاة الاتصال به. وقد سکن التجف زمناً طویلاً ثم
غادرها راجعاً الی بلاده وهو الیوم احد المراجع الدینیة العلیا هناك
تعنو له الامراء والراجات هیبة واجلالاً.

واسرته من الاسر العلمیة الکبیرة فی الهند، لهم خدمات ومساعي
حفظها التأریخ الصادق واثارهم دلت علی ما لهم من مکانة واتصال
بالحق وقد سار علی نهج السلف من خدمة العلم والحق، ونشر وهو

^۱- اعلام الشیعة، ج ۲، ص ۱۰۲۷.

^۲- الصحیح ۱۳۲۳هـ.

في النجف بعض الكتب ومنها ١) كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب طبع في النجف ٢) الامام الثاني عشر - طبع - ايضاً. كما نشر عدة مقالات وقصائد دينية واجتماعية في بعض المجلات العراقية كالحدي والمرشد والعرفان في صيد ا. وقد غادر النجف علي ما انصور عام ١٣٥٤هـ^(١) و اصدر هناك كثيراً من الكتب.

ذكره صاحب سبائك التبر في ص ٢٥٣ فقال: هو من أرفع بيت في الهند علماً وأدباً وشرفاً، ولم تزل الزعامة الدينية في أسلافه، فهو ابن الفقهاء الاعلام. حاز في عهد الصبا فضيلة الشيوخ فلا بدع لو قلت انه أحد نوابغ الهند، وله في الفضل أياذ مشكورة وهو صاحب كتاب كشف النقاب عن عقائد بن عبد الوهاب المطبوع الشهير، و لاعلام اسرته تراجم محتمة وتاليف شهيرة. نموذج من هو شحاته...^(٢)

کامل سلیمان جبوری

جناب کامل سلیمان جبوری اپنی کتاب ”معجم الشعراء من العصر الجاہلی حتی سنہ ۲۰۰۲“ میں آیت اللہ سید علی نقی (رہ) کے حالات زندگی لکھتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

السید علی نقی بن ابی الحسن ابراہیم بن محمد تقی بن حسین بن دلدار علی التقوی الرضوی الکنہوی الہندی. عالم، أديب، شاعر. ولد في لکنہو . الہند في ٢٦ رجب ونشأ بها علي والده العلامة المتوفي سنة ١٣٥٥. قرأ أولياته العلمية والادبية علي والده والسید محمد علي المفتي الجزائري، ثم هاجر الي النجف شاباً، فقرأ علي السید محمد صادق بحر العلوم والشيخ محمد علي الاردبادي، ثم حضر الابحاث العالية علي الشيخ أبي الحسن المشکيني والشيخ حسين النائي.

^١ - الصحيح ١٣٥٠هـ

^٢ - شعراء الغري او النجفيات، ج ٦، ص ٣٣٥.

وجہ استاذہ، بحر العلوم والاردیادی الی الادب، وصادف عتدہ الذکاء المفرط فبرع فیہ واجاد. وکان غزیر العلم محققاً ثبناً من کبار اساتذۃ الفقه واصولہ والادب. نشر عدۃ مقالات وقصائد قیمۃ فی الصحف العراقیۃ والعربیۃ والہندیۃ، رجع الی الہند سنۃ ۱۳۵۴^(۱) و نزل لکھنؤ، وصار ہناک بعد وفاة والدہ من المشاہیر فیہا عاضد مجلۃ (الرضوان) ونشر ہا بحوثہ قیمۃ وقد صدرت مدۃ طویلۃ.

نیغ نبوغاً باہرا وظہرت مواہبہ دفعۃ، مما سبب حقد المعاصرین علیہ وحسدہم، وکانت بین اسرۃ (آل غفرا غائب) (الصحیح آل غفران ماب) واسرۃ (آل صاحب العیقات) خصومۃ عائلۃ استغلت فی ہذہ المناسبۃ، وتغصب لہ قوم فیہم امراء وسفہاء وتغصب لخصوصہ قوم فیہم مثل ذلک، وادت الخصومات الی اعتداءات وھتک حرمت واهانت کرامات، مما اضطرہ الی ترک منصبہ الدینی وانخراطہ فی سلك استاذۃ جامعۃ (علی گڑھ) ولما احیل علی التقاعد تظاهر الطلاب بالاحتجاج واضطرت الجامعۃ الی تمديد خدمتہ اعادۃ لالاستفادۃ من علومہ. وقد أثار ضدہ السید محمد سعید (آل صاحب العیقات) ضجۃ کبریٰ سنۃ ۱۳۶۰ عندما ألف المترجم لہ کتابہ «شہید انسانیت» و وصل الحدب (العیقات) ان اخذ توافیع جملۃ من العلماء الذین یجھلون لغۃ (الاردو) بنفسیق المترجم، لہ، و هنا الف النقوی کتابہ «حجج ومعاذیر» و هو بریء مما رمی بہ والسبب کما ذکر، وکان من نتائجہا ان حدثت فتنۃ اخری سنۃ ۱۳۹۵ من جہال العوام فھجموا علی دارہ واحرقوا کتبہ. ولم ینصفہ بعض جہال الکتاب اذ رموہ باختلال العقیدۃ، وکان المترجم لہ والسید محمد صادق بحر العلوم والشیخ محمد علی الاردیادی یسمون (الثالوث المقدس) وھم كذلك.

۱. الصحیح ۱۳۵۰ھ.

یروی بالا جازة عن السيد عبد الحسين شرف الدين والسيد هادي الخراساني والشيخ محمد علي الاردبادي والشيخ آغا بزرك الطهراني والسيد حسن الصدر والسيد آغا علي الشيرازي والشيخ محمد الطهراني والسيد محمد صادق بحر العلوم والسيد سبط الحسين اللكهنوي ووالده السيد ابي الحسن النقوي والشيخ محمد باقر القائني. ويروي عنه بالا جازة استاذہ بحر العلوم والسيد محمد رضا الجلاي.

طبع له: (اصول الدين اور قرآن اردو) و (اقالة العائر في اقامة الشعائر) و (امام حكيم) في حياة السيد محسن الحكيم اردو، و (الحجج والبيانات فيما ظهر من المشاهد بالعراق من الكرامات) و (قائلان حسين) اردو، و (النجمة في اثبات الرجعة) طبع في مجلة الرضوان و (البيت المعمور في عمارة القبور) و (تاريخ وفيات الشيعة) طبع في مجلة الهدى العمارة، و (تحريف القرآن) اردو، و (زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام) طبع في مجلة الرضوان، (شهيد انسانيت) في بيان سيرة الحسين اردو، و (مولود كعبه) اردو، و (وجود الحجة) في اثبات وجوده، و (تذكرة الحفاظ من الشيعة) ١٠٢ و (كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب، و (تقد الفرائد في اصول العقائد) و تحفة الآذان) و (المتعة في الاسلام) و (ترجمة نهج البلاغة الي الاردوية) و (تفسير القرآن الكريم) ١٠١ اردو ط ١٣٩٥ و (السبطان في موقفهما).

المخطوطة: «رسالة في أحوال علماء الهند» ينقل عنها السيد محمد مهدي الاصفهاني في كتابه «احسن الوديعه» و «حجج ومعاذير» و «ارجوزة في سلسلة نسبه» و «ارشاد المبتدئين في آداب التعليم و التعلم» و «اقرب المجازات في اجازته للسيد محمد صادق بحر العلوم» و «اوراق الذهب» في تميم حياة السيد حسين النقوي، و «تاريخ مشاهير علماء الهند» و «تخميس العينية الحميرية» و «تذكرة السلف» في ترجمة جده دندار علي النقوي، و «تواريخ الاعلام» و «ديوان شعره» و «الرود القرآنية علي الكتب المسيحية» و «اعلاق الذهب في استدراك

اوراق الذهب» و «رسالة في انتفاض التيمم بدل الغسل بالحدث الاصغر» و «روح الادب في شرح لامية العرب» و «السف الماضي علي عقائد الاباضي» و «الشعائر الحسينية في العراق» ترجمة، و «شنف النضير في مسألة التصوير وحكمه» و «الظلل الظليلة في المكاتيب والمراسيل» و «العقود السنية» منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي، و «فرياد مسلمان» مجموعة مقالات اسلامية اردو، و «المطارحات العلمية» توفي في لكهنؤ اشوال ودفن بها.^(۱)

اجازات علماء اعلام شيعه

۳۸ علماء اعلام کے اجازات روایت اور ۱۲ اجازات اجتہاد میں سے فقط چند علماء کے اجازات کے اقتباس تحریر کیے جا رہے ہیں۔ اصل اجازات کا عکس مجلہ کے آخر میں ملحق کیے گئے ہیں:

الف) اجازات روایت

خاتم المحدثین شیخ عباس قمی صاحب ”مفاتیح الجنان“

«و بعد فقد اجزت للاخ في الله الجليل النبيل العالم الفاضل الكامل المذهب الصفي و النقي النقي اللوذعي الالمعي سيدنا الاجل السيد علي نقي لا زال مؤيداً با التوفيقات الربانية و ملحوظاً بالعنايات السبحانية ان يروي عني جمع ما صحت لي روايته و جازت لي اجازته بحق روايتي عن الشيخ الاجل خاتم الفقهاء و المحدثين العظام ثقة الاسلام ذي الفيض القدسي مولانا الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي نور الله تعالى مرقدہ...»

آیت اللہ شیخ ہادی بن عباس بن علی بن جعفر کاشف الغطاء (۱۲۸۹ - ۱۳۷۱ھ - ق)

۱۔ بقلم اشعراء من العصر الجاهلی حتی سیزہ ۲۰۰۲ء، ج ۴، ص ۶۴۔

«العالم الفقیہ و العلیم النبی والخبر الوجیہ الفاضل النقی و الورع الکامل اللوذعی و المہذب البارع والغیث النافع السید الاجل الاکمل الصفی الوفی السید النقی ادام اللہ ايامہ و رفع اعلامہ نجیل السید الفیقہ الجلیل و النیل السید امی الحسن الکهنوی... فانه ادام اللہ علاہ وبلغہ منہ ممن قضی دھرہ وافنی عمرہ وتعزب عن اوطانہ واحبابہ وصرف ریعان شبابہ وثمر عن ساعد الجد والاجتهاد وترك لریذ الرقاد فی تحصیل العلوم الدینیة وطلب المعارف الیقینة واکتساب الکمالات الذاتیة والعرضیة حتی فاز منها باوفر سهم وحاز منها اکبر نصیب وقسم وقد سئلنی ادام اللہ علاہ وزاد فی مراقی الفضل سموہ اجازة ماتجوز لی روايته اقتداء بما علیہ سیرة العلماء الثقات وروما للدخول فی زمرة روات احادیث الائمة الهدات فاجزت له ادام اللہ فضله وکثر فی العلماء مثله ان یروی عنی جمیع...»

آیت اللہ شیخ مرتضیٰ کاشف الغطاءؒ

«انوار الزمن الاول الاوان منار الشرف النبوی والمجد العلوی فرع الدوحة والقرشیة و غصن الازاکة الهاشمیة سید نا السید علی النقی التقوی الکهنوی ... هذا وقد استجازنی کما علیہ السیرة الساریة ما بین العلماء الاعلام والمشا یخ العظام وفی توقع الناحیة المقدسه «ارجعوا الی رواة حدیثنا فانهم حججی علیکم وانا حجة اللہ»؛ وفی المقبولة «الراد علیهم راد علی اللہ وهو علی حد الشریک باللہ» فأجزته دام مؤید ابروح القدس ان یسند ویروی عنی...»

آیت اللہ محمد بن حسن موسوی بوشهریؒ

«السید السند والكهف المعتمد العالم الفاضل الکامل المدقق شمس فلك السیاده وبدر افق السعاده حاوی مراتب النقی والایمان والعارج

معارج العدل والاحسان التقی النقی والمہذب الصفی الموفق بتوفیق
الملك العلی ولدنا العزیز السید علی نقی متعہ اللہ بالعباش الرغید
وایدہ بالفکر السدید نجل العلامة الفقیہ السید ابی الحسن النقوی
اللکھنوی ولما رایته اہلا لذلك لوصولہ الی غایۃ ما ہنا لك اجزت
لہ ان یروی عنی جمیع ما صحت لی روایتہ...»

آیت اللہ مرزا محمد موسوی خونساری اصفہانی^(۱)

«... لما تشرفت بقاء قرۃ عینی حضرة السید السند الفاضل المجد
والعالم المؤید الجامع بین حسب الفضل وكرم المحتد الباذل نفسه لاقتناء
العلوم والقاصرہمتہ علی اكتساب المنطوق والمفہوم البارع فی تحریر
المنثور وانشاء المنظوم... جریۃ الفضلاء الکرام ونتیجۃ اغاظم العلماء
الاعلام فخر الفقہاء العظام صاحب الفطنۃ الوقادۃ والفکرۃ النقادۃ علامۃ
العلماء الاعلام وركن الاسلام الورع التقی والمہذب الصفی سیدنا علی
نقی نجل العلامة السید ابی الحسن دامت برکاتہما آل العلامة الکبیر
السید دلدار علی النقوی اللکھنوی قدس اللہ سرہ وبحظیرۃ القدس سرہ
وقد وقفت علی جملة من مؤلفاتہ الجلیلہ ومصنفاتہ الحمیلہ فرأت ان
مؤلفها مع حداثة سنہ قد فاق الاقرانہ والفحول وحصل المعقول والمنقول
نسل اللہ ان یرزقہ العمر الطویل ویجعلہ خلفا من السلف الطاہرین ابائہ
رؤساء المسلمین وامناء الشرع المیین وحيث قد استجازنا تاسیا بالسلف
الکرام ودخولا فی سلسلۃ مشایخنا العظام قد ست اسراہم رواۃ الاخبار
عن معادن العلم والاثار فقد اجزئہ روایتہ...»

آیت اللہ شیخ علی اکبر خاوندی

«فان السید السند والرکن والعمد علم الاعلام الاحکام رکن
الاسلام السید علی نقی النقوی اللکھنوی دامت برکاتہ لما حازہ

۱۔ موصوف مرزا محمد باقر خونساری صاحب روحیات الجنات کے پراور زدہ ہیں۔

من الفضل الجميع والشرف الرفيع واقتضه من شوارد العلوم الكمال
والحلول وحواه من الادب الجم والعلم الكثير حتي عاد كعلم في
ذريته مشغوعا بذلك كله يملكات فاضله وقرائن كريمه علي ما فيه
من عليه النبوي الفياح والى الحب العلوي الوضاح فهو سلمه الله
تعالیٰ لهذه العلم كلها والكثير الطيب من الضما فيها بحار في ان
يروى عنی كتب اصحابنا...

آیت اللہ شیخ عبد اللہ بن محمد حسن مامقائی (۱۲۹۰ - ۱۳۵۱ھ - ق)

«استجاز منی فی الروایة جناب السید السند والمولی العتمد فخر العلماء
والمحققین قدوة الفضلاء المدققین ثقة الاسلام والمسلمین السید علی نقی
اللکهنوی ادام الباری بقآمه وکثر فی اهل العلم امثاله وحيث كان مقصده
اتصال اسانيد الاخبار المروية عن الائمة الطاهرين صلوات الله عليهم اجمعين
وكان دام بقاء اهلا لذلك وصالحا للتبرک والتشرف لما هنا لك فيحق اجازتي
من حضرة الشيخ الاعظم الوالد انار الله برهانه قد اجزت له ان يروي
عني جميع ما صح لي روايته مما في المتن وغيره كمصنفاتي وغيرها مشرطا
عليه ما اشترط علي مشايخي رضوان الله تعالي عليهم...»

آیت اللہ شرف الدین موسوی

«بسمه جل شأنه وتقدست اسماءه»

هذا هو الثبت المسمي

ثبت الضعيف الموسوي في اجازة الشريف النقي

كتبته خدمة الجناب العليم العلم العلامة صفوة اهل الفضل
وفخر كل ذي عمامه سيدنا ومولانا السید علی نقی الموسوي
النقوي الهندي اللکهنوي شد الله اركانته واعطاه يوم القيامة امانه
راجيا دعاءه في مظان الاجابة وانا اقل الخليفة بل لاشيء في الحقيقة
علي بن شريف اسماعيل من آل ابي الحسن الموسوي العاملي وكان
الفراغ من كتابة هذه نسخة يوم الخامس من شهر رمضان المبارك

من السنة التاسعة والاربعين بعد ألف والثلاثمائة هجرية علي صاحبها
وآله افضل الصلاة واتم السلام...»

آیت اللہ الشیخ اسد اللہ بن محمد جعفر زنجانی (۱۹ رمضان ۱۲۸۲ - ۱۳۷۱ھ - ق)^(۱)

«قرة العیون السید الجلیل مولی المجتهد بن الفاضل الکامل المروج الشریعة
المطهرة اقتداء بابائہ واجداده السید علی تقی بن الفقیہ سید ابی الحسن ابن
سید محمد ابراهیم بن السید محمد تقی صاحب التفسیر ابن العالم العلم وبحر
العلم والخضم السید حسین بن العلامة المجتهد الکبیر السید دلدار علی النقوی
الکهنوی صاحب عماد الاسلام والتألیفات المشهورة من تلامذة آية الله بحر
العلوم الطباطبائي النجفي قدس الله اسرارهم فاستجاز عني سلمه الله فاجزته
ان يروي عني جميع ما يصح لي روايته...»

آیت اللہ آقای بزرگ قمرانی

«علم الاعلام وحامي حوزة الاسلام العالم الفاضل العامل الباذل
المشوق علي سائر الأقران والاقارب و هو في ريعان الشباب و قد
كشف عن حقيقة المقال فيه كشف النقاب عن عقائد ابن عبد
الوهاب والمعرق الاصيل في بيت السيادة والشرف والعلم والاجتهاد
ومن سائف الاعصار و الدهور بشهاد مناسب البيت المعمور في
زيارة القبور و المفلق بفكره الصائب دقائق علوم الادب في كتابه
روح الادب في شرح لامية العرب و المولق بسيفه الماضي وسنانه
القاضي عقايد الاماضي السید السند الخیر المعتمد الزکی الرضي
الوفاي المرضي الالمعي اللمعي الورع التقی النقی سيدنا العلي النقي
بن علامة الزمن سيدنا ابی الحسن بن شمس العلماء السید محمد
ابراهيم بن مختار العلماء السید محمد تقی بن سید العلماء السید
حسین بن العلامة غفر آغاب السید دلدار علی بن السید محمد معین

۱۔ از علامہ آیت اللہ محمد و شیرازی۔

النصیر آبادی النقوی الکنوی دامت برکات انفسه و اقلامه و طالت ایام استفاداته و اعوام اعلامه فانه دامت برکاته مع اقتنائه العلوم استکماله المفهوم المعلوم قد استجازنی لی فانه بهذا الجانی فاستجزت الله عزوجل و اجوف له ادام الله توفیقه ان یروی عنی جمیع ما صحت لی روايته و ساعدت منی اجازته...»

آیت الله سید محسن امین عالمی

«العالم العلامة والبارع الفهامة ذوالذهن الوقاد والطبع النقاد وارث علوم اجداده الطاهرين والمدتب نفسه في مطالعة اخبارهم و احیاء آثارهم، والمحاماة عن حوزتهم الذب عن شریعتهم سیدنا السید علی النقی بن حجة الاسلام الفقیه السید ابی الحسن ابن حجة الاسلام السید ابراهیم ابن العلامة العلم السید محمد النقی، صاحب التفسیر ابن العالم العلم و بحر العلم الخضم السید حسین ابن العلامة المجتهد الکبیر السید دلدار علی النقوی الکنوی صاحب عماد الاسلام والتالیف الشهيرة من تلامذة آية الله بحرالعلوم الطباطبائي النجفي قدس الله اسرارهم فأجزت له ادام الله فضله و افضاله و اکثر فی الفرقة الناجية امثاله ان یروی عنی جمیع مؤلفاتی و مصنفاتی...»

آیت الله هبة الدین شهرستانی (۱۳۰۱ - ۱۳۸۶ هـ - ق)

قد استجازنی حضرة العالم الفاضل والمحقق النهریر الکامل صفوة الاماثل من لیس له فی میادین الفضائل منا ضل شمس سماء الشرف و بدر فلک العلم و عماد فلک الهدی الحسیب النسیب والجهیز الادیب الفائز من قداح الفضل بالمعلی والرقیب سید العلماء الاعلام وزیدة عمد الاسلام السید علینقی بن ابی الحسن بن ابراهیم الحسینی سلیل علامة الهند المعظم مولانا السید دلدار علی قدس الله روحه ونور ضریحه لکمی

يعزز دام علاه رابطة التيسيه برابطة اديبه مع الائمة من ابائه الكرام عليهم السلام فيروي عني ماصحت روايته و اتضحت لدي درايتة من مرويات اشياخ العصابة و مؤلفاتهم المستطابه ولا سيما الكتب الاربعه التي عليها المدار في مختلف الاعصار اعني الكافي»

آیت اللہ مرزا حادی خراسانی حارثیؒ (۱۲۹۷-۱۳۶۸ھ-ق)

«في كل معال ومقام لكفي المرطاب سره وصفي فلهذا رغب حصره السيد الباري الورع المعتمد فخر الخلف لخير السلف المسمي الي اسبق شرف نتيجته العلماء العظام ونخبة الفضلاء الفخام نادرة الدهر وعلامة العصر صاحب التصانيف والتأليف الصفي التقي السيد علي تقي النجل الاجل السيد الافضل الاحمل الاكمل مرجع الانام وباب الاحكام نائب الامام عليه افضل السلام المولوي السيد ابو الحسن النقوي اللكنوي دامت بركاتهما واستجاز من هذا العبد الضعيف فاستخرت الله تعالى واجزت له ان يروي عني كلما صحت لي روايته واتصحت لدي دراسته من الاخبار والاثار المرويه عن الائمة الاطهار صلوات الله عليهم مادام الليل و النهار»

آیت اللہ نجم الحسن نجم الملکؒ

«سجية العلماء البارعين، الولد الاعزّ الممجّد المبجل والمهذب الاغرّ المحجل البالغ من الشرف والكمال الي سَمَاك الاعزل ربيع الفضل وزهره وسماء النبل وبدر اصل الفخار وفرعه وضوء السوود و لمعه عمدة الفضلاء زبدة الادبَاء نخبة الامائل ممتاز الافاضل الورع التقي، السيد علي تقي جعله الله من ادلة الرشاد وبلغه الي اعلا مدارج الاجتهاد ابن السيد الهمام والبارع العلامة، العالم الموقن ممتاز العلماء مولانا السيد ابو الحسن من اهل بيت تغلغل صيتهم في الاغوار والانجاد وشاع حديث كما لهم في الامصار والبلاد واشرقت ارض الهند بشوارق افاداتهم وتلالات هاتيك الارحاء بلوا

مع افاضاتهم وانه سلمه الله قد برع في العلوم العقلية والنقلية واتقن ما اخذ من المسائل الاصولية والفرعية وقد قرا علي ايضا برهة من الزمان قراءه فهم واتقان وقد اتصف من محاسن الفضائل ومكارم الخصال وقوة التريجة وجودة الطبيعة واستقامة سليقة التأليف ولطف عنوان التصنيف بما قره ناظري وسر به خاطري فهو بهذه الخصال الجميلة من بين امثاله ممتاز وهو اهل لان يجاز واستجازته»

آيت الله فداء حسين هندی

«استجاز مني السيد الفاضل البارع الذي هو من حياض العلم والكمال خير كارع ويوم التزال لا بطل الضلال بطل دارع مولانا العلامة التقي العلامة النقي سمي العاشر من حجج الله رب العزة عليه السلام الله التام الكامل الوفي السيد علي تقي النقوي حرسه الله عن شر كل غوي وشقي وحباه الله فضلا وكمالا وسقاء من عين العلم بباب مدينة العلم عذبا وزلالا ولست اجدني اهلا للاستجازة فكيف اكون اهلا للاستجازة لكنني دعائي وحثني علي اسعاف هذا المقترح الجميل من هذا السيد الجليل ان الدخول في سلسلة الاسناد شرف عظيم يحكم به العقل الذي هو اعظم حجج رب العباد...»

ب) اجازات اجتهد

آيت الله شيخ هادي بن عباس بن علي بن جعفر كاشف الغطاء

اهل العلم والايمان ان جناب العالم العلم والعلیم الخضم والطود الاشم العلامة الفقيه والخبر النبي البارع لمعقول والمنقول السيد الشريف التقي السيد علي تقي النقوي الكهنوي دامت بركاته ممن خاض لجي عباها ودخل اليها من ابوابها وميز بين قشورها ولبابها حتي فاق الاقران وحاز قصيب البرهان بحمد الله من اهل الملكات

القدسیہ والاجتهاد فی الامور الشرعیہ وممن لا یجوز له ان یعول علی غیرہ الدینیہ وممن یمجب تنفیذ ما یمصدر منه من الاحکام فی الحلال والحرام وقد اختبرناه ایدہ اللہ فی... ومائل کثیرہ ووقفنا علی مؤلفاتہ ومصنفاتہ ومنظوماتہ ومنثوراتہ واطلعنا علی مناجیہ... فی الاشتغال والتحصیل والبحث والتدریس واحطنا بشؤنہ جزا وقرأنا صحف اعمالہ سطر اسطراً طویل الباع واسع الاطلاع لا یساجل ویطاول ولا سیما فی العلوم العربیة والفنون فان له الید الطولی فیہا الادبیة والقدر المعلی فی الفاظہا ومعانیہا وناہیک یتفوقہ فی النظم والنثر واللغة فکم له من نظم کالدردنظیم ومن کلمات ذہبہ تفوق الکواکب الدریہ وقد متحہ باریہ من فصاحتہ اللسان وحسن البیان... ما اصح بہ وحیداً فی التدریس والتلقین والتفہیم والبیان عارفاً بطرقہ الصالحہ بصیراً بکیفیاتہ الناجیہ لا ینفصل التلمیذ عن تدریس الاوقد زال الشک والابہام وانکشفت عنہ حجب الشیہ والالوہام فنسئل اللہ تعالی ان یمکن امتثالہ وعلی طلبیہ العلوم ظللہ وقد اجزناہ ایدہ اللہ وسددہ ان یروی عنا جمیع مصنفاتنا...

آیت اللہ محمد حسین طہرانیؒ

فان حضرہ العالم الفقیہ العامل والورع الثقة الفاضل علم الدین الظاہر ومنار الشرع الزاہر رکن الاسلام ومروج الاحکام السید علی نقی نجل حجة الاسلام وملاذ الانام السید ابو الحسن من سلالة العلامة الشہیر والمجتہد الکبیر السید دلدار علی النقوی اللکھنوی ادام اللہ فضلہ ونصریہ دینہ ممن بذل اقصى جہدہ واتعب کریم نفسہ وركب ظہور الرواحل وطوی المراحل الی النجف الاشرف علی مشرفہ آلاف التحف فبقی فیہ مدة من الزمان ممدیة مکباً علی تحصیل الفقه والاصول واقتناء احکام آل الرسول حتی

صعد الذرورة العليا ونال العناية القصوي ورايت بعض مارشح .من قلمه الشريف فقر به ناظري وارتاح له خاطري وتحقق عندي انه فائز بدرجة الاستنباط والاجتهاد حائز للملكة والاعتدار وقوة رد الفروع الي الاصول واستخراج المعقول من المنقول فله الاخذ بما ادي اليه نظره الشريف في الاحكام الشرعيه وترك طريقه التقليد فيما استنبط من المسائل الدينيه واوصيه بالتقوي ونهي النفس عن الهوي والتجنب عن حطام الدنيا... ورضاؤها و الاعراض عن ذخارفها و زجارجها و سلوك منهج الاحتياط فانه سواء الصراط و لا ينساني علي صالح الدعاء كما لا انساه ان شاء الله تعالي

آيت الله محمد حسين اصفهاني كميائي (١٢٩٦ - ١٣٦١ هـ - ق)

«فان السيد السند والمولي المعتمد صفوة العظام ونخبة الفقهاء الاعلام وملاذا الاسلام والمؤيد بتأييد الله القوي سيدنا السيد علي نقي النقيوي دامت تائيداته افاداته قد حضر شطرا وافيا من الزمان علي غير واحد من الاحبان لتحقيق القواعد الاصولية وتنقيح المباني.

الفقيهته متآدبا بالاداب الدينيه متخلقا بالاخلاق الالهية حتي فاز بالمراد وحاز مرتبة الاجتهاد فله دام علاه العمل بما يستنبطه من الاحكام من مداركها فانه خير بمسالكها و اوصيه دامت محاليه بمراقبة الاحتياط فانه طريق النجاة وسبيل الاصابة وان لا ينساني من الدعاء في مظان الاجابة وقد اجزته ايضا ان يروي عني جمع ما تصح لي روايته بسند المتصل الي اصحاب العصمة عليهم السلام...»

آيت الله علي ايروانيؒ

«... فقد استجاز في جناب العالم العاطر والمهذب النقي المكالم فخر الاسلام وذخر الانام وسليل الاعلام الاغا مير سيد علي نقي سبط العلامة الساكن في دار السرور السيد دلدار علي النقيوي اللكهنوي دام

توفیقہ ثم بعد الاحتیارات المتامة المتاكدة والمباحثات العلمية في مجالس عديده اخرها يوم الخميس الثالث وعشرين من شهر جمادی الثانية سنة ألف وثلاثمائة وتسع واربعین في دارنا الواقعة في ارض الغري انضج عندي انه صاحب ملکة واقتدار وله اهلية استنباط وقوة رد الفرع الي الاصل فهو مجتهد مجازي في الاخذ بما ادي اليه نظره الشريف وترك طريقة التقليد لازل موقفا لما فوق ذلك ومصباحا مضیئا في اهل هذا البيت الرفیع البیان والسلام عليه علي كافة الاخوات ورحمة الله بركاته»

قال الصيد علي الايرواني النجفي. ۲۳ جمادی الثانية ۱۳۴۹ هـ ق.

آیت اللہ سید سبط حسنؒ

«...ولدنا الاعز الروحاني والعالم الرباني الخیر الفقیه المسدد والمجتهد التحریر المؤید سید العلماء السید علي نقی ابن ولدنا الاجل الاكمل عمدة العلماء المحققین وزیدة الفقهاء المجتهدین السید ابو الحسن التقوي اطال الله بقاءهما فانه سلمه الله مع ما اوتي من صلاح الذات وسلامة الفطرة وحسن السيرة وصدق الطوية لم یزل مکبا علي تحصيل العلوم الدينية والمعارف اليقينية في الهند ثم النجف الاشرف لدي العلماء المحققین واساطین الدین حتي بلغ الذروة السامية والدرجة القاصية الاوهي درجة الاجتهاد التي بها حرم التقليد عليه وساغ العمل بفتواه...»

آیت اللہ ابو الحسنؒ^(۱)

«العالم الكامل والمجتهد العامل مهجة قلبي وثمره فؤادي نور عيني وفلذة كبدي ولدي السید علي النقي سلمه الله وابقاه وحفظه وحماه فانه بعد ما فرغ من تحصيل العلوم في وطنه ومحل اهله وسكنه عطف عنان عزمه الي النجف الاشرف علي مشرفه الاف التحف فلما

۱- سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی نعم کے والد بزرگوار۔

تشرف بتلك الساحة طوي كسحه عن الراحة حتي فاز بما فاز
وخازما خاز واستجازمني اجازة وافية فكتبت له اجازة مفصلة
مبسوطة في ذي الحجة من السنة السابقة وارسلتها اليه لكنني لم انص
فيها باهليته للاجتهاد و ان امكن الاستدلال بها عليها بنوع من
التقريب لاجل اتي ماكنت مطمئناً به كمال الاطمئنان ثم قد اختبرته
سلمه الله اختياراً تاماً بعناوين مختلفة حتي مضت سنة كاملة
فاستكشفت من بعض ما ترشح من قلمه الملكة الراسخة الاستنباطية
والقوة القدسية الاجتهادية و وجدته سلمه الله راقياً من حضيض
التقليد الي اوج الاجتهاد دفعا شكر الله علي ما اتاني من النعم العظام
والالاء الجسام فولدى هذا طول الله عمره...

آيت الله سيد ابراهيم الحسيني الشيرازي معروف باميرزا آغا مصطفي الثاني (١٢٩٤ - ١٣٨٠ هـ - ق)

«الطلب العلم والفقاهاة فيفوز بشرف الفضل والنباهه حتي يصبح
من ورثة الانبياء وحملة ودائع الرسل والاصفياء ومن قد طلب هذه
الغايه الشريفه واتعب فيها نفسه المنيفه حتي صعد عليها بقدم راسخ
وجنان ثابت البارع النبيه والعالم الفقيه صاحب الملكة السامية و
الفريحة الصحيحة النامية فخر المجتهدين وثقة الاسلام والمسلمين
السيد علي تقي ابن علم الاعلام حجة الاسلام السيد ابو الحسن آل
العلامة الشهير والمجتهد الكبير السيد دلدار علي صاحب عماد
الاسلام وغيره من الكتب المتعة فانه كثر الله امثاله ممن ارتوي من
فيض العلم باقرب الموارد وقنص من فنون الفضل الشارد والوارد و
تجول في المعقول والمنقول واتفق الفقه مع الاصول اجثني الثمار
اليانعة من حديقة العلم الزاهره بالنجف الاشرف علي مشرفه آلاف
التحف سنين عديدة ومدة مديدة حتي فاز بما هو غاية المامول

ونہایۃ المسؤل وصعد ذروة الاجتهاد مشفوعة بالصلاح والساد
 ضلیعاً برد الفروع الی الاصول وتطبیق الدلیل علی المدلول فساغ له
 العمل بما یشتبہ من الاحکام علی الطریقه المعروفة لدى العلماء
 الاعلام و حرم علیہ التقليد فیما اذی الیہ نظره فی الاستنباط ووقف
 علیہ من سویی الصراط وقد اجرزت له ان یروی عنی ما صحت لی
 روايته من احادیث آل العصمة عن شیخی العماد الاعظم السناد
 الاقوٰم آیۃ اللہ المولیٰ محمد کاظم المہروی الخراسانی قدۃ باسنادہ
 المعروف المہود المنتہی الی آمنہ المعصومین سلام اللہ علیہم اجمعین۔»

آیت اللہ ابوالحسن مشکینیؒ

«...حضرة العالم العامل المہذب الباری ملاذ الانام مروج الاحکام
 فخر المہتد بن العظام السید علی نقی بن العلامة الفقیہ الموقن السید ابی
 الحسن آل المرحوم المہرور الامام المؤسس السید دلدار علی النقوی
 اللکهنوی فانه دام فضله و تائیدہ ممن بذل جہدہ و جدّ و اجتہدوا تعب
 نفسہ الشریفة فی تحصیل العلوم الدینیة اکتساب المعارف الشرعیة کثیراً
 من الزمان و حضر عند الاساطین العظام ولدی الاحقر شرطاً من الآوان
 حتی اصبح بمحمد اللہ و منه من العلماء الاعلام و المہتدین الفخام و بلغ
 مرتبة الاجتهاد فله العمل بما استنبط من الاحکام علی النهج المألوف بین
 الاعلام و یحرم علیہ التقليد فیما اجتہد و اجرزت له ان یروی عنی ما
 صحت لی روايته عن مشایخی...»

آیت اللہ محمد حسین نائینیؒ (۱۲۷۷ - ۱۳۵۵ھ - ق)

فان جناب العالم العامل والفاضل الکامل عماد العلماء الاتقیاء و
 سناد الافاضل الاذکیاء صاحب التالیفات الانیقة والتحقیقات الوثیقة

التقي الزكي السيد علي النقي ادام الله تعالى تأيده نجبل العالم الجليل العلامة الفقيه السيد ابي الحسن اللكهنوي ادام الله تعالى افضاله ممن بذل جهده في تحصيل العلوم الشرعية والمعارف الالهية ومستمد امن الجهابذة الاساطين وحضر ابحاثي حضور تفهم وتحقيق وتعمق و تدقيق حتي بلغ رتبة سامية من الاجتهاد مقرونة بالصلاح والرشاد فله العمل بما يستنتظه من الاحكام علي المنهج المتعارف بين المجتهدين العظام واجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته من مصنفات اصحابنا الامامية باسرها وماروه...»

آيت الله شيخ محمد كاظم بن حيدر شيرازي (١٢٩٢ - ١٣٦٤ هـ - ق)

«...عمدة العلماء الاعلام زبدة الفقهاء الكرام مروج الاحكام ثقة الاسلام المذهب الباري الصفي السيد علي تقي التقوي دام فضله ابن العلامة الفقيه المومنين السيد ابو الحسن من سلالة المرحوم المبرور العلامة الشهير السيد دلدار علي التقوي اللكهنوي طاب ثراه و مسل الجنة مثواه فانه دام تأييده قد كد وجدّ واتعب نفسه واجتهد في تحصيل علوم الدين و معارف الشرع المبين وليث في النجف الاشرف برهة من الزمان مكباً علي التحصيل ناهجاً فيه علي السبيل حتي وصل الغاية و بلغ النهاية فاصبح بعون الله و توفيقه من العلماء الاعلام المجتهدين و فاز برتبة الاجتهاد و الاستباط فله العمل بما استنتظه من الاحكام عن ادلتها المعروفة الطرق المضبوطة المألوفة ويحرم عليه التقليد فيما استقر له فيه الاجتهاد والاستنباط والله الهادي الي سواء الصراط واجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته...»

فہرست کتب علامہ سید علی نقی نقن علی اللہ مقامہ

(الف)

ابوالائمہ کے تعلیمات

آئینہ قدرت

اگر واقعہ کر بلا نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

اصول دین اور قرآن

استقامت علی الحق کا معیاری نمونہ

اسلام کا پیغام پس افتادہ اقوام کے نام

التوائے حج پر شرعی نقطہ نظر سے بحث

امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن

اسلام کی فکر حاضر میں موزونیت

اسلام دین عمل ہے۔

امام رضاؑ

اسلامی کلچر کیا ہے؟

امام منتظرؑ

اسلامی نظریہ حکومت

امامت

اسلامی تمدن

آیہ اللہ التامنی و موفدہ العلی بن الطائفہ (عربی)

اسلام اور انسانیت

اقالہ العاشر فی اقامۃ الشعائر (عربی)

اسلام کی حکیمانہ زندگی

انصار حسینؑ

اسلامی عقائد

ایمان بالغیب

اصول اور ارکان دین

اسلام کا نظریہ حکومت

الدین القیم

اسلامی قانون وراثت

اسوہ حسینیؑ

(ب)

بنی امیہ کی عداوت اسلام کی مختصر تاریخ

عام حسینؑ کی شہادت اور دستور اسلامی کی حفاظت

بین الاقوامی شبیدہ اعظم حسین بن علیؑ

امیری اہل حرم

الہیت المعمور فی عمارة القبور (عربی)

اثبات پردہ

(پ)

اشک ماتم

پانچویں امامؑ

اتحاد بین المسلمین (در مندوں کی آوازیں)

پیغام حسینؑ بعالم انسانیت (فارسی)

(ت)

(ث)

ٹٹائے پروردگار (از کلام امیر المومنینؑ)

(ج)

توحید

تقیہ

تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ

تاریخ تدوین حدیث

تحقیق اذان

تحفۃ العوام مطابق فتاویٰ سید العلماء

ترجمہ قرآن پاک بزبان اردو (سولہ جے)

ترجمہ سید علی نقی بقر (صہاں ص ۱۱۷ و ۳۹۳)

تذکرہ حفاظ شیعہ (دو جلدیں)

تاجدار کعبہ

تاریخ اسلام میں واقعہ کربلا کی اہمیت

تاریخ اسلام (چار جلدوں میں)

تعزیر داری کی مخالفت کا اصل راز

تحریر قرآن کی حقیقت

تجارت اور اسلام

تفسیر قرآن فصل الخطاب، (سات جلدوں میں)

تفسیر قرآن (عربی)

تقریرات بحث آیۃ اللہ تاکی فی الاصول

تلخیص عماد الاسلام (عربی)

جبر و اختیار

جہاد

جناب رضوان مآب

جناب جنت مآب

جناب غفران مآب

جواب رسالۃ الی صاحب هذه المجموعة من صدیقہ

العلامة المحجة السيد علی نقی النقی اللکھنوی (مکتبہ

بحر العلوم ۲۸۹)

جہاد مختار

(ح)

الحج والہیئات (عربی)

حیات قوی

حقیقت اسلام

حقیقت صبر

حج و ہیئات

حسن مجتبیٰ

حسن عسکری

حج

خلافت اور امامت (چھ حصے)

خطبات کربلا

خطبات سید العلماء

خلافت یزید کے متعلق آزاد رائیں

حضرت خدیجہ الکبریٰ

(د)

دو اسلام پر ایک نظر

دسویں امام

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

دیں پناہ است حسینؑ

دعای سمات

(ذ)

ذات و صفات

ذاکری کی کتاب (چار حصے)

ذوالجناح

(ر)

الراجل العظیم (عربی)

رہنمائے ذاکری (چار حصے)

رسول خدا ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ فصاحت اور کلام رسول

رسول اللہ ﷺ کی خاص انفرادیت

جنگ و معاذیر (عربی وارو)

حاشیہ الکفایہ فی مباحث الفاظ للعلامة المیرزا ابوالحسن

الکلبینی (عربی)

حول کتاب اعیان الشیعہ (عربی)

حواشی علی الرسائل (عربی)

حواشی علی الکاسب (عربی)

حدیث حوض

حیات جاوواں

حسینؑ اور قرآن

حسینؑ اور اسلام

حضرت علیؑ کی شخصیت علم و اعتقاد کی منزل میں

حسینؑ حسینؑ ایک تعارف

حسینؑ اور ان کا پیغام

حسینی اقدام کا پہلا قدم

حسینؑ کا پیغام عالم انسانیت کے نام

(خ)

خدا پرستی اور مادیت کی جنگ

ختم نبوت

خمس

خدا کا ثبوت

خدا اور مذہب

خدا کی معرفت

- اردو القرآنیہ علی الکتاب المسیحیہ (عربی)
رد و ہایت
رسالہ شریفہ فی تراجم مشاہیر علماء الهند (ایضاً؛
ص ۱۱۵ و ۳۹۲)
رسالہ فی نیت الصوم (عربی)
رہنمایان اسلام
زندگی کا حکیمانہ تصور
روزہ
رسالہ ابی عبد اللہ الحسین (عربی)
روح الادب شرح الامامیۃ العرب (عربی)
رسالہ من ابن حسن نجفی (مکتبہ بحر العلوم ۱۹۹)
رسالہ ابی السید محمد صادق بحر العلوم (السید محمد تقی
بحر العلوم) (مکتبہ بحر العلوم ۱۹۹)
عدد رسائل للسید محمد صادق بحر العلوم و لیسحات تاریخ وفاتہ
شیخہم الطهرانی (مکتبہ بحر العلوم ۱۹۹)
رسالہ فی الاجتہاد والتقلید (عربی)
رسالہ المؤلف سید علی نقی ۲ ذی القعدہ (مکتبہ
بحر العلوم ۲۰۳)
رسالہ السید علی نقی الشیخ الاوردادی (مکتبہ بحر العلوم
۲۰۳)
رسالہ السید علی نقی ابی الشیخ الاوردادی (۱۱) (مکتبہ
بحر العلوم ۲۰۵)
رسالہ السید علی نقی النقی (۲۲) (مکتبہ بحر العلوم
۲۰۶)
رسالہ شریفہ فی تراجم مشاہیر علماء الهند (ایضاً؛
ص ۱۱۵ و ۳۹۲)
رسالہ فی نیت الصوم (عربی)
(ز)
زندگی کا حکیمانہ تصور
زکوٰۃ
زندہ جاوید کا ماتم
زندہ سوالات
زبدۃ الکلام او تلخیص عماد الاسلام (عربی)
(س)
سید سجاد
سفر نامہ عراق
سید عالم سلام اللہ علیہا
سربراہیم و اسماعیل
سرور شہیدان
سفر نامہ حج
سجدہ گاہ
سلامان عزرا
السلطان فی موصفہا (عربی)
السيف الماضی عن عقائد الاباضی (عربی) (فہرست
بحر العلوم ص ۶۸)

(ش)

شہادت کبریٰ (تبصرہ)

شادی خانہ آبادی

شہید انسانیت

شیعیت کا تعارف

شہید کربلا

شجاعت کے مثالی کارنامے

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ

شہید کربلا کا سال بہ سال ماتم

شہادت زار کربلا

شہادۃ بحق السید التقویٰ من الشیخ راضی آل

یاسین (۲۴) (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۶)

شب شہادت

شہدائے کربلا (تین حصے)

شہادت حسینؑ کے اسباب

شہید کربلا کی خاندانی خصوصیات

شہید کربلا کی یادگار کا آزاد ہندوستان سے مطالبہ

(ص)

صانع کردگار

صلح اور جنگ (عقل و فطرت کی روشنی میں)

صحیفہ سجادہ کی عظمت

صادق آل محمدؑ

صدیقہ صفری

صلح امام حسن علیہ السلام

(ض)

ضرورت مذہب

(ع)

عبادت اور طریق عبادت

عید غدیر

عظمت حسینؑ

عالمی مشکلات کا حل

عدل

عزائے مظلوم

عزائے حسینؑ کی اہمیت

عدم تشدد اور اسلام

عزائے حسینؑ پر تدریجی تبصرہ

العقود الذہبیۃ فی السلسلۃ النسبیۃ (عربی اشعار) (ہماں

ص ۱۱)

عورت اور اسلام

عشرہ محرم اور مسلمانان پاکستان

السید علی نقی التقویٰ الکنہوی نشر (مکتبۃ بحر العلوم

۲۴۲)

السید علی نقی النقوی الکھنوی (مکتبہ بحر العلوم ۲۴۸)

(ف)

فلسفہ گریہ

فریاد مسلمانان عالم

فضائل جناب امیر المومنینؑ کی خصوصیات

فتاویٰ سید العلماء (یہ ضخیم کتاب سعودی کشم پر ضبط ہو گئی)

(ق)

قرآن مجید کے انداز گفتگو میں معیار تہذیب و رواداری
قتیل العبرۃ

قرآن اور نظام حکومت

قرآن کے بین الاقوامی ارشادات

قانون وراثت

قاتلان حسینؑ کا مذہب

(ک)

الکلام علی الفقہ الرضوی (عربی)

کتاب شہید اعظمؑ پر تبصرہ

کتاب صدیقنا العلامة السید علی نقی النقوی الکھنوی

الذی کتبہ لنا من المندیز بنافیه یوقاۃ ابن عمنا المرحوم

السید علی و صدیقنا المیرزا محمد علی الادر بادی و کانت

وفاقیہا متقاربتہ فی سنۃ ۱۳۸۰ (۳۹) (مکتبہ

بحر العلوم ۲۸۲)

کتاب مسئلہ حیات النبی

کتاب نبوت

کربلا کی یاد گاریاں

الکراس الثالث (مکتبہ بحر العلوم ۲۰۰)

کربلا کا تاریخی واقعہ مختصر یا طولانی

کشف النقاب عن عقائد عبد الوہاب (عربی)

(گ)

گیارہویں امام

(ل)

لارڈ رسل کے ملحدانہ خیالات کی رد

لا تقصدوا فی الارض

لحات حول السفور والحجاب (عربی)

(م)

المتحف العربی من الادب العصری (عربی)

المتحف العربی (عربی)

مذہب شیعہ اور تبلیغ

مشاہیر علماء ہند (عربی) چاپ نجف

مسلمانوں کی حقیقی اکثریت (واقعہ کربلا کا ایک خاص

پہلو)

مقتل ابو مخنف کا تحقیقی جائزہ	مطلوب کعبہ
مہابلہ	مجسمہ انسانیت
مقدمہ مختصر برائے ترجمہ و حواشی قرآن	مجاہدہ کر بلا
مقدمہ تفسیر قرآن	مظلوم کر بلا
مجاہدہ کر بلا	مقصود حسینؑ
معرکہ کر بلا	مسلمانوں کی نقلی اکثریت
موسیٰ کا ظم	مقدمہ تفسیر القرآن (عربی)
معاد	متنوع التبشیر (عربی)
مسائل و دلائل	مشقت التذیر فی المسئلۃ التصویر (عربی)
مجموعہ تقاریر (پانچ حصے)	مسئلہ فی الخیر والشر (عربی)
مقدمہ نوح البلاغہ	معصوم شہزادی
مقالات سید العلماء (دو حصے)	مراکز مبہم علمی شیعہ
مسلم پر سئل لاء ناقابل تبدیل	(ن)
متحدہ اور اسلام	النخبیۃ اثبات الرجوع (عربی)
مذہب کی ضرورت	نوح البلاغہ کا استناد
مادیت کا علمی جائزہ	نور و زغیر
مذہب اور عقل	نماز
مذہب شیعہ ایک نظر میں	نظام ازدواج
مذہب باب و بہاء (دو جلدیں)	نظام زندگی (چار حصے)
معراج انسانیت	نظام تمدن اور اسلام
مولود کعبہ	نظرات بحالہ فی الاخبار الثلاثہ (فہرست مکتبہ العلمامہ
مقصود کعبہ	السید محمد صادق بحر العلوم ص ۱۰۸)

نویں لائم	وجودِ حجت
نفس مطمئنہ	(۵)
نجف ام طف	ہمارے رسوم و قیود
نقد القرائد	ہلاکت اور شہادت
وجیزۃ الاحکام (علیہ)	(۱)
وعدہ جنت	یاد اور یاد گار
الوضاعون للاحادیث فی مذمۃ علی علیہ السلام ومن کان	یزید اور جنگ قسطنطنیہ
منخرقاً عنہ ومبغضاً (مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۹)	
واقعہ وفات رسول	

فہرست منابع حالات سید العلماء

سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی نقی صاحب مرحوم کی حالات زندگی کے حوالہ سے بعض منابع کے نام۔ ویسے تو سید العلماء اور آپ کی تالیفات کے حوالہ سے سیکڑوں کتب، رسائل اور مجلات میں ذکر موجود ہے، مگر ہم یہاں پر ایک دو منابع کے علاوہ فقط ان منابع و مصادر کا نام لکھ رہے ہیں جنہیں بندہ حقیر نے خود مشاہدہ کیا ہے ورنہ استقراء تام کے حوالہ سے تو۔

سفینہ چاہے اس بحر بیکران کے لیے۔

- (۱) اعلام الشیعہ: (ج ۲ ص ۱۰۲)۔
- (۲) اعیان الشیعہ: (ج ۶ ص ۳۲۵)۔
- (۳) بر صغیر کی لامیہ اردو مطبوعات: (ہر دو جلد میں متعدد مقامات پر)
- (۴) تالیفات شیعہ در شبہ قارہ: (۱۲۰ سے زیادہ مقامات پر)

(۵) تشکیل پاکستان میں شیعہ علمائے علی کا کردار: (ص ۱۵۹۱ الی ۵۹۲۔)

(۶) خورشید خاور: (ص ۲۶۳-۲۶۸)

(۷) الذریعۃ: (اعلام الذریعہ کی تحقیق کے مطابق الذریعہ کی تمام مجلدات ۲۵۳ میں

سید العلماء کا ذکر موجود ہے بعنوان مثال ج ۲، ص ۲۶۳، ۱۹۶، ۲۰۷، ج ۳، ص ۱۸۵،

۲۹۴ و ۳۹۴، ج ۶، ص ۲۶۳، ج ۱۱، ص ۲۶۱، ج ۱۲، ص ۳۱، ۲۸۸، ج ۱۶، ص ۱۷۷، ج ۱۷، ص ۱۷۷،

ص ۳، ج ۱۸، ص ۶۵، ج ۲۲، ص ۷۷، ج ۲۳، ص ۶۸، ج ۲۵، ص ۷۷۔)

(۸) رسالہ پیام اسلام سید العلماء نمبر: (مؤرخہ مئی ۱۹۸۹)

(۹) سبک التبر: (ص ۵۱۵۔)

(۱۰) شعراء الغری: (ج ۶، ص ۴۳۵۔)

(۱۱) الغری: (ج ۲، ص ۲۲۵، ج ۳، ص ۷۷، ج ۶، ص ۳۳، ج ۷، ص ۲۰۵۔)

(۱۲) فہرست التراث: (ج ۲، ص ۶۲۷۔)

(۱۳) فہرست مکتبہ العلماء السید محمد صادق بحر العلوم: (متعدد مقامات ص ۶۸، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۶، ۱۱۷،

۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۳۲، ۲۳۸، ۲۸۲، ۲۸۹، ۳۵۲، ۳۵۳۔)

(۱۴) کتابهای عربی چابی: (ص ۷۸، ۳۰۳، ۴۳۳، ۹۶۵۔)

(۱۵) مجلہ خاندان اجتہاد: (متعدد شمارے خصوصاً ۵-۶-۱۰-۱۱-۱۲۔)

(۱۶) المسلسلات فی الاجازات: (صفحہ ۴۴۴۔)

(۱۷) مصادر الدراسة: (ص ۸۵۔)

(۱۸) مصنفی المقال فی مصنفی علم الرجال: (ص ۳۴۲۔)

(۱۹) المطبوعات النخبیہ: (ص ۸۸۔)

(۲۰) معجم التراث الکلامیہ: (ج ۴، ص ۵۱۲۔)

(۲۱) معجم رجال الفكر والادب فی النخب: (ص ۱۳۰۰۔)

(۲۲) معجم مؤرخي الشيعة: (المجلد الاول، ص ۶۴۲۔)

بعض بقلم مبارک: قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین علی اللہ مقامہ

سید العلماء کے ترجمہ قرآن کے امتیازات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید اسلامی تعلیمات کا وہ سرچشمہ ہے جس کے مندرجات کی تشر و اشاعت کو ہمیشہ مسلمانوں نے ایک اہم دینی فریضہ سمجھا۔ عرب قوم یا عربی دان جماعت کے لئے تو اس کے ترجمے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا تھا۔ ان کے لئے صرف تفسیر و تشریح کی ضرورت تھی۔ مگر ایران اور ہندوستان کے ایسے ملکوں میں جہاں کے زیادہ تر افراد عربی زبان سے ناواقف تھے۔ اس کے تحت اللفظی معانی کے سمجھانے کے لئے ترجموں کی ضرورت محسوس ہوئی۔

چنانچہ گیارہویں صدی ہجری میں ایران میں جمال المحققین آقا جمال خوانساری نے جو تفسیر اور مفسر بھی تھے فارسی میں بہترین ترجمہ قرآن فرمایا۔ ہندوستان میں اس کے بعد علماء اہل سنت میں شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس کا آغاز کیا تو سہلی نگاہ والے سواد اعظم کے مدعیان علم میں شعور ہو گیا کہ ترجمہ قرآن جائز نہیں ہے۔ آخر یہ شور و غوغا ختم ہوا اور بالغ نظر محققین علماء نے یہ طے کر دیا کہ عوام کو مضامین قرآن پر مطلع کرنے کے لئے ترجمہ امر مستحسن ہے۔ بے شک ترجمہ کو اصل قرآن کا درجہ نہیں حاصل ہو سکتا اور ترجمہ کے پڑھنے سے ثواب تلاوت قرآن کا استحقاق نہیں ہو گا۔ یہی نظریہ ہے جو بالکل مسلمات میں داخل ہے اور حق و صواب ہے۔

شمیعوں میں سے سب پہلا ترجمہ قرآن جناب غفران مآب، مولانا سید دلدار علی طاب ثوابہ کے فرزند ارجمند جناب مولانا سید علی صاحب متوفی ۱۲۵۹ھ نے کیا جو ان کی اردو تفسیر ”توضیح المجید“ کے ضمن میں ہے۔ اس کے بعد سنی و شیعہ بہت سے علماء اس کام کو انجام دیتے رہے مگر ظاہر ہے کہ ترجمہ عربی زبان پر پورے عبور کے ساتھ اردو محاورات میں کامل اقتدار کا طلب گار ہے اور خود اردو زبان کا معیار مختلف ادوار میں اب تک برابر بدلتا رہا اور اونچے سے اونچا ہوتا رہا۔ اس لئے ہر دوسرے دور میں پہلے کا ترجمہ ناکافی معلوم ہوا اور یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔

اب تک کے ترجموں میں بلا خوف انکار کہا جاسکتا ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ مولانا حافظ سید فرمان علی صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ کا ہے جو مختصر تفسیر و حواشی کے ساتھ شائع ہوا ہے مگر زمانہ کے ارتقاء کے ساتھ مختلف پہلوؤں کے سامنے آنے کی وجہ سے پھر بھی ایک بلند معیار کی تفنکی محسوس ہوتی رہی۔ خصوصاً حواشی میں، اس لئے کہ مولانا فرمان علی صاحب مرحوم نے متعدد مقالات پر تفاسیر اہل سنت پر اعتماد کر کے حواشی تحریر کر دیئے ہیں۔ جو کسی نہ کسی حیثیت سے ہمارے مستند تفاسیر اور ثابت شدہ نظریات کے خلاف ہیں۔ اس کے لئے مزید ترجمہ اور حواشی کی ضرورت برقرار رہی۔ شکر ہے کہ اس ضرورت کی طرف جناب سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مدظلہ، کی توجہ مبذول ہو گئی۔ موصوف کے جو قرآنی خدمات اب تک منظر عام پر آئے ہیں۔ اونیز آپ کی تقریریں اور بیانات جو ہزاروں آدمیوں کے گوش زد ہوتے رہے ہیں۔ ان کی بناء پر علوم قرآن میں آپ کا تہر ایک مسلم الثبوت حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اردو کے صاحب زبان ہونے کے ساتھ اپنے ادبی کمال کی بلندی کے لحاظ سے بھی ان کا امتیاز مسلم ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو ترجمہ کی کامیابی کی ضامن ہیں۔

چنانچہ آپ کے ترجمہ کا پہلا پارہ جو اب منظر عام پر آ رہا ہے ان تمام خصوصیات کا حامل ہے جن کی توقع آپ کے ترجمہ میں کی جاسکتی تھی۔ ذیل میں کچھ ممتاز تراجم میں سے چند آیات قرآن کا ترجمہ اور ان کے بالمقابل جناب سید العلماء کا ترجمہ بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے۔ جس سے پتہ چلے گا کہ اس ترجمہ کو موجودہ تراجم میں کیا امتیاز حاصل ہے۔

۱۔ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ (حمد / ۱)

مولانا فرمان علی صاحب مرحوم:

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی:

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے۔

مولانا علی نقی صاحب قبلہ:

سہا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا بڑا مہربان ہے۔

مختصر تشریح:

رحمن اور رحیم کی لفظوں میں فرق یہ ہے۔ کہ رحمن اس رحمت کو بتاتا ہے، جو دوست و دشمن اور مومن و کافر سب کو عام ہے اور ایسی رحمت اللہ سے مخصوص ہے اسی لئے غیر اللہ پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن رحیم اس رحمت کا مظہر ہے، جو مومنین سے مختص ہے۔ یہ فرق گذشتہ ترجموں سے ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ جو دوست و دشمن کو عام ہوا ہے، مہربانی، کہنا درست نہیں بلکہ، فیض، کی لفظ سے اس کی تعبیر درست ہے۔، رحم کرنا، ہماری زبان میں مصیبت کے وقت سے مختص ہے۔ یہ تمام انواع رحمت کو شامل نہیں۔ (شروع) کلام میں مقدر ہے لہذا ترجمہ میں بھی مقدر قرار دینا درست ہے۔ اسے مظہر بنا دینا ترجمہ کے حدود سے تجاوز ہے۔ پھر عبد الماجد صاحب کے ترجمہ کی ترکیب بھی اردو محاورہ کے مطابق نہیں ہے۔

۲۔ ﴿اٰهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (حمد ۶۷)

مولانا فرمان علی صاحب:

تو ہم کو سید صی راہ پر ثابت قدم رکھ۔

مولانا عبد الماجد:

چلا ہم کو سید ہمارا ست۔

مولانا علی نقی صاحب:

بتا تا رہ ہم کو سید ہمارا ست۔

مختصر تشریح

پہلے ترجمہ میں، ہدایت، کے معنی ہی نہیں پیدا ہوتے۔ ثابت قدم رکھنا اس لفظ کے معنی نہیں ہیں۔ دوسرے میں، چلا، کی لفظ جبر کا تو ہم پیدا کرتی ہے۔ آخری ترجمہ میں ہدایت کا مفہوم بھی آگیا اور رہ کی لفظ سے ثابت قدم رکھنے کے معنی بھی آ گئے۔

۳۔ ﴿...وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ﴾ (بقرہ ۳)

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

مولانا فرمان علی صاحب:

اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔

مولانا علی نقی صاحب:

جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے خیرات کرتے ہیں۔

تشریح

مطلق ”خرچ کرنا“ کوئی مدح نہیں۔ فرمان علی صاحب نے اس کی کو بریکٹ کے الفاظ سے پورا کیا ہے۔
مگر بریکٹ کا ترجمہ میں داخل ہونا درست نہیں۔ خیرات، کی لفظ اس کی کو دور کر دیتی ہے۔

۴۔ ﴿...وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (بقرہ ۵/)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔

مولانا الماجد صاحب:

یہی (پورے) بامراد ہیں۔

مولانا سید علی نقی صاحب:

یہ ہیں جو ہر حیثیت سے بہتری پانے والے ہیں۔

تشریح:

فلاح کے معنی ائمہ لغت کے قول کے مطابق انواع خیر کے شمول پر مشتمل ہیں۔ مراد، کی لفظ انہی چیزوں کو شامل ہے جن کا انسان کو تصور اور جن کی طلب ہے۔ فلاح کی لفظ اس سے زیادہ وسعت کی حامل ہے۔

۵۔ ﴿وَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهَدَىٰ فَتَحَّاتُ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ﴾ (بقرہ ۱۶۷)

مولانا فرمان علی صاحب:

یہی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی۔ پھر نہ ان کی

تجارت ہی نے کچھ نقص دیا اور نہ ان لوگوں نے ہدایت ہی پائی۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

یہ وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے گمراہی خرید کر لی ہدایت کے بدلے۔ سو نہ ان کی تجارت ہی سود مند ہوئی اور نہ وہ راہ یاب ہوئے۔

مولانا سید علی نقی صاحب:

یہ ہیں وہ جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی تو نہ ان کے پیو پار نے نفع دیا اور نہ انھیں ہدایت ہی نصیب ہوئی۔

تشریح

پہلے دونوں ترجموں میں سلامت کی کمی ہے اور پہلے ترجمہ میں پھر کی لفظ بے موقع اور دوسرے میں سو ہے جو متروک ہے اور راہ یاب کی ترکیب غریب ہے۔

۶۔ ﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ...﴾ (بقرہ/ ۲۴)

مولانا فرمان علی صاحب:

پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور اگر یہ نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ سے ڈرو۔

مولانا سید علی نقی صاحب:

اب اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز نہیں کرو گے تو پھر بچنے کا سامان کرو اس آگ سے۔

تشریح

سکو، کی لفظ ان دونوں ترجموں میں اصل سے زائد ہے۔ اس کے بعد اتقاء کے معنی ڈرنے کے ہیں ہی نہیں۔ بچنے کا سامان کرنا اس کے لغوی معنی سے مطابق بھی ہے اور اصل مفہوم کو بھی زیادہ واضح کرتا ہے۔

۷۔ ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ...﴾ (بقرہ/ ۲۹)

مولانا فرمان علی صاحب:

وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے نفع کے لیے زمین کی کل چیزوں کو پیدا کیا۔
پھر آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہو تو سات آسمان ہموار اور (مستحکم) بنادے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

وہ وہی (خدا) ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے سب
کاسب پھر اس نے آسمان کی طرف توجہ کی اور انھیں سات آسمان درست کر کے
بنادے۔

مولانا علی نقی صاحب:

وہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے۔ سب پھر آسمان کی
طرف رخ کیا، تو انھیں سات آسمانوں کی صورت میں درست کیا۔

تشریح

پہلے ترجموں میں سلاست کی کمی نمایاں ہے۔

۸۔ ﴿...إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ (بقرہ ۳۲)

مولانا فرمان علی صاحب:

تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

بے شک تو ہے بڑا علم و حکمت والا۔

مولانا علی نقی صاحب:

یقیناً تو بڑا جاننے والا، مناسب ہی کام انجام دینے والا ہے۔

تشریح

حکیم کی لفظ کا ترجمہ ان دونوں میں مفقود یا ناقص ہے۔

۹۔ ﴿...فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (بقرہ/۳۵)

مولانا عبد الماجد صاحب:

ورنہ تم گنہ گاروں میں سے ہو جاؤ گے۔

مولانا فرمان علی صاحب:

(ورنہ) پھر تم اپنا آپ نقصان کرو گئے۔

مولانا علی نقی صاحب:

ورنہ تم حد سے قدم آگے بڑھانے والوں میں سے ہو گے۔

تشریح

ظالمین کا ترجمہ گنہگار غلط بھی ہے اور مخالفت عصمت سے زیادہ قریب بھی۔ دوسرے ترجمہ میں عصمت کا تحفظ کیا گیا ہے مگر اپنا آپ الفاظ قرآن کے حدود سے خارج ہے آخری ترجمہ میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو لفظی مفہوم کے حدود سے خارج ہو اور وہ خود قرآن میں جو الفاظ ظالم کی تشریح ہے اس کے مطابق ہے کہ ﴿...وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (بقرہ/۲۲۹)

۱۰۔ ﴿...وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ...﴾ (بقرہ/۴۱)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور تم سب سے پہلے اس کے انکار پر موجود نہ ہو جاؤ۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور مت بنو اس کے ساتھ اولین کفر کرنے والے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور اس کے اول نمبر کے منکر نہ بنو۔

تشریح

پہلے دونوں ترجموں سے اولیت باعتبار زمانہ مستفاد ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ مقصود نہیں ہے بلکہ اولیت باعتبار شدت انکار مراد ہے۔ نیز پہلے دونوں ترجموں میں سلامت کی کمی بھی ظاہر ہے۔

۱۱۔ ﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّهَا الْكَبِيرَةُ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾ (بقرہ ۴۵)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کا سہارا پکڑو اور البتہ نماز دو بھر تو ہے مگر ان

خاکساروں پر (نہیں)

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور وہ بے شک گراں ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر

(نہیں)

مولانا علی نقی صاحب:

اور سہارا صبر اور نماز کا اور یقیناً وہ گراں ہے (سب ہی پر)

تشریح

سوا عظمت الہی سے متاثر دل رکھنے والوں کے سہارا پکڑنے سے سہارا لینا زیادہ فصیح ہے۔ پہلے دونوں ترجمہ میں بریکٹ (نہیں) کی لفظ بلا ہے، عربی کے قاعدے سے جوشی و مقدر مانی جاتی ہے اسی کا بیان معنی میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ عربی کے لحاظ سے اس استثناء کے قبل مستثنیٰ منہ مقدر ہوتا ہے جسے سب ہی پر، کی لفظ ظاہر کرتی ہے نہیں، تو الا کی لفظ سے ضمنا ظاہر ہوتا ہے۔ جسے سوا کی لفظ ظاہر کر دیتی ہے۔ خاکساروں، متواضعین کا ہم معنی ہے خاشعین کا نہیں۔ دریا بادی صاحب کے ترجمہ میں خشوع رکھنے والوں، کہا گیا ہے۔ اس میں خاشعین کی لفظ سے جو واقف نہ ہو تو اس کے لیے ترجمہ ہی نہیں کیا گیا ہے۔ یہ تمام نقائص آخری ترجمہ میں دور کر دیئے گئے ہیں۔

۱۲۔ ﴿...وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (بقرہ ۴۷)

مولانا فرمان علی صاحب:

ہم نے تم کو سارے جہاں کے لوگوں سے بڑھادیا۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

تمہیں دنیا جہاں والوں پر فضیلت دی۔

مولانا علی نقی صاحب:

میں نے تمہیں تمام غلایق سے زیادہ عطا کیا۔

تشریح:

یہ بنی اسرائیل سے خطاب ہے۔ پہلے دونوں ترجموں میں ﴿فَضَّلْنَاكُمْ﴾ کو فضیلت سے مشتق قرار دیا ہے۔ حالانکہ بنی اسرائیل کا تمام اقوام سے افضل ہونا قرآن کی دوسری آیتوں کے خلاف ہے۔ حقیقت میں ﴿فَضَّلْنَاكُمْ﴾ فضل بمعنی زیادتی عطا سے مشتق ہے۔ جس کا تیسرے ترجمہ میں تحفظ کیا گیا ہے۔

۱۳۔ ﴿وَإِذْ نَجَّيْنَاكَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكَ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكَ وَيَسْلَوْنَ كُتُبَكَ﴾ (بقرہ ۴۹)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمہیں (تمہارے بزرگوں) قوم فرعون (کے بچے) سے چھڑایا جو تمہیں بڑے بڑے دکھ دے کے ستاتے تھے۔ تمہارے لڑکوں پر تو چھری پھیرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کے لئے) زندہ رہنے دیتے تھے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی تھی۔ جو تمہارے اوپر بڑا عذاب توڑ رہے تھے۔ تمہارے لڑکوں کا قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور اس وقت جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے چھٹکارا دیا جو تمہیں بری طرح تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کا حلال کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھ لیتے تھے۔

تشریح:

پہلے ترجمہ میں بریکٹ کے الفاظ کی زیادتی ترجمہ کے حدود سے تجاوز کر گئی ہے۔ دوسرے ترجمہ میں زندہ رہنے دیتے تھے۔ کسی مصیبت کا پتہ نہیں دیتا۔ اس کمی کو پہلے ترجمہ میں بریکٹ کے الفاظ (لہنی خدمت کے لیے) سے پورا کیا گیا تھا۔ رہنے دیتے تھے "میں یہ بھی نقص ہے کہ" دیتے، کی لفظ وہاں صحیح ہے جو دوسرے پر کوئی کرم مقصود ہو۔ آخری ترجمہ میں رکھ لیتے تھے، کی لفظ اختصار کے ساتھ محاورہ کے اندر اس نقص کو دور کر دیتی ہے۔

۱۳۔ ﴿...فَأَخَذَتْكُمْ الصَّبَإُ عَقَّةً...﴾ (بقرہ/۵۵)

مولانا فرمان علی صاحب:

اس پر تمہیں بجلی نے لے ڈالا۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اس پر تم کو آلیا کڑک نے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اس پر تمہیں بجلی نے گرفت میں لے لیا۔ اس ترجمہ کی فصاحت نمایاں ہے۔

۱۴۔ ﴿...فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ...﴾ (بقرہ/۶۲)

مولانا فرمان علی صاحب:

بے شک مسلمانوں اور یہودیوں اور نصرانیوں اور لادہ ہوں میں سے جو کوئی خدا اور آخرت پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتا رہے تو انہیں کے لیے ان کا اجر و ثواب ان کے خدا کے پاس ہے اور نہ (قیامت میں) ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا۔ نہ وہ رنجیدہ دل ہوں گے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور انصاری اور صابی (غرض) جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سو

ان (سب) کے لیے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے اور نہ کوئی اندیشہ ان کے لئے ہے اور نہ وہ کوئی غم کریں گے۔

مولانا علی نقی صاحب:

یقیناً جو مسلمان ہی ہوں اور جو پہلے یہودی، عیسائی اور صابی تھے جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر واقعی ایمان رکھے اور نیک عمل کرے تو ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے اور ان کے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ رنج میں مبتلا ہوں گے۔

تشریح:

پہلے ترجموں سے خیال ہوتا ہے۔ کہ نجات مسلمانوں سے مخصوص نہیں ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ تیسرے ترجمہ میں اس کا تحفظ کیا گیا ہے۔

۱۵۔ ﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ...﴾ (بقرہ ۸۹/۹۰)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی اور وہ اس (کتاب) کو ریت (کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے اور اس سے پہلے) اس کی امید پر کافروں پر فتیاب ہونے کی دعائیں مانگتے تھے پس جب ان کے پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آگئی تو لگے انکار کرنے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ کے پاس سے پہنچ گئی تصدیق کرنے والی اس کے جو ان کے پاس (پہلے سے) موجود ہے اور اس سے قبل یہ (خود ہی) کافروں سے بیان کیا کرتے تھے پھر جب ان کے پاس وہ آگیا جس کو خوب پہچانتے تھے تو اسی سے کفر کر بیٹھے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف کی وہ کتاب آئی جو ان کے پاس والی (کتاب) کی تصدیق کرنے والی ہے تو باوجودیکہ اس کے پہلے یہ لوگ خود کافروں کے سامنے اس کتاب کی پیش گوئی کر کے اپنی فتح و ظفر کا اعلان کرتے رہتے تھے۔ اب جسے وہ پہلے سے جانتے تھے۔ جب ان کے پاس آئی تو یہ خود اس کے منکر ہو گئے۔

تشریح

پہلے ترجمہ میں کتاب اور تصدیق کرنے والی معطوف اور معطوف علیہ کے طور پر لایا گیا ہے جو غلط ہے۔ دوسرے میں ”ایک کتاب“ کی لفظ سے ابہام پیدا کر دیا ہے۔ حالانکہ توصیف کے لیے ”ایسی“ کی لفظ کی ضرورت ہے جس سے ایک طرح کی تعین ہو جاتی ہے۔ ﴿يَسْتَفْتِحُونَ﴾ کے معنی ”بیان کیا کرتے تھے“ فتح کے معنی پر مشتمل نہیں ہیں جسے لفظ ﴿يَسْتَفْتِحُونَ﴾ متضمن ہے۔ حالیہ ترجمہ میں یہ سب نقائص دور کر دیئے گئے ہیں۔

۱۶۔ ﴿وَلْتَجِدْنَهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاتِهِمْ مِنَ الَّذِينَ أُشْرَكُوا يَوْمَذَٰلِكَ أَخَذُوا مِنْهُمْ تَوْبَعْمُرَ ٱلْفَسَقِينَ وَمَا هُمْ بِمُزَحِّزِينَ مِنَ ٱلْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ...﴾ (بقرہ ۹۶/۹۷)

مولانا فرمان علی صاحب:

تم ان (نہی) کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاگے اور مشرکوں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ کاش اس کو ہزار برس کی عمر دی جاتی حالانکہ اگر اتنی طولانی عمر بھی دی جاوے تو وہ (خدا کے) عذاب سے چھٹکارا دینے والی نہیں۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

آپ انھیں زندگی پر حریص سب لوگوں سے بڑھ کر پائیں گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی بڑھ کر ان میں سے ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ ہزار ہزار برس کی عمر پاوے حالانکہ اگر اتنی عمر وہ پا بھی جائے تو یہ (امر) اسے عذاب سے تو نہیں بچا سکتا۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور ایک خاص (بائش و نشاط) زندگی کی لالچ ان میں سب سے یہاں تک کہ
مشرکین سے بھی زیادہ پاؤ گے ان میں کا ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار برس کی
عمر ملتی حالانکہ اس عمر کا ملنا بھی اسے عذاب الہی سے نہیں بچا سکتا۔

تشریح:

پہلے ترجمہ میں ﴿مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا﴾ کو بعد کے فقرہ سے متعلق کر دیا ہے، جو غلط ہے ”زندگی“ کی
لفظ دونوں پہلے ترجموں میں اس طرح لائی گئی ہے کہ توین معنی پیدا نہیں ہوتے۔

۱۔ ﴿مَا نُنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلَهَا...﴾ (بقرہ ۱۰۶)
مولانا فرمان علی صاحب:

(اے رسول ﷺ) ہم جب کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا (تمہارے ذہن
سے) مٹا دیتے ہیں۔ تو اس سے بہتر یا ویسی ہی (اور) نازل بھی کر دیتے ہیں۔
مولانا عبد الماجد صاحب:

ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ تو کوئی اس سے بہتر ہی
یا مثل اس کے لے آتے ہیں۔
مولانا علی نقی صاحب:

جس آیت کو ہم منسوخ کرتے ہیں یا بھول جانے دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس
کے مثل دوسری ہم پیش کر دیتے ہیں۔

تشریح

پہلا ترجمہ بریکٹ کے الفاظ تمہارے ذہن سے کی وجہ سے عقائد حقہ کے مخالف ہو گیا ہے۔ صحیح یہ ہے
کہ رسول ﷺ کے شایان شان یہ نہیں ہے کہ وہ آیات الہیہ کو بھول جائیں۔ دوسرے ترجمہ میں یہ پہلو
نمایا نہیں ہے مگر بھلا دینا جبر کا پتہ دیتا ہے۔ یعنی اقوام کو انبیاء کے تعلیمات بھلا دینے کا ذمہ دار اللہ
کو قرار دیتا ہے۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ تیسرے ترجمہ میں ان سب باتوں کا تحفظ ہے۔ یہاں بھولنا خود
ان قوموں کا عمل قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کی طرف سے انتہائی کہ وہ اس کے خلاف جبر اپنا صرف نہیں کرتا کہ

زبردستی انھیں بھولنے سے مانع ہو۔ تمسکاً کا یہ ترجمہ اسی طرح درست ہے جس طرح یضلل من یشاء کا یہ ترجمہ کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہو جانے دیتا ہے جو عقیدہ حق کے مطابق ہے۔

۱۸۔ ﴿وَاللّٰهُ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَوَجَّهَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (بقرہ/۱۱۵)
مولانا فرمان علی صاحب:

ساری زمین خدا ہی کی ہے (کیا) پورب (کیا) سمجھم پس جہاں کہیں (قبلہ کی طرف) رخ کرو وہیں خدا کا سامنا ہے۔ بے شک وہ بڑی گنجائش والا اور خوب واقف ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور اللہ ہی کا ہے مشرق (بھی) اور مغرب (بھی) سو تم ہر کو بھی منہ پھیرو اللہ ہی کی ذات ہے۔ اللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے۔
مولانا علی نقی صاحب:

اور اللہ کے مشرق اور مغرب دونوں ہی ہیں تو ہر رخ کرو، اللہ کی مرضی مل سکتی ہے۔ یقیناً اللہ وسعت والا بڑا علم رکھنے والا ہے۔

تشریح:

پہلے ترجمہ میں بریکٹ میں (قبلہ کی طرف) کہہ کر سمت کو محدود بنا دیا گیا ہے جو اصل مضمون آیت کے خلاف ہے۔ اللہ کا سامنا اور اللہ کی ذات سے جو ان دونوں ترجمہ میں ہے "اللہ کی مرضی زیادہ مناسب ترجمہ ہے جس معنی سے خالصتہ لوجہ اللہ کا محاورہ ہے۔

۱۹۔ ﴿وَلَا تَسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيْمِ﴾ (بقرہ/۱۱۹)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور دو زنجیوں کے بارے میں تم سے کچھ نہ پوچھا جاوے گا۔ مولانا عبد الماجد صاحب: "اور آپ سے اہل دوزخ کی بابت کچھ بھی پوچھ نہ ہوگی۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور دوزخ جانے والوں کی جواب دہی تم پر نہیں ہے اس ترجمہ سے مفہوم غالباً زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔

۲۰۔ ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ...﴾ (بقرہ/۱۲۸)
مولانا فرمان علی صاحب:

اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا فرمانبردار ہو۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنادے اور ہماری نسل سے ایک فرمانبردار امت پیدا کر
مولانا علی نقی صاحب:

پروردگار! اور یہ عرض ہے کہ ہم دونوں کو اپنی بارگاہ میں ”مسلم“ قرار دے اور ہماری نسل میں سے بھی ایک امت قرار دے جو تیری بارگاہ میں ”مسلم“ ہو۔

تشریح

قرآن کی دوسری آیتوں میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلم کی لفظ ابراہیمؑ نے اس وقت کے لیے بطور نام کے قرار دیا ہے لہذا اس کا ترجمہ وصفی طور پر کر دینا اس کی اسکی حیثیت کو ختم کر دیتا ہے۔ ہاں تفسیری نوٹ کے طور پر ”مسلم“ کے معنی ظاہر کر دیے جائیں تو بہتر ہے۔

۲۱۔ ﴿أَمْ تَشْكُرُونَ إِنْ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ قُلْ أَغْلَبُ أَمْ اللَّهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَثُرَ شَهَادَةُ عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾ (بقرہ/۱۴۰)

مولانا فرمان علی صاحب:

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب و اولاد یعقوب سے کے سب یہودی یا نصرانی تھے (اے رسول ﷺ ان سے) پوچھو تو کہ تم زیادہ واقف ہو یا خدا اور اس

سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جس کے پاس خدا کی طرف سے گواہی (موجود) ہو (کہ وہ یہودی تھے) اور پھر وہ چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور اسحقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد (یعقوب) یہودی یا نصرانی تھے؟ آپ کیسے تم واقف تر ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس شہادت کو چھپائے جو اس کے پاس اللہ کے ہاں سے پہنچ چکی ہے۔ ورنہ اللہ ہمارے کرتوتوں سے بے خبر تو ہے نہیں۔

مولانا علی نقی صاحب:

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اسمعیلؑ، اسحقؑ، یعقوبؑ اور اسباط یہودی یا عیسائی تھے؟ ان سے کہنا چاہیے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا کہ جو کسی گواہی کو جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ہے پوشیدہ کرے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

تشریح

پہلے ترجمہ میں یعقوبؑ کا ذکر اڑا دیا گیا ہے اس کے علاوہ خدا کی طرف سے گواہی کے بعد بریکٹ میں یہ لکھ کر (کہ وہ یہودی تھے) مطلب ہی الٹا کر دیا۔ اللہ کی گواہی تو یہ ہے کہ وہ یہودی اور نصرانی کوئی بھی نہ تھے بلکہ حنیف مسلم تھے۔ دوسرے ترجمہ کے آخر میں تمہارے کرتوتوں کے بجائے ”ہمارے“ کر دیا گیا ہے۔ تیسرا ترجمہ ان سب غلطیوں سے بری ہے۔

جعفر حسین عفی اللہ عنہ

ادارہ علمیہ (پاکستان) لاہور۔

کچھ قضیہ شہید انسانیت کے متعلق

ہر قوم و ملت کے دانشوروں اور علماء کے درمیان ہر زمانہ میں فکری اختلاف موجود رہا ہے اور رہے گا۔ یہ اختلاف فکری درحقیقت فطری اختلاف ہے۔ ان کا انکار فطرت کا انکار ہے۔ البتہ کچھ مفاد پرست عناصر ان سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ دیگر ادیان کو چھوڑ کر صرف دین اسلام میں سب سے نہیں بلکہ سیکڑوں کی تعداد میں فرقوں کا وجود اور ایک دوسرے سے نفرت و فتادی تکفیر اس کی بہترین دلیل ہے۔

برصغیر میں برادران اہل سنت کے داخلی فرقوں کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ البتہ اہم ترین فرقوں کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنے کے لیے متعدد کتب تحریر کی جا چکی ہیں۔ جن میں سے ایک کتاب ”ادیان باطلہ اور صراط مستقیم“ ہے۔ جس میں ہر فرقے کے خلاف لکھی جانے والی کتب کی فہرست بھی کسی حد تک موجود ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ان میں سے ہر فرقہ دوسرے کو باطل ہی سمجھتا ہے۔

اسی طرح شیعیان برصغیر کے حوالہ سے بھی کچھ تلخ حقائق موجود ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ اصولیت اور اخباریت کا ٹکراؤ تھا۔ یعنی جب آیت اللہ العظمیٰ سید ولد ار علی غفران مآب کہ جو ابتدا میں اخباری تھے، لیکن جب نجف و کربلاء جا کر آیت اللہ العظمیٰ استاد کل آقاوی وحید بھبھانی و آیت اللہ العظمیٰ سید مہدی بحر العلوم وغیرہ سے درس حاصل کیا تو واپس آکر اخباریت کے رد میں کام شروع کیا تو علامہ میرزا محمد اخباری مقتول اور آقاوی ولد ار علی غفران مآب کے شاگردوں نے ایک دوسرے کے خلاف خوب لکھا اور یہ سلسلہ سالوں تک جاری رہا۔

پھر خواجہ عابد حسین سہارنپوری مرحوم نے کتاب ”یا علی مدد“ اور رسالہ ”انذار التاؤدین“ تحریر فرمایا تو دوسری طرف اصلاح الرسوم کے مصنف جناب مرتضیٰ جوہرپوری مرحوم نے ایک زمانہ تک ان کے خلاف خوب لکھا اور یہ اختلاف بھی سال ہا سال باقی رہا۔ اور طرفین کے افراد نے دسیوں کتب تحریر کیں۔

اور جب حیدر آباد دکن سے بحث مساوات چلی تو سالوں تک ملت اس میں مصروف رہی اور شیعہ دانشور ایک دوسرے کے خلاف لکھتے رہے آقاوی غلام حسین صدرا العلماء مرحوم قائل نظریہ مساوات اور علامہ لقاء علی حیدری مرحوم و علامہ اعجاز حسین صدیقی مرحوم وغیرہ نے اس نظریہ کی ڈٹ کر مخالفت کی۔

کتاب شہید انسانیت

۱۳۶۱ھ۔ ق۔ میں واقعہ کربلاء کو رو نما ہوئے پورے ۱۳۰۰ سال گزر رہے تھے، سید العلماء و دیگر علماء نے ارادہ کیا کہ سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی کی مناسبت سے ایک بین الاقوامی طرزِ نظر کی ایسی کتاب تحریر کی جائے جس میں دنیا انسانیت کا ہر فرد اس کو پڑھ کر امام حسین کو انسانیت کا نجات دہندہ قبول کرنے پر مجبور ہو جائے، اس منصوبے کی پایہ تکمیل کے لیے کافی نشستوں کے بعد یہ طے ہوا کہ خود بانی تحریک یعنی سید العلماء سید علی نقی نقن صاحب ہی اولاً ایک جامع کتاب تحریر کریں، پھر اسے تصویبِ رای کے لیے دیگر اعلام کے پاس بھیجی جائے، اور بزرگان کی حتمی نظر کے بعد اس کی عام طباعت کی جائے، اس حوالہ سے نقن صاحب مرحوم نے ۱۲ صفحات پر مشتمل وزیری سائز میں ایک کتاب تحریر فرمائی جو ایک دباچہ تین حصوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل تھی۔ جس کا اجمالی خاکہ یہ ہے

دیباچہ: واقعہ کربلاء کا اجمالی خاکہ

حصہ اول: شہید کربلاء کا تعارف (۵ ابواب پر مشتمل)

حصہ دوم: واقعات کربلاء کے اسباب و تفصیلات (۷ ابواب پر مشتمل)

حصہ سوم: واقعہ کربلاء کے نتائج (۱۰ ابواب پر مشتمل)

خاتمہ کتاب: عالم اسلام کو اصلاح عمل اور اتباع اسوہ حسینی کی دعوت۔

اس کتاب کی محدود اشاعت کر کے اس اعلان کے ساتھ اسے اہل قلم تک پہنچا دیا گیا۔

اعلان (مخصوص اڈیٹوریل بورڈ کے افراد اور منتخب اہل قلم کے لیے)

لیکن جو حالات شہید انسانیت کی طباعت کے بعد شیعوں میں رونما ہوئے۔ یہ تو ایک لمبی داستان ہے جسے ہم شہید انسانیت کی رد و اثبات میں لکھی جانیں والی تمام تحریرات کو یک جا پیش کرتے وقت تحریر کریں گے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ کتاب ”شہید انسانیت“ کی پہلی محدود اشاعت کے بعد ایسے قیامت خیز منظر دیکھنے میں آئے کہ برصغیر کی تاریخ میں شیعوں کے ایسے داخلی نزاعت آج تک چشم فلک نے نہ دیکھے ہوں گے۔

سردست ان اختلافات کے خاتمہ کے لیے جو مختلف تدابیر بزرگان تشیع نے پیش کی تھیں۔ انہیں یہاں پیش کرنا چاہتے ہیں، اس سلسلہ میں ہم یہاں پر اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے خود سید العلماء

اور دیگر اعلام نے جو کچھ لکھا ہے وہی کافی و شافی ہے۔ سر دست اس جگہ پر جناب جعفر شیرانی آف حیدرآباد کن کی مرتب کردہ کتاب اظہار حق سے چند بیانات جو خود سید العلماء اور علامہ سید کلاب حسین لکھنوی نے کی قلم سے تحریر ہوئے پیش کئے جاتے ہیں۔

لہذا قارئین ان مطالب کا وقت سے مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ بیان بصیرت افروز

جناب عمدة العلماء مولانا مولوی سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ^(۱)

شیعہ کانفرس میں کیا ہوا

ایک لابی چوڑی داستان ہے جو میں زبان قلم سے انصاف پسند ناظرین کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ بڑے بڑے صاحبان دولت، ارکان حکومت، شیعہ کانفرس کے کرتادھرتا اور بعض علماء اور ان کے زر خرید اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد میری بیحد مخالفت کریں گے مجھ کو ہر قسم سے ضرر پہنچانے کی کوشش کریں گے، مجھ کو جھوٹا کہیں گے۔ اپنے اقوال سے پلٹیں گے۔ افعال سے مکریں گے۔ شیعہ کانفرس کے جلسے میں مجھ سے بعض اخبارات کے نمائندوں نے دریافت کیا تھا وہ کون سی سیاست ہے جس کے نہ جاننے کا تم نے اس جلسہ میں اقرار کیا تھا۔ تو میرا جواب ہے کہ وہ وہی سیاست ہے جو میں نہیں جانتا۔

میرے والد نے شیعہ کانفرس کی بنیاد رکھی۔ تمام علماء نے مدد کی پہلے صدارت علماء سے مخصوص تھی تو کانفرس دن ڈوئی رات چوگنی ترقی کرتی رہی بڑی شورش کے بعد صدارت میں تعین ہوئی پہلے تو یہ صورت ہوئی کہ صدارت کے واسطے انتخاب تو علماء ہی کا ہو مگر وہ جس کو چاہیں اپنی طرف سے نائب کر دیں چند دن

۱۔ عمدة العلماء علامہ سید کلب حسین عرف کبیر صاحب ولد قزوۃ العلماء سید آقا حسن شعبان ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۲ء لکھنوی پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف روانہ ہوئے۔ وہاں سے واپس آ کے تبلیغ دین اور اتحاد بین المسلمین کو اپنا شعار بنایا۔ لکھنؤ جیسے علمی و ادبی ماحول میں خطابت کے میدان میں اپنی اور بیگانوں سے علم و ادب کا لوہا منوایا۔ بالآخر ۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء بمطابق جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ دار فانی سے دار بقاء کی طرف سفر کیا۔ آپ کے جنازہ میں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جنازہ کے ساتھ ماتمی دستے ماتم کرتے جا رہے تھے۔ تدفین کے بعد بعض لوگ آپ کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک محفوظ کیا۔ (رجوع کریں: مطلع انوار، ص ۳۳۳-۳۳۶)۔

یہ آڑ باقی رہی آخر میں یہ پردہ بھی اٹھ گیا اور دولت مند ڈپوڑھیاں ڈھونڈی گئیں۔ ہاں! ایک مرتبہ جناب صفی مرحوم کو بھی صدارت مل گئی۔

چند دن تو ان حالات میں بھی علماء اعلام مرحومین کانفرس کے ساتھ رہے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ تمام وہ علماء جو بائیان کانفرس میں تھے الگ ہو گئے۔ ارباب کانفرس جانتے تھے کہ علماء کی علیحدگی کے بعد کانفرس بے روح ہو جائے گی۔ لہذا مجلس نظارت شرعی کے نام سے دیگر علماء کی ایک جماعت قائم کی، مگر ارکان مجلس نظارت کو بہت جلد محسوس ہو گیا کہ یہ صرف ڈھونگ ہے حقیقت کچھ نہیں۔ لہذا یہ سب حضرات بھی کانفرس سے دست بردار ہو گئے کانفرس کی حالت بد سے بدتر ہو گئی۔ ڈھول تو بہت پیٹے جائیں مگر اس میں شک نہیں کہ شیعہ کانفرس وہ مردہ تھا جس کی ہر سال برسی ہوتی تھی۔ مگر بقدر واجب جنازہ اٹھانے والے بھی کہیں دستیاب نہ ہوتے تھے۔

صرف جناب ”خان بہادر سید کلب عباس“ صاحب جنرل سکریٹری شیعہ کانفرس باین امید ہے کہ شاید کوئی خداس فقیر کسی جڑی بوٹی کے ذریعہ سے اس مردہ کو زندہ کر دے کانفرس کی لاش اپنے کاندھوں پر لادے لادے شہروں شہروں پھر رہے تھے۔ آخر آج سے دو ڈھائی سال قبل جانسٹھ کے جلسہ میں سر ”سلطان احمد“ صاحب بالقابہ کی صدارت نے کچھ جان ڈالی، جن کے متعلق اب کی سال کے جلسے میں تائید صدارت کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمادیا کہ آج تک جتنے صدر آئے سب نے محض تین دن صدارت کی اس کے بعد اپنے گھر کی صدارت فرماتے رہے۔

اس جلسے سے پہلے پھر علماء کو دعوت شرکت دی گئی میرے سوا تمام وہ علماء جو شیعہ کانفرس کے دعوت نامہ کو قابل جواب سمجھے ان سب حضرات نے اپنی شرکت کی شرط قیام مجلس نظارت قرار دی جانسٹھ کے جلسہ میں تو مجلس نظارت کی بنیاد نہ پڑی، مگر سال گذشتہ الہ آباد کے جلسہ میں مجلس نظارت کارزولیوش پاس ہوا، جس کے ذریعہ سے ایک مجلس نظارت کا انتخاب محض تین سال کے واسطے کیا جائے حلقہ انتخاب تمام ہندوستان پر شامل ہو۔

ووٹس کی نامزدگی سکریٹری صاحب شیعہ کانفرس کے اختیار میں ہو۔ بمبئی میں کانفرس کو دعوت دی گئی اور سکریٹری صاحب کی طرف سے دو ٹنگ کے واسطے کاغذ جاری ہوئے مگر خدا بھلا کرے ان حضرات کا جنہوں نے صرف سکریٹری صاحب شیعہ کانفرس کو بدنام کرنے کے واسطے ایسی کوشش کی کہ بمبئی میں کانفرس نہ ہو اور اس کے بعد فوراً لکھنؤ میں دعوت دے دی گئی کیوں اور کس لیے لوگ تو بہت کچھ کہتے ہیں

خدا جزائے خیر دے ہربائی نس آف رام پور کو جن کی سوجھ بوجھ اور عزم مستحکم کی بدولت یہ تمام اسکیم تیار و نکلے ہو گئی۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب بمبئی میں کانفرس ملتوی ہوئی تو مجلس نظارت کا انتخاب بھی ملتوی ہوا اور جب لکھنؤ میں کانفرس کا جلسہ قریب آگیا تو ۱۹ اگست کو مجلس نظارت کے انتخاب کے واسطے جلسہ ہوا۔ میرا تو یہ مطالبہ تھا ہی نہیں مگر بعض حضرات نے رزولوشن منظور کردہ اجلاس الہ آباد پر غور کر کے اس کو بالکل ناقابل اطمینان قرار دیا اور مجھ سے فرمائش کی کہ تم ۱۹ / اگست کے جلسہ میں تحریک انواء پیش کرو کہ ہم جلسہ عام میں پہلے رزولوشن کی ترمیم کرالیں تو پھر مجلس نظارت کا انتخاب کر دیا جائے۔

میرا کیا بتا بگڑتا تھا۔ جلسہ ہوا میں نے تحریک کی اور حضرات نے تائید کی اور انتخاب ملتوی ہو گیا۔ چند دن کے بعد رزولوشن کی ترمیم کا مسودہ مجھے دیا گیا جو میں نے اپنے اور جناب مولانا میرن صاحب قبلہ کے دستخط سے سکریٹری صاحب سبجکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا اور دیکھ لیا کہ نمبر ۳۶ میں منسلک ہے۔

درمیان کی باتیں تو بہت کچھ ہیں مگر اس سلسلہ کو ختم کر دوں تو مناسب ہے ۱۵ اگست رات کے وقت جو سب جگت کمیٹی ہوئی اس کے درمیان ہی سے میں اٹھ کر باہر چلا آیا تھا۔ صبح کو مجھے معلوم ہوا کہ صدر محترم نے بعض علماء کی منظوری سے مجلس نظارت کی ترمیم کے رزولوشن کا سال آئندہ کے واسطے ملتوی کر دیا اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ اب یہ ترمیم آخر عمر کانفرس تک کبھی کسی اجلاس میں نہ آئے گی۔ کیونکہ جن علماء کا یہ مطالبہ تھا جب وہ مجلس نظارت شریعہ بننے سے پہلے ہی جلسوں میں شرکت کیسی بلکہ کانفرس کے لکھنؤ میں دعوت دینے والے اور جان و روح سے کوشاں اور منہمک ہو چکے تو اب ارکان کانفرس کو کیا پڑی ہے کہ وہ مجلس نظارت کی ڈکٹیٹری قائم کریں ہم تو کہیں گے کہ یہ صرف صدر محترم کی عظمت بلکہ اقبال تھا کہ شرط شرکت سے دست برداری اختیار کر لی گئی یہ سیاست مجھ کو نہیں آتی۔

بہر حال دعوت کانفرس منظور ہوئی اور استقبالیہ کمیٹی ادھر ادھر جمع کر کے، ملکی استقبالیہ کمیٹی کے ارکان بھی چن لیے گئے، صورت انتخاب کیا تھی اس کی تصریح میرے قلم سے مناسب نہیں۔

”زر راز می کشد“ اعلیٰ حضرت کے اثر کا موقع تھا کہ روپیہ سمٹ کے آنے لگا اس مفلسی کے عالم میں جب کہ سیکڑوں بچے ہوائیں فاقوں مر رہے تھے۔ ہزاروں روپیہ محض پروپیگنڈہ اعلان اشتہار سجادت میں صرف کر دیا گیا۔ ہر جگہ کے جلسہ میں قاعدہ یہ تھا کہ جس شہر میں دعوت دی جاتی تھی محض وہیں سے

استقبالیہ کا چندہ جمع کیا جاتا تھا اور بیرون جات میں جو ٹکٹ بکتے تھے وہ رقم صدر دفتر کو جاتی تھی مگر اب کی سال بیرون جات سے استقبالیہ کا چندہ لے کر صدر دفتر کی رقم پر چھاپا ملا گیا۔ شاید اس امید پر کہ انشاء اللہ رام پور کے خزانہ سے ہر رقم پوری ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ارکان مجلس استقبالیہ نے بڑی زحمت و مشقت اور بڑی جانفشانی سے چندہ جمع کیا تمام انتظامات کئے استقبالیہ کے ممبروں کی تعداد بڑھائی یہاں تک کہ بعض علماء نے وہ کام کئے جس کی ان سے امید نہ تھی مگر ایک میں نا فہم تھا کہ جب مجلس انتظامیہ نے اپنی رکنیت میں منتخب کیا تو میں نے سکریٹری صاحب مجلس استقبالیہ کی خدمت میں استعفیٰ روانہ کر دیا کہ میں اپنے امراض و اسقام و مصائب میں مبتلا ہوں کوئی خدمت نہیں کر سکتا لہذا مجھ کو انتظامیہ و استقبالیہ دونوں کی ممبری سے معاف فرمایا جائے۔

میں ممنون ہوں کہ جناب ”مولوی سید محمد سعید صاحب“ اور ”جناب راجہ صاحب مٹھوارہ“ اور ”جناب قیصر حسین صاحب ایڈووکیٹ“ نے فقیر خانہ تشریف لا کے استعفیٰ واپس لینے کی خواہش کی۔ میں نے غور مزید میں یہ بھی عرض کیا کہ میں سیاسیات میں دخل دینا مناسب نہیں جانتا اور قوم کی تباہی کا وہی دن ہو گا جب یہ سیاسیات میں قدم رکھے گی۔

مجھ کو یاد نہیں کہ اس کے بعد یا اسی دن ”مولوی سعید صاحب“ نے یہ ارشاد فرمایا کہ صدر منتخب نے وعدہ فرمایا ہے کہ خطبہ صدارت کے علاوہ اور کوئی سیاسی تحریک جلسہ میں نہ آئے گی اور پریس کانفرس نے کچھ اسی سے ملتا جلتا مجلس استقبالیہ کے ارکان کا بیان بھی شائع کیا۔ اس بیان سے مطمئن ہو کر میں نے استقبالیہ کا کوئی کام لکھنؤ میں تو نہیں کیا مگر بیرون نجات میں جہاں گیا وہاں کے مومنین کو دعوت شرکت دیتا رہا۔

”نواب سید قیصر حسین صاحب ایڈووکیٹ“ نے مجھ سے ایک اپیل میں دستخط کرنے کی خواہش کی اور میں نے عرض کر کے عذر کیا کہ اور حضرات سے پہلے لکھوا لیا جائے۔ چند دن کے بعد جب اکثر علماء کے دستخط اس اپیل پر موجود تھے مجھ سے دوبارہ دستخط کی خواہش کی گئی اور میں نے دستخط کر دئے مگر صرف اس اطمینان پر کہ کوئی سیاسی تحریک نہ آئے گی۔

صلح کی کوشش میں کیا ہوا؟

سب سے پہلے میں یہ بھی کہتا چلوں کہ قوم نے بالاتفاق اعلیٰ حضرت ہنرہائیں آف رام پور اقبالہ العالیٰ کو آل انڈیا شیعہ کانفرس کا صدر منتخب کیا اعلیٰ حضرت نے منظوری صدارت میں یہ شرط قرار دی کہ شیعہوں کی تمام جماعتیں متفق ہو کر شیعہ کانفرس میں شرکت کریں اس اعلان سے مومنین کی ہمت افزائی ہوئی اور اعلیٰ حضرت کو جلسوں اور اخبارات موریوں اور ذاتی خطوط کے ذریعہ سے توجہ دلائی گئی کہ سب سے بڑی نزاع جس نے شہروں قصبوں دیہاتوں بلکہ ہر گھر میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔

”شہید انسانیت“ کی نزاع ہے۔ مولانا علی نقی صاحب (جن کے متعلق بعض حضرات کا یہ عہد ہے کہ جس مقام پر وہ ہوں گے یہ حضرت شرکت نہ کریں گے۔) ان کو بھی کانفرس کی طرف سے دعوت نامہ بھیجا جائے۔

۱۹ اگست کو کانفرس کی مرکزی کمیٹی کا جلسہ ہوا اور اس میں بھی یہ سوال اٹھایا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی رونگت صادر فرمائی کہ مجلس استقبالیہ کو اختیار ہے کہ وہ مولانا سید علی نقی صاحب کے نام دعوت نامہ جاری کرے یا نہ کرے لیکن اگر مولانا سید علی نقی صاحب نکلے لے کر آل انڈیا شیعہ کانفرس کے جلسے میں آجائیں تو کسی بھی قانون سے ان کو روکا نہیں جاسکتا اور فرمایا کہ اس معاملے کو میرے سپرد کر دیا جائے میں طے کر دوں گا۔

مرکزی کمیٹی کا جلسہ برخاست ہونے کے بعد یہ بہ ایماء اعلیٰ حضرت دام اجلالہ جنرل سکریٹری شیعہ کانفرس ”خان بہادر سید کلب عباس صاحب“ نے صلح کی کوشش شروع کی اور ”مولوی... صاحب“ وغیرہ کی طرف سے ایک مسودہ سکریٹری صاحب کو دیا گیا کہ اگر ”مولوی علی نقی صاحب“ اس مسودے پر دستخط کر دیں تو پھر کوئی نزاع باقی نہ رہے گی۔

مجھ کو نہ یہ خبر تھی کہ مرکزی کمیٹی میں کیا ہوا اور نہ یہ خبر تھی کہ صلح کی گفتگو شروع ہوئی ہے۔ ۱۹ اگست ۵ بجے سہ پہر کو جناب ”سید علی ظہیر صاحب“ وزیر اتر پردیش کی کوٹھی پر عصرانہ تھا۔ جس میں مجھ کو بھی دعوت دی گئی تھی جب میں اس عصرانہ میں گیا تو اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم فوراً واپس جاؤ

کیونکہ میں نے ”کلب عباس صاحب“ کو ایک صلح کا فارمولا دیکر تمہارے یہاں بھیجا ہے کہ تم کو لے کر مولوی علی نقی کے یہاں جائیں اور صلح کی کوشش کریں۔

جناب ”قیصر حسین صاحب“ ایڈوکیٹ نے اس فارمولے کی نقل بھی مجھ کو دکھائی۔ جناب ”مولوی... صاحب“، جناب ”مولوی... صاحب“، ”جناب مولوی... صاحب“ وغیرہ بھی عصرانہ میں موجود تھے۔ میں نے وہ فارمولا دیکھ کر کہا کہ اس کو ”مولوی علی نقی صاحب“ منظور نہ کریں گے۔ مگر اعلیٰ حضرت کے حکم کے مطابق فوراً مکان آیا معلوم ہوا کہ جناب سکریٹری صاحب اور جناب ”صدر الاسلام صاحب“ اور ”جناب وصی الحسن صاحب زیدی“ اور ”جناب کلب مصطفیٰ صاحب“ بہت دیر ہوئی مجھ کو تلاش کرتے ہوئے آئے تھے مگر جب میں نہ ملا تو ”مولوی علی نقی صاحب“ کے یہاں چلے گئے چونکہ بہت دیر ہو چکی تھی، اس وجہ سے میں نے علی نقی صاحب کے یہاں جانا مناسب نہیں سمجھا مگر میں رات تک منتظر رہا کہ شاید سیکریٹری صاحب واپس تشریف لائیں تو مجھ کو کچھ حال معلوم ہو (جناب عم محترم خان بہادر سید کلب عباس صاحب ہمیشہ فقیر خانے ہی پر قیام فرماتے ہیں) مگر جب موصوف تشریف نہ لائے تو میں سو رہا صبح کو معلوم ہوا کہ سکریٹری صاحب ۵ بجے صبح کی گاڑی سے رائے بریلی گئے مگر میرے نام تحریر چھوڑ گئے ہیں جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

میں ۳ بجے پہرے ساڑھے گیارہ بجے شب تک صلح کی کوشش کرتا رہا۔ پہلے مسودے ”مولوی علی نقی صاحب“ نے منظور نہ کیا اور کچھ الفاظ کا تغیر و تبدل کیا مگر اس کو ”مولوی... صاحب“ وغیرہ نے منظور نہ کیا اور بعض الفاظ کم کر کے ایک مسودہ بنایا اس کو ”مولوی علی نقی صاحب“ نے منظور نہ کیا۔ اب میں جا رہا ہوں اور میں نے اعلیٰ حضرت سے آپ کے متعلق عرض کر دیا ہے کہ آپ اسی کام کے تکمیل میں کوشش کریں گے۔

لہذا دونوں مسودوں کو پیش رکھ کے کوئی فارمولا منظور کرنے کی کوشش کیجئے۔ ”مولوی... صاحب“ کی طرف سے دونوں فارمولے مذکورہ بالا تحریر کے ساتھ منسلک تھے۔ صبح کو خود ”مولوی علی نقی صاحب“ میرے پاس تشریف لائے اور تمام تذکروں کے بعد وہ مسودہ دیا جو موصوف نے اپنی طرف سے پیش کیا تھا۔

۱۲ بجے دن کو اعلیٰ حضرت کے طلب فرمانے پر سرکار کی خدمت میں گیا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا تم اس صلح میں کوشش کرو میں نے عرض کیا کہ ”جناب... صاحب“ قبلہ کی شرکت ضروری ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت نے موٹر بھیج کر ”مولوی... صاحب“ اور ”... صاحب“ کو طلب فرمایا اور دونوں حضرات کے ساتھ

جناب ”مولوی... صاحب“، ”جناب مولوی... صاحب“، ”جناب مولوی... صاحب“، ”جناب مولوی... صاحب“ تشریف لائے اور اعلیٰ حضرت اور راجہ صاحب پیرپور کی موجودگی میں تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ ”خان بہادر نواب مہدی حسن“ قبلہ سے خواہش کی گئی کہ وہ ایک مسودہ تحریر کریں جو فریقین کے لیے قابل منظوری ہو سکے۔

تقریباً گھنٹے کے بحث و مباحثہ اور کئی وزیادتی کے بعد ”جناب خان بہادر صاحب“ کے تحریر کردہ دو مسودے منظور ہوئے۔ ایک وہ جس پر مذکورہ بالا تمام حضرات دستخط کر کے یہ اعلان کریں کہ جو تحریر ”مولوی علی نقی صاحب“ نے دیدی اس کے بعد کوئی نزاع ہم لوگوں کو ”مولوی علی نقی صاحب“ سے باقی نہ رہی جس کے بعد سب حضرات کی رائے ہوئی کہ میں اور ”خان بہادر نواب“ ”مولوی مہدی حسن صاحب“ قبلہ ان تحریروں کو لے کر ”مولوی علی نقی صاحب“ کے پاس جائیں اور ان سے منظوری حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں خان بہادر صاحب نے ہرچند عذر کیا، لیکن اعلیٰ حضرت نے کوئی عذر مسموع نہیں فرمایا اور ارشاد کیا کہ پندرہ برس کے بعد آپ سے یہ دینی کام لے رہا ہوں اسے آپ کو منظور کرنا ہوگا جس کے بعد خان بہادر صاحب نے منظور کیا لیکن یہ شرط کر لی تھی کہ اگر ان تحریروں میں کوئی ایسی ترمیم از ”جناب علی نقی صاحب“ پیش کی گئی جسے قابل غور سمجھوں گا تو اسے آپ حضرات کی طرف سے منظور تو نہیں کروں گا لیکن آپ سب حضرات کی خدمت میں پیش ضرور کروں گا۔ میں اور جناب خان بہادر صاحب مسودہ لے کر ”مولوی علی نقی صاحب“ کے یہاں گئے۔

دیر تک گفتگو ہونے کے بعد ”مولوی علی نقی صاحب“ نے کل منظور کر کے محض ایک لفظ (بیان) کے اضافہ کی خان بہادر صاحب سے اجازت حاصل کی اور اس لفظ کے اضافہ کے ساتھ اپنے قلم سے پوری عبارت مسودے کی لکھ کر دستخط کر دے۔ ”مولوی علی نقی صاحب“ کی مذکورہ بالا تحریر لے کر میں اور ”خان بہادر صاحب“ ”مولوی... صاحب“ کے دولت کدہ پر گئے۔ ”مولوی... صاحب“ نے مع لفظ اضافہ شدہ تحریر کو منظور کر لیا مگر اور حضرات نے انکار کر دیا اور پھر مولوی... صاحب نے بھی انکار فرمادیا۔ ہم لوگ پھر ”مولوی علی نقی صاحب“ کے پاس آئے اور ”مولوی علی نقی صاحب“ نے ”خان بہادر صاحب“ کی ذاتی منظوری کی بنا پر لفظ (بیان کاٹ کر لفظ موافقت) کا اضافہ کیا اور جناب خان بہادر صاحب سے یہ فرمایا کہ میں نے آپ کی فرمائش کے مطابق اس مسودے پر دستخط کر دے۔ اب مجھے امید ہے کہ اگر اس مسودے کو بھی ”مولوی... صاحب“ وغیرہ نے منظور نہ کیا تو آپ میری تائید کریں گے اضافہ شدہ

لفظ نے میری نظر میں ”مولوی... صاحب“ وغیرہ کے مقصود کی مکمل ترجمانی کرنی تھی۔ لہذا جناب خان بہادر صاحب نے تو اس لفظ کو فوراً منظور کر لیا مگر میں نے ”مولوی علی نقی صاحب“ کو توجہ دلائی کہ یہ اضافہ شدہ لفظ وہ حضرات تو ممکن ہے منظور کر لیں اگر آپ خود اس لفظ پر غور کر لیں کہ آپ کے واسطے مناسب ہے یا نہیں۔

مولانا نے جواب دیا کہ جب میں مصالحت پر تیار ہی ہوں تو اس پر نظر ثانی کی ضرورت نہیں سمجھتا رات بہت زائد گزر چکی تھی لہذا میں اور ”خان بہادر صاحب“ مکان واپس آ گئے۔ صبح ۸ بجے میں خان بہادر صاحب کی خدمت میں گیا تو فرمایا کہ ”محسن نواب صاحب“ شب ہی کو تشریف لائے تھے اور مسودے کو مع اس اضافہ کے پسند فرمایا (لیکن مزید غور اور مشورے پر قطعی رائے کو محول کیا ہے۔) اب صبح کو میں اور حضرات سے بھی مل لوں گا۔

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے خان بہادر صاحب فقیر خانہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس لفظ کا اضافہ ان حضرات کو منظور نہیں اس کے بعد میں اور خان بہادر صاحب تقریباً سب سے پہلے کو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ”مولوی... صاحب“، ”مولوی... صاحب“ اور ”نواب... صاحب“ پہلے سے تشریف فرما تھے اور جناب راجہ صاحب پیر پور بھی تھوڑی دیر تشریف فرما ہے اعلیٰ حضرت کے روئے مبارک سے کچھ آثار برہمی نمایاں ہو رہے تھے، بعض دیگر حضرات سے گفتگو کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت نے بہت بے اعتنائی کے انداز میں مجھ سے ارشاد فرمایا کہ آخر علی نقی صاحب نے انکار کر دیا تا؟

میں نے عرض کی کہ ”سرکار علی نقی صاحب“ نے تو انکار نہیں فرمایا بلکہ یہ حضرات جو سرکار کی خدمت میں حاضر ہیں۔ (مولوی... صاحب اور مولوی... صاحب) ان حضرات نے انکار فرمایا کُل حالات خان بہادر سے دریافت کر لیجئے۔ اعلیٰ حضرت میری عرض پر بے حد متعجب ہوئے اور جناب خان بہادر صاحب نے مفصل حالات بیان کئے جس کے بعد اعلیٰ حضرت نے وہ مسودہ جس پر مولوی علی نقی صاحب نے دستخط کئے تھے ملاحظہ فرمایا اور اضافہ شدہ لفظ پر خاص توجہ مبذول کی مولوی... صاحب کی طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اس لفظ سے آپ حضرات کے مفہوم میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔

مولوی... صاحب نے کہا کہ اعلیٰ حضرت یہ طے ہوا تھا کہ اب اس تحریر میں کسی لفظ کا اضافہ نہ ہو گا سرکار نے ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے میں نے سیکڑوں مقدموں میں صلح کرائی ہے ہائی کورٹ چیف کورٹ... غرض جب بھی کسی مقام پر کوئی صلح ہوتی ہے تو ہر فریق کو بڑھانے گھٹانے کا اختیار ہوتا ہے، مگر

دیکھنا یہ ہے کہ مطلب بدلنے نہ پائے ”مولوی... صاحب“ نے فرمایا کہ جی نہیں اس لفظ سے بڑا فرق ہو گیا مگر اعلیٰ حضرت کے بار بار اصرار کے بعد بھی ”مولوی... صاحب“ اور ”مولوی... صاحب“ نے کوئی فرق پیش نہ فرمایا صرف یہ جواب دیا کہ سرکار اگر فرق نہ تھا تو مولوی علی نقی صاحب نے یہ لفظ بڑھائی کیوں؟

آخر میں ”مولوی... صاحب“ نے فرمایا کہ اگر ”مولوی علی نقی صاحب“ نے ایک لفظ کا اضافہ فرمایا تو ایک لفظ کا اضافہ میں بھی کروں۔ موافقت کی لفظ کے بعد وغیرہ بڑھا دیا جائے ”مولوی... صاحب“ کے ارشاد کی نسبت اعلیٰ حضرت نے ”جناب خان بہادر صاحب“ سے ارشاد فرمایا کہ آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو مولوی علی نقی صاحب کو اس لفظ پر عذر نہ ہونا چاہئے اور میں نے اعلیٰ حضرت کو مطمئن کر دیا کہ مولوی علی نقی صاحب ضرور منظور کر لیں گے۔

جس پر اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مولوی علی نقی صاحب کی طرف سے اس لفظ کو میں منظور کرتا ہوں۔ اس کے بعد مولوی... صاحب نے ٹیلیفون کے ذریعہ سے مولوی... صاحب سے استمراج کیا اور یہ جواب ملا کہ چونکہ مولوی... صاحب (ناسازی مزاج کی وجہ سے) یہاں نہیں آسکتے اور اس مسئلہ میں دیگر حضرات سے استصواب کی بھی ضرورت ہے۔

جنہوں نے شہید انسانیت کے خلاف دستخط کئے ہیں لہذا آج ۶ بجے شام کو ان حضرات کو مدعو کر کے بعد استصواب جواب دیا جائے گا جس کو سن کر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ بہتر ہے لیکن میں بھی اس جلسہ میں شریک ہوں گا۔ اور مجھ سے اور خان بہادر صاحب سے بھی باصرار فرمایا کہ آپ حضرات بھی شریک ہوں خان بہادر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی شرکت کی اس بنا پر مخالفت کی کہ اس بات کا قوی احتمال ہے کہ بلا مطلب کے عام افراد بھی وہاں آجائیں۔ جو اعلیٰ حضرت کے پریشانی کا باعث ہوں جس کی تائید ”مولوی محسن نواب صاحب“ نے بھی کی جناب خان صاحب نے فرمایا کہ سرکار بہتر یہ ہے کہ یہ معاملہ اس وقت ملتوی کر دیا جائے کا نفرنس کے بعد تفسیر کرایا جائے۔

اعلیٰ حضرت نے صاف انکار فرما دیا کہ میں ہر روز یہاں نہیں آسکتا نہ مہلت ہے کہ ان جھگڑوں میں مزید وقت ضائع کروں۔ مختصر یہ کہ اعلیٰ حضرت دوبارہ بڑی دیر تک ”مولوی... صاحب“ اور ”مولوی... صاحب“ سے گفتگو فرماتے رہے اثناء کلام میں ”مولوی... صاحب“ نے فرمایا کہ اب دلوں میں صفائی کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی صلح ہو سکتی ہے۔ بعض مرتبہ اعلیٰ حضرت کو بہت سی باتیں ناگوار بھی ہوئیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی مذہبی نزاع نہیں ہے صرف ذاتیات ہیں۔

آخر میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اچھا بہتر ہے میں اس کمیٹی میں نہ آؤں گا۔ مگر مشورہ اس حد تک محدود رہے گا کہ جو لفظ مولوی... صاحب نے اضافہ کی ہے اس کے اضافہ کے بعد صلح منظور ہے یا نہیں مولوی... صاحب نے وعدہ کیا کہ آج شب ہی کو خان بہادر صاحب کو اور حقیر کو مشورہ کے نتیجہ سے مطلع کر دیں گے۔ مذکورہ بالا کمیٹی ہوئی یا نہیں اس کا مجھ کو علم نہیں۔ آٹھ بجے رات کو میں نے ایک بزرگ کو بھیج کر جواب کا مطالبہ کیا۔ تو جواب ملا کہ صبح کو ”مولوی... صاحب“ فقیر خانہ پر تشریف لا کے جواب سنائیں گے مگر اس وقت تک کوئی جواب نہیں ملا البتہ اکثر معتبر حضرات سے بطور خبر یہ معلوم ہوا کہ جلسہ میں شب کو بہت کم حضرات تشریف لائے اس لیے یہ طے ہوا کہ جب تک دیگر حضرات شریک نہ ہوں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔


ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جب پہلا مسودہ دیا گیا تو کسی سے مشورے کی کوئی شرط نہ تھی جب دوسرا مسودہ دیا گیا تو کوئی شرط نہ تھی اور جب تیسرا مسودہ دیا گیا تو اسکے ساتھ وہ مسودہ بھی لکھ لیا گیا تو مولوی علی نقی صاحب دستخط کے بعد مولوی... صاحب وغیرہ کی طرف سے لکھا جائے گا۔ اس وقت بھی مشورے کی کوئی شرط نہ تھی۔ البتہ جب اعلیٰ حضرت نے فیصلہ کر دیا کہ لفظ موافقت بڑھنے سے مطلب میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ فیصلہ فرما دیا کہ صرف ایک لفظ یعنی وغیرہ کا اضافہ اور ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ فرما دیا کہ جو کچھ تصفیہ کرنا ہو قبل کا نفرنس کر لیا جائے بعد کو میں وقت نہیں دے سکتا۔ تو اب یہ عذر پیش ہوا کہ سب کے مشورے کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

سوال ہوتا ہے کہ کیا شہید انسانیت کو دیکھ کر جو جذبات خلاف مولف برا بیختہ ہوئے تھے کیا وہ ذاتی تھے یا مشورہ کے بعد ہوئے تھے۔ جواب ان مخالفتوں کو ختم کرنے کے واسطے مشورہ کی ضرورت ہے۔ ایمان کا معاملہ انفرادی ہوا کرتا ہے جمہوریت اور مشورہ کا تو اس میں کبھی کوئی دخل ہی نہیں رکھا گیا۔ بہر حال میں نے دوسرے دن اعلیٰ حضرت سے بالکل تخلیہ کا وقت حاصل کیا۔ اور اپنی کچھ خواہشیں اس معاملہ کے واسطے پیش کیں اور اعلیٰ حضرت نے انہیں میں سے دو منظور کیں۔ مگر وہ کیا تھیں اس کی تفصیل عرض کرنا مناسب نہیں...

مختصر یہ کہ میں نے اپنی بے وقوفی سے سرکار کو مطمئن کر دیا کہ مولوی علی نقی صاحب کسی جلسے میں نہ آئیں گے اور یہ کہ سرکار جلسوں کے بعد ایک بیان اس موضوع پر شائع کریں گے۔ جو بیان قومی آواز میں شائع ہوا ہے یہ وہی ہے جس کا مجھ سے وعدہ تھا یا کچھ اور ہے اس کے متعلق بھی کچھ نہیں کہہ سکتا مگر میرے مذکورہ بالا تمام بیانات کو پڑھ کر از خود سمجھ سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا بیان کیا ہونا چاہئے تھا۔


اعلیٰ حضرت کے اس بیان میں علماء کو دعوت دی گئی ہے کہ رام پور آکر اس معاملے کو طے کر لیں مگر میری بادب عرض ہے کہ مجھ کو اس معاملہ میں دخل دینے سے معاف فرمایا جائے میں اب اس قابل نہیں ہوں کہ کسی معاملہ میں دخل دے سکوں۔

شیعہ کانفرنس کے کھلے جلسوں میں اور کیا ہوا۔ سب جگہ کمیٹیوں میں کیا کیا ہوا سب کے متعلق خاموشی ہی بہتر ہے۔ (اس بیان میں جہاں تک میری شرکت کا اور میرے متعلق ذکر ہے وہ صحیح ہے۔)
خان بہادر مولوی، محمد مہدی حسن رضوی

صلح کا پہلا مسودہ جو مولوی محمد سعید صاحب وغیرہ کی طرف دیا گیا
کتاب شہید انسانیت چونکہ  الاقوامی حیثیت سے لکھی گئی تھی اس لیے اس میں موافقین اور مخالفین دونوں کی روایات آگئی ہیں جس کی وجہ سے بعض چیزیں مسلمات و عقائد شیعہ کے موافق نہیں ہیں۔ اس لیے نہ تو یہ سند میں شیعوں کے خلاف پیش کی جاسکتی ہیں نہ وہ میرے ذاتی عقائد ہیں۔
صلح کا دوسرا مسودہ

جو خان بہادر صاحب نے دیا اور سب حضرات نے اور مولوی علی نقی صاحب نے منظور کر کے صرف ایک لفظ بیان کا اضافہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہید انسانیت اور بعض دیگر مضامین چونکہ بین الاقوامی حیثیت سے لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں غیر شیعہ افراد کے بیانات و روایات و عقائد بھی درج کر دئے گئے ہیں اور عقائد و مسلمات شیعہ کی جو خود میرے بھی ذاتی عقائد و مسلمات ہیں (بیان  موافقت) کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے اور جب کہ وہ شخصی طور پر ایک شیعہ عالم ہونے کی حیثیت سے نہیں لکھے گئے ہیں۔ تو ان کو بطور سند کبھی فرقہ شیعہ کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

والسلام

نقل و مستحفظ

علی نقی النقی عفی عنہ

۱۶ / ذی القعدہ ۱۳۷۰ء^(۱)

۲۔ سید العلماء کے بیانات کتاب ”شہید انسانیت“ کے متعلق

یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ کی تجویز شدہ کتاب کی تکمیل اہل قلم وادرباب نظر کو توجہ دانی (سرفراز لکھنؤ، مورخہ ۵ / اکتوبر ۱۹۴۲ء) خدا کا شکر ہے کہ سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ کے سلسلہ ہمیں جتنی تجویزیں بنیادی حیثیت سے ملے پائی تھیں وہ سب اپنی اپنی حد میں پایہ تکمیل پہنچیں۔ ایک تجویز تھی تمام ملک میں مسلسل بین الاقوامی حسینی جلسوں کا ہونا۔ افراد قوم اور اہل ملک کے انہماک اور توجہ سے یہ تجویز جس حیرت انگیز اور نتیجہ خیز طریقہ پر عمل میں آئی وہ دیکھنے والوں کی نگاہوں میں اور اخباروں کے صفحاتوں پر کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔

دوسری تجویز دارالاسکالر حسینی کی تشکیل تھی۔ اس دارالاسکالر کا افتتاح بھی ہو گیا اور ایک معتد بہ ذخیرہ کتاب اور تصاویر کا فراہم ہوا اور برادر فراہم ہو رہا ہے۔ ایک تجویز جو اپنی نوعیت اور افادیت میں سب سے اہم تھی وہ ایک مکمل اور جامع کتاب کی اشاعت تھی جس میں واقعہ کربلا کے اسباب، حالات اور نتائج پر اس طرح تبصرہ کیا جائے کہ ہر مذہب و ملت کا انسان اس سے فائدہ اٹھا سکے اس کے لیے بہت سے اہل قلم کو دعوت دی گئی تھی اور ملے پایا تھا کہ ان تمام حضرات کے نتائج قلمی کو سامنے رکھ کر اس کتاب کی تکمیل کی جائے۔

تین برس کی مسلسل محنت اور جانفشانی کے بعد شکر ہے کہ یہ کتاب مکمل ہو گئی ہے اس میں تراوی (۸۳) اہل قلم کے قلمی نتائج اور دماغی کاوشیں شریک ہیں اور (۷۱۲) صفحات کی ضخامت پر کتاب ختم ہوئی۔ کاغذ ملنے کی بے انتہاد شواہد اور گراں ہاریوں کے ساتھ آئندہ مکمل اور وسیع اشاعت کے لیے سرمایہ کو محفوظ رکھنے کے واسطے اس ضخیم کتاب کی چھ روپیہ قیمت رکھ دی گئی ہے اور چونکہ یہ کتاب ابھی مختتم اور قطعی حیثیت سے شائع نہیں کی گئی ہے اس لیے زیادہ تعداد میں نہیں طبع کی گئی ہے اور جو حضرت جلد طلب نہ فرمائیں گے بہت ممکن ہے کہ انہیں پھر آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔ اصل مقصد اس پہلے ایڈیشن کی طباعت کا استصواب اور دریافت آراء ہے۔

اس لیے تمام اہل قلم اور ادرباب نظر سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ فرما کر آزادی کے ساتھ جو کچھ ان کے خیالات انتقادات یا اعتراضات ہوں انہیں تحریر فرما کر ناظم ادارہ مرکزی اور ناظم شعبہ تصنیف کے نام ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ کے اختتام تک روانہ فرمائیں اس لیے کہ آئندہ محرم ۱۳۶۳ھ سے وصول شدہ آراء و انتقادات کی روشنی میں انشاء اللہ کتاب پر نظر ثانی اور دوسری بار طباعت کے لیے از سر نو ترتیب کا

کام شروع ہو جائے گا۔ لہذا اپنی زرین رائے سے اس کے قبل مطلع فرما کر صدی کے اس اہم کارنامہ تاریخی کی تکمیل میں حصہ لیں۔

کتاب ”شہید انسانیت“ کے کسی ایک لفظ کے بھی باقی رکھے جانے پر مجھے اصرار نہیں۔

(سرفراز لکھنؤ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء) مدیر محترم اخبار سرفراز دہم مجد کم تسلیم۔ سرفراز کی ایک قریبی اشاعت میں آپ کا افتتاحیہ جو شہید انسانیت کے متعلق اظہار رائے پر مشتمل ہے سے گذرا ہمیں اس کے پہلے خود اصل کتاب کے صفحہ ۲ پر اور پھر کتاب کی طباعت مکمل ہونے کے بعد اخبار سرفراز میں اپنے سب سے پہلے اعلان میں اس کو واضح کر چکا ہو کہ یادگار حسینی کی تجویز شدہ کتاب کا یہ ابتدائی خاکہ ہے جو بغرض استصواب و اظہار آراء طبع ہوا ہے اور یہ کہ تمام انتقادات اعتراضات اور مشوروں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایڈیٹوریل بورڈ کی جانب سے اس کتاب کی آخری تکمیل و ترتیب کا فیصلہ ہو گا۔

نیز اس کے بعد ادارہ کی جانب سے کارکن ادارہ جناب قیس رضوی کے بیان میں بھی اس کی تشریح کی جا چکی ہے مگر آپ کے اس افتتاحیہ کے بعض الفاظ سے یہ انداز ہوتا ہے کہ شاید یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ میں اپنے اس سابقہ اعلان پر قائم نہیں ہوں اس لیے میں اس تحریر کے ذریعہ سے آپ کو اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ کتاب پر نظر ثانی کے متعلق سابقہ اعلانات اپنی جگہ پر برقرار ہیں جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب کوئی میری ذاتی تصنیف یا تالیف نہیں ہے۔

اس لیے اس کے کسی ایک لفظ کے متعلق بھی باقی رکھے جانے پر اصرار کی مجھے کوئی وجہ نہیں ہے یہ تو ”پنچائی ادارہ کی کتاب ہے۔“ اس لیے کسی اعتراض کے متعلق میری انفرادی رائے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر کوئی اعتراض مجھے تسلیم نہ بھ ہو لیکن ایڈیٹوریل بورڈ کے ارکان اسے قابل لحاظ سمجھ کر کوئی تبدیلی کرنا چاہیں تو اس میں بھی عذر نہیں ہو سکتا۔

اب تک ایڈیٹوریل کام شروع ہو جاتا لیکن چونکہ ایک کتاب کا اعلان ہو چکا ہے جس میں مزید اعتراضات شائع ہوں گے اس لیے اس کتاب کی اشاعت کا انتظار اصولاً ضروری ہو گیا۔ تمام اعتراضات کے سامنے آنے کے بعد یقیناً پھر اس کام میں کوئی تعوق نہ ہوگی امید ہے کہ آپ کو میری اس تحریر کے بعد کوئی تشویش باقی نہ رہے گی۔

والسلام
علی نقی النقی عفی عنہ
یکم ربیع الاول ۱۴۶۳ھ

ایک غلط فہمی کا دفعہ

(شہید انسانیت کے خلاف ۱۹ علماء کے فتاویٰ دیکھنے کے بعد منشور شائع ہوا) ”شہید انسانیت“ کے متعلق ایک مطبوعہ اشتہار شائع ہوا ہے جس میں چند اہل علم کی طرف سے اس کا اعلان ضروری سمجھا گیا ہے کہ وہ اس کتاب کو ”شیعوں کی کتاب“ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ اعلان بالکل بلا ضرورت ہے۔ اس لیے کہ یہ کتاب بہ حیثیت ”شیعوں کی کتاب“ کے پیش ہی نہیں کی گئی ہے۔

وہ ایک ایسے ادارہ کی جانب سے شائع ہوئی ہے جس کے ارکان اور عہدہ داران اور ایڈیٹوریل بورڈ ہر شعبہ میں غیر شیعہ بلکہ غیر مسلم افراد بھی داخل ہیں ابھی تو وہ اصل تجویز شدہ کتاب کا ابتدائی خاکہ ہے جو بغرض استصواب و اظہار آراء طبع ہوا ہے۔ لیکن اگر ایڈیٹوریل بورڈ کے اجتماعی فیصلہ کے بعد وہ قطعی طور پر بھی پیش ہو تب بھی یہ سمجھنا درست نہ ہو گا کہ وہ کسی فرقہ کی مذہبی کتاب ہے اور نہ اسے فرقہ وارانہ اختلافی مسائل میں کسی فرقہ کے خلاف جہت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

رہ گیا یہ امر کہ اس کی کوئی عبارت مسلمات فرقہ شیعہ کے منافی ہے اور اس سے اساس مذہب شیعہ کو نقصان و مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس کا صحیح فیصلہ آسانی سے ہو جاتا اگر وہ بزرگ شخصیتیں اس وقت موجود ہوتیں جو نہ صرف اپنی عمر بلکہ علم و بصیرت اور تدین کے لحاظ سے بھی اس بحث میں حکم بننے کی صلاحیت رکھتی تھیں، مگر افسوس کہ وہ دنیا سے اٹھ چکی ہیں اس لیے ہر ایک صاحب علم اور واعظ اور فاکر کو موقع ہے کہ وہ ”فقہیہ“ اور ”عالم“ کے لقب کو اختیار کر کے حسب منشاء فتوے صادر کرے۔ ﴿إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ﴾۔

معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کتاب کوئی میری ذاتی اور شخصی تصنیف نہیں ہے جس میں میں خود ترمیم و تبدیل کروں یا کسی تبدیلی کا وعدہ کر لوں بلکہ اب اعتراضات پر غور کرنے اور ان کے مطابق کسی فیصلہ کرنے کا اختیار صرف ادارہ یا دار گار حسینی کے ایڈیٹوریل بورڈ کو ہے جس کا کام ان مزید اعتراضات کے انتظار میں رکھا ہوا ہے جن کی اشاعت کا ایک کتاب کی صورت میں اعلان ہوا ہے۔ یہ خیال کہ میں نے کسی اعتراض

یا اعتراضات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی بنا پر کتاب کی ترمیم کا وعدہ کیا تھا اور اس سلسلہ میں کسی بیان کا مسودہ لکھا تھا بالکل غلط ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی

علی نقی النقی

کیم ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

میں نہ ذاتی طور پر اور نہ بحیثیت ناظم ادارہ یادگار حسینی تشنگی امام کا منکر ہوں

(سرفراز لکھنؤ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۴۵ء) جناب ایڈیٹر صاحب اخبار سرفراز دام مجد کم تسلیم۔ آپ کے اخبار کی تازہ اشاعت میں آپ کا نوٹ دیکھ کر اس امر کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ میں ذاتی طور پر یا بحیثیت ناظم ادارہ یادگار حسینی کسی طور پر بھی معاذ اللہ تشنگی حضرت سید الشہداء علیہ السلام کا منکر ہوں نہ شہید انسانیت میں کسی جگہ تشنگی امام حسین علیہ السلام کا انکار کیا گیا ہے۔ بلکہ تمام کتاب میں کم از کم ۳۲ جگہ امام علیہ السلام، اصحاب امام علیہم السلام یا اطفا امام علیہم السلام کی پیاس کا تذکرہ ہے۔ یہ ایک بالکل غلط پروپیگنڈا ہے جو میرے خلاف کیا جا رہا ہے جس سے مقصود صرف عوام کو میرے خلاف برا بیچتہ کرنا ہے اور کچھ نہیں یہ بھی غلط ہے کہ کوئی رسالہ اس سلسلہ میں میری تصنیف سے شائع ہوا ہے نہ ایسے کسی رسالہ یا مضمون کو جس میں تشنگی کا انکار ہو میں پسند کرتا ہوں۔

والسلام

علی نقی النقی عفی عنہ

۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

تشنگی امام علیہ السلام کے متعلق سید العلماء مولانا علی نقی صاحب سے صرف ایک سوال

(از جناب نواب حاجی احسان علی خان صاحب آف مالیر کوئٹہ) صدر پنجاب شیعہ کانفرنس و کنوینشن محاذ حسینی لکھنؤ) (سرفراز مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء) جناب نے اپنے بیان شائع شدہ سرفراز مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۶۴ء میں ارشاد فرمایا: ”میں تشنگی امام حسین علیہ السلام کا منکر نہیں ہوں۔“ حالانکہ آپ نے خود کتاب ”شہید انسانیت“ میں صفحہ ۴۱۸ اور صفحہ ۴۴۹ میں ساتویں یا آٹھویں شب کے متعلق حضرت ابو الفضل علیہ السلام اور جناب نافع بن ہلال کے متعلق یہ تحریر کیا ہے کہ یہ حضرات بیس سوار اور تیس پیادے ہمراہ لے کر پانی لینے گئے اور دشمن کی فوج کو شکست ہوئی اور پانی خیام حسینی میں پہنچا دیا گیا۔

اسی طرح صفحہ ۳۳۳ پر اور صفحہ ۳۷۶ پر جناب بریر اور جناب عبدالرحمن کے مطابق روایت کا ایک جزو یہ بھی ذکر کیا ہے کہ امام علیہ السلام صبح عاشور غسل فرمایا۔ اب یہ ارشاد ہو کہ آپ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی تین دن کی بھوک اور پیاس کے قائل ہیں۔

یا صرف چند گھنٹہ کی پیاس جس کا غسل کے بعد بھی امکان ہے یہ بھی ارشاد کہ آپ محض تشنگی کے قائل ہیں یا بھوک کے بھی آپ قائل ہیں یہ بھی فرمائیے کہ آپ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ بچے بھوک پیاس سے تڑپتے رہیں اور امام غسل کر لیں۔ قوم کو جناب کے بیان کا سخت انتظار ہے۔

تشنگی کے متعلق مزید تشریح

(سرفراز مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۵ء) یہ جواب سوال عالی جناب نواب حاجی احسان علی خان صاحب آف مالیر کوئلہ تحریر ہے کہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی تین دن کی بھوک اور پیاس کا قائل ہوں جیسا کہ شہید انسانیت میں بھی متعدد مقامات پر اس کی تصریح موجود ہے۔ جس روایت کا جناب نے حوالہ دیا ہے وہ چونکہ اس کے پہلے برابر علماء و مورخین درج کرتے آئے تھے اس لیے بہ موقع استصواب درج کتاب کی گئی۔ بے شک میں امام علیہ السلام کے صبر و شہادت کو عاجزانہ و مجبورانہ نہیں بلکہ کامل اقتدار نہ اختیار کے ساتھ سمجھتا ہوں اور امام علیہ السلام کے افعال کو اس سے بلند سمجھتا ہوں کہ معاذ اللہ ہاں کے جواز و عدم جواز کے متعلق کوئی فتویٰ صادر کیا جائے۔ انکار تشنگی کے متعلق کسی رسالہ کی تصنیف و اشاعت سے انکار کے متعلق جو بیان پہلے دے چکا ہوں اس پر قائم ہوں۔ باور کرنے نہ کرنے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔

والسلام
علی نقی النقی عفی عنہ
۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

مزید وضاحت کی استدعاء^(۱)

جناب سید العلماء مدظلہ السلام علیکم۔

اخبار سرفراز کے ذریعہ تشنگی عاشور کے متعلق میں نے حضور کی خدمت میں جو سوال پیش کیا تھا اس کے چار اجزاء تھے:

۱۔ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب بھی جناب کے نزدیک تین دن کے بھوکے پیاسے تھے یا نہیں؟ جناب نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ ”امام حسین علیہ السلام تین دن کے بھوکے پیاسے تھے۔“ براہ کرم میرے سوال کے دوسرے جزو کا جواب بھی مرحمت ہو کہ اصحاب و اطفال بھی تین دن کے بھوکے پیاسے تھے یا نہیں؟

۲۔ یہ روایت صحیح ہے یا نہیں کہ ساتویں آٹھویں شب کو خیام حسین علیہ السلام میں پانی پہنچ گیا تھا؟ اس کو جواب مرحمت نہیں ہوا۔

۳۔ صبح عاشور عبد الرحمن بن عبد ربیعہ اور بریر کے مزاج المؤمنین کی روایت تو بعض جگہ مل جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ غسل امام کا کہیں تذکرہ نہیں لہذا یہ تصریح ارشاد ہو کہ وہ کون سی کتابیں ہیں جن میں اس روایت کا ایک جزو غسل امام بھی ہے۔

۴۔ کیا یہ جائز ہے کہ سب بچے بھوک سے تڑپ رہے ہوں اور پانی غسل میں صرف کر دیا جائے۔ اس کا جواب جناب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ امام علیہ السلام کے بارے میں فتویٰ صادر نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے اس موقع پر عرض کرنا ہے کہ میرا مقصد معاذ اللہ ہر گز یہ نہیں کہ امام علیہ السلام کے بارے میں حضور فتویٰ صادر فرمائیں بلکہ یہ دریافت کرنا ہے کہ کیا یہ امر کسی عالم دین نے خصوصیات امام علیہ السلام میں لکھا ہے کہ بچوں کے پیاس سے جاں بلب ہونے کی حالت میں امام پانی کو غسل مستحب میں خرچ کر سکتے ہیں۔ اگر شریعت محمدی ﷺ کے احکام میں امام علیہ السلام کے لیے ایسا استثناء آیا ہو تو براہ کرم کتاب کا حوالہ مرحمت ہو۔

مجھے امید ہے کہ میرے سوال کے جو پہلو تشنہ جواب رہ گئے ہیں حضور والا ان کا جواب عنایت کر کے رہنمائی فرمائیں گے۔ فقط (بندہ علی)

(نواب) احسان علی خان (آف مالیر کوئٹہ صدر صوبہ پنجاب شیعہ کانفرس)

عالیجناب نواب احسان علی خان صاحب آف مالیر کوئٹہ کے سوالات کا جواب

(سرفراز مورخہ ۷ مارچ ۱۹۴۵ء) دام مجد کم السامی۔ سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب فرمائش سامی جواب

مطابق ترتیب سوالات درج ذیل ہے:

۱۔ اصحاب امام علیہ السلام کی وفاداری کا تقاضہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی تشنگی میں وہ شریک رہے ہوں اور اطفال امام علیہ السلام کا بھی تین دن شہداء تشنگی اٹھانا مسلم ہے۔

۲۔ سند کے اعتبار سے یہ مشکل دیگر روایات واقعہ کربلا کے ہے جن کے اعتبار کا دارودار صرف ان علماء کی جلالت قدر پر ہے جنہوں نے ان روایات کو درج کیا ہے۔

۳۔ عبد الرحمن ابن عبد ربیع اور ربیع کے مزاج المؤمنین کی روایت کے ملنے کا جن مقامات پر جناب نے تذکرہ فرمایا ہے۔ ان ہی میں آداب طہارت بجالانے کا تذکرہ ہے اور غسل کا تذکرہ اس سے علیحدہ متعدد کتب میں ہے۔ جیسے خصائص حسینیہ۔ بناء الاسلام اور مواضع حسنه وغیرہ لیکن اس کے ساتھ تشنگی امام علیہ السلام برابر مسلم رہی ہے۔

۴۔ جی ہاں۔ جناب فقیہ اجل شیخ جعفر تستری اعلی اللہ مقامہ (المتوفی ۱۳۰۳ھ) نے اس کو خصوصیات امام علیہ السلام میں ذکر فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب الخصائص مطبوعہ بمبئی کتاب العبادات البدنیہ، باب طہارت)

والسلام

علی نقی النقی عفی عنہ (۱۳۶۳ھ)

کتاب میں تبدیلیاں میں خود پیش کروں گا

سرفراز کی حالیہ اشاعت میں آپ نے شہید انسانیت کی مخالفت کے سلسلہ میں جو نام تحریر فرمائے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ تمام افراد اس فہرست میں آسکتے ہیں جو نظر ثانی کے موقع پر کتاب میں تبدیلیاں ہونے کے طرفدار ہوں۔ اس صورت میں میرا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جاسکتا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے جیسا کہ بار بار اعلان ہو چکا ہے کتاب کا یہ خاکہ بغرض مشورہ و استصواب ہی شائع ہوا تھا۔ اس کا بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ تمام اعتراضات ایڈیٹوریل بورڈ میں پیش کر دئے جائیں گے اور بورڈ کو ہر طرح کی ترمیم کا کامل اختیار ہو گا مگر بعض لوگ شاید اس سے یہ مطلب نکال رہے ہیں کہ میں صرف دوسروں کے اعتراضات رسمی طور پر پیش کر کے اپنی طرف سے کتاب کے ہر جز کو باقی رکھنے پر اصرار کروں گا اور اس بارے میں ضد و کد سے کام لوں گا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اعتراضات، انتقادات اور مشورے سے طلب

کرنے کا مقصد یہی تھا کہ میں خود ان تمام انتقادات اور مشوروں کی روشنی میں اس امر پر غور کروں کہ کتاب کے کون کون اجزاء باقی رکھے جائیں کون حذف کر دئے جائیں اور کن میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔

اس غرض سے اعتراضات طلب کئے گئے تھے اور اب بھی میری یہی خواہش ہے کہ مزید اعتراضات جو کچھ ہوں وہ ادارہ کو بھیج دئے جائیں۔ میں ہرگز ایڈیٹوریل بورڈ میں اس امر کی حمایت صحیح نہیں سمجھتا کہ پوری کتاب بصورت موجودہ قائم رہے اور یقیناً ایسی تبدیلیاں ہیں جنہیں میں خود ضروری سمجھتا ہوں اور انہیں ایڈیٹوریل بورڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔

کتاب ”شہید انسانیت“ سے قوم کو اختلاف ہونے کی وجہ سے جناب سید العلماءؒ نے اس کتاب کو واپس لے لیا۔ موصوف کا ایک اہم بیان

(سرفراز مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء) عالی جناب مہاراجکمار محمد امیر حیدر خان صاحب صدر یادگار حسینی نے ۲۴ مارچ ۱۹۴۵ء کو محمود آباد ہاؤس قیصر باغ سے حسب ذیل تحریر ایڈیٹر سرفراز کے پاس روانہ فرمائی ہے۔

مکرمی تسلیم۔ جناب مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ ناظم شعبہ تصنیف یادگار حسینی نے حسب ذیل تحریر کے ذریعہ سے کتاب ”شہید انسانیت“ کا مسودہ واپس لے لیا ہے۔ لہذا براہ مہربانی تحریر مذکور کو اخبار میں فوراً شائع فرما دیجئے۔

مخلص (دستخط مہاراجکمار)

محمد امیر حیدر خان صدر یادگار حسینی^(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسلیم۔ ادارہ یادگار حسینی کے بنیادی تجاویز میں سے ایک تجویز کی تکمیل میں میں نے ایک کتاب کا مسودہ شہید انسانیت کے نام سے مرتب کیا جو بغرض استحواب و دریافت آراء طبع کیا گیا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کی وجہ سے اس کتاب کی اشاعت رائے عامہ کے مطابق نہیں معلوم ہوتی اس لیے بہ نظر رفع اختلافات اس کتاب کو واپس لیتا ہوں۔

دستخط (سید العلماء علی نقی صاحب قبلہ مجتہد ناظم شعبہ تصنیف یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ)

جناب سید العلماء سے سوالات اور ان کے جوابات^(۱)

مسئلہ آب کے متعلق مثل دیگر امور کے مرتب کتاب شہید انسانیت سے درحقیقت اسی وقت تبادلہ خیالات کیا جا چکا تھا جبکہ یہ مسودہ کتاب تھوڑا تھوڑا کر کے نکل رہا تھا اور یہی وجہ ہے کہ جس طبقہ نے افہام و تفہیم اپنا شیوہ قرار دیا وہ ہمیشہ مطمئن رہا۔ آج بھی درحقیقت یہ سوالات و جوابات ایسے ہی حضرات کے لیے شائع کئے جا رہے ہیں جو نوعیت معاملہ کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ (سائل)

سوال نمبر ۱۱۔ کتاب شہید انسانیت جو من جناب ادارہ تحریری یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ جناب نے مرتب فرمائی تھی اور جس کا مسودہ بغرض استصواب رائے کتابی شکل میں شائع ہوا اور بعد میں بعض حالات کے ماتحت آپ نے اس کو واپس لے لیا ہے کیا آپ کے نزدیک ایسا نسخہ ہے کہ جس میں کسی ترمیم و تنسیخ اور تغیر و تبدل کی ضرورت نہیں؟ نیز کیا آپ اب اس کو بحسنہ اپنی ذاتی تالیف یا تصنیف قرار دینے پر تیار ہیں؟

الجواب:- کتاب مذکور بحیثیت ذاتی کتاب کے نہیں لکھی گئی تھی۔ ذاتی کتاب کی حیثیت سے شائع کرنے کے موقع پر یقیناً بہت سی تبدیلیاں اس کتاب میں ضروری ہیں۔ نیز بہ حالت موجودہ بھی بعض تبدیلیاں مناسب ہیں۔

سوال نمبر ۱۲۔ کتاب شہید انسانیت مذکور میں آپ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ صبح عاشور ان حضرات نے غسل مندوبی فرمایا۔ یہ واقعہ جناب نے اپنی طرف سے لکھ دیا ہے یا کتب سابقہ میں بھی اس کا ذکر موجود ہے اور اگر پچھلی کتابوں میں تذکرہ ہے تو ان میں سے چند کتب کے نام تحریر فرمائیے اور یہ بھی فرمائیے کہ حضرت کے غسل صبح عاشور کی روایت معتبر بھی ہے یا نہیں؟

الجواب:- غسل فرمانے کا تذکرہ شب عاشور یا صبح عاشور متعدد کتب میں ہے جیسے خصائص حسینیہ، بناء الاسلام، مواعظ حسنہ، وغیرہ لیکن خصوصیت سے صبح عاشور کو غسل کا ذکر عربی میں تاریخ ابن کثیر اردو میں شہید اعظم اور انگریزی میں بھی بعض تواریخ میں موجود ہے پھر بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ اس روایت کو معتبر سمجھا جائے جبکہ اکثر کتب غسل کی روایت سے خالی ہیں۔

سوال نمبر ۳۰: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے قبضہ میں پانی ہو اور آپ اس سے غسل فرمائیں اور نہ خود نوش فرمائیں نہ اصحاب و عزا کو پلائیں؟

الجواب: اگر یہ حیثیت فعل امام ایسا ثابت ہو جائے تو کسی اعتراض کا حق نہیں ہے مگر اصل روایت مستند طریقہ پر ثابت نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳۱: اگر سوال نمبر ۲ کے ماتحت آپ صبح عاشور غسل امام حسین علیہ السلام کی روایت کو معتبر نہیں سمجھتے ہیں تو پھر ارشاد ہو کہ استصواب رائے کے موقع پر اس روایت کے درج کرنے سے آپ کا کیا مقصود تھا؟

الجواب: چونکہ متعدد کتب میں یہ روایت موجود ہے اور بعض علماء نے بہ نظریہ ظاہر فرمایا ہے کہ وہ منافی تشکیکی نہیں ہے بلکہ امام علیہ السلام کی نظر میں عبادت کی اہمیت اس سے ثابت ہوتی ہے اس لیے بہ مواقع استصواب اسے درج کیا گیا تاکہ تبادلہ خیالات کے بعد اگر طے پا جائے کہ وہ روایت خارج کردی جائے تو یہ اس روایت کے متعلق ایک طرح سے یکسوئی ہو جانے کا ذریعہ ہو۔

سوال نمبر ۳۲: کتب سابقہ میں کہیں بھی اگر شب عاشور یا صبح عاشور حضرت امام حسین علیہ السلام یا اصحاب امام علیہ السلام کے غسل کی روایتیں موجود ہیں تو کیا ان کتابوں میں ان حضرات کی سہ روزہ تشکیکی سے انکار کیا گیا ہے یا سہ روزہ تشکیکی کو تسلیم کرتے ہوئے بھی غسل کی روایت درج کی گئی ہے؟

الجواب: سہ روزہ تشکیکی سے انکار کسی کتاب میں نہیں ہے۔ بلکہ سہ روزہ تشکیکی کو تسلیم کرتے ہوئے اس روایت کو درج کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۳۳: کیا آپ شہدائے کربلا اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی سہ روزہ تشکیکی کے منکر ہیں؟

الجواب: ہر گز ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳۴: کیا یہ صحیح ہے کہ مختلف رسائل اور پمفلٹ اور جرنل آپ کی جماعت میں اس قسم کے شائع کئے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام علیہ السلام اور ان کے عزا اور احباب تین روزہ کے پیارے نہ تھے اور اگر ان رسائل پمفلٹ اور جرنلوں سے یہ ثابت نہ ہوتا تو پھر ان کا مفہوم کیا ہے؟

الجواب:- جہاں تک مجھے علم ہے ایسا کوئی رسالہ یا پمفلٹ شائع نہیں ہوا ہے جس کا مقصد سہ روزہ تہنکی کا انکار ہو بلکہ جہاں تک میں نے دیکھا ہے ان کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ روایت غسل خود ساختہ نہیں ہے بلکہ اس کے پہلے بھی اس قسم کی روایات کتب میں موجود ہیں۔

سوال نمبر ۸:- کیا یہ ضروری ہے کہ شہید ان کربلا اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی سہ روزہ تہنکی کا یقین رکھتے ہوئے یہ بھی مانا جائے کہ شب عاشور یا صبح عاشور امام اور اصحاب امام علیہ السلام نے غسل فرمایا؟
الجواب:- ایسا ماننا ضروری نہیں ہے۔

سوال نمبر ۹:- کیا آپ کربلا میں خیم حسینی اور لشکر حسینی میں سہ روزہ قحط آب کے منکر ہیں؟
الجواب:- ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۱۰:- طہارت بدن وغیرہ کے لیے میدان کربلا میں کیا صورت اختیار کی گئی تھی۔ جناب کی تحقیق اس میں کیا ہے؟

الجواب:- روایات اس بارے میں خاموش ہیں صرف ظن و احتمال کی بناء پر اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

سوال نمبر ۱۱:- صبح عاشور اگر غسل کی روایت کو تھوڑی دیر کے لیے صحیح بھی مان لیا جائے تو کیا اس موقع کے بعد پھر دن بھر میں کسی دقت کے لیے کسی ایک کتاب میں یہ لکھا ہے کہ حسین علیہ السلام یا ان کے اعزاء و انصار و اہل بیت علیہم السلام کے پاس ایک قطرہ آب موجود تھا؟
الجواب:- کسی روایت سے ایک قطرہ آب کا بھی وجود ثابت نہیں ہوتا۔

سوال نمبر ۱۲:- اگر شہید انسانیت کا آئندہ کوئی ایڈیشن آپ اپنی تالیف یا تصنیف کے طور پر بھی نکالیں گے تو کیا آپ اس روایت غسل صبح عاشور کو کتاب میں باقی رکھیں گے یا نہیں؟
الجواب:- اس روایت کے درج کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

دستخط علی نقی النقی عفی عنہ

مرسلہ اطہار حیدر سیتا پوری

حضرت سید العلماء دام ظلہ کے واضح اور صریح جوابات^(۱)

بھنخور اقدس والا سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان دام ظلہم العالی۔

سوال نمبر ۱:- کیا سرکار والا نے وجود آب شب عاشور یا صبح عاشور کو کہیں موثق و معتبر ہے لکھا؟

جواب نمبر ۱:- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نہیں میں نے کہیں موثق و معتبر نہیں لکھا ہے۔ اسے بعض علماء نے اپنے کتب میں درج فرمایا ہے پس اس کے سوا کوئی وثوق و اعتبار اس کا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲:- کیا سرکار والا امام حسین علیہ السلام اور اصحاب کی سہ روزہ تشنگی کے قائل نہیں ہیں یا حضور والا کو اس میں کوئی شک ہے؟

جواب نمبر ۲:- بلا شک و شبہ سہ روزہ تشنگی کا قائل ہوں۔

سوال نمبر ۳:- کیا سرکار والا اس پر مصر ہیں کہ خواہ مخواہ وجود آب کی روایت مان ہی لی جائے؟

جواب نمبر ۳:- ہرگز ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴:- کیا جناب والا کا یہ خیال تھا یا ہے کہ مسودہ شہید انسانیت بالکل صحیح اور ناقابل ترمیم ہے؟

جواب نمبر ۴:- نہیں میں نے ایسا کبھی خیال نہیں کیا ہے۔

سوال نمبر ۵:- کیا سرکار والا اس کے مقرر نہیں ہیں کہ مسودہ شہید انسانیت میں بعض امور قابل اصلاح و ترمیم تھے اور ہیں؟

جواب نمبر ۵:- بے شک اس میں بعض امور قابل ترمیم ہیں۔

سوال نمبر ۶:- کیا حضور والا زیر بحث مسودہ شہید انسانیت کو دوبارہ بیچ نہ چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا اس کا کبھی ارادہ ظاہر کیا ہے؟

جواب نمبر ۶:- نہیں ایسا میرا ارادہ نہیں ہے۔ نہ اس کا کبھی ارادہ ظاہر کیا ہے۔

سوال نمبر ۷۔ کیا سرکار والا کے علم میں مسودہ شہید انسانیت دوبارہ طبع ہوا ہے یا صرف ایک بار؟
جواب نمبر ۷۔ یقیناً وہ صرف ایک بار طبع ہوا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ کیا حضور والا کی نظر میں کوئی شخص جو توہین نام حسین علیہ السلام کر لے شیعہ کہا جاسکتا ہے؟
جواب نمبر ۸۔ ہر گز نہیں بلکہ قصد آتوہین کرنے والا مسلم بھی نہیں ہے؟

سوال نمبر ۹۔ کیا سرکار والا خلافت خلفاء ثلاثہ کو برحق سمجھتے ہیں؟
جواب نمبر ۹۔ ہر گز ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ کیا سرکار والا کے نزدیک قاتلین عثمان خاظمی اور جہنمی اور اس طرح کے باغی تھے جیسے
نبی یا امام سے بغاوت کرنے والا؟
جواب نمبر ۱۰۔ نہیں ہر گز نہیں۔

دستخط علی نقی النقیوی عفی عنہ
۸ رجب ۱۳۶۲ھ

مکتوب گرامی حضرت سید العلماء مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب محترم ایڈیٹر صاحب اختر تسلیم۔ اختر کے تازہ پرچہ میں آپ کی غیر جانبدارانہ رائے نظر سے
گزری۔ میں اس کے پہلے برابر یہ اعلان کرتا رہا ہوں کہ مجھے مسودہ شہید انسانیت کے کسی ایک لفظ کے باقی
رکھے جانے پر اصرار نہیں ہے۔ نیز یہ بھی اعلان کر چکا ہوں کہ میری نظر میں خود کچھ تبدیلیاں کتاب میں
ضروری ہیں۔ اس کے بعد یہ آپ کا مشورہ کہ کتاب کو ان اجزاء کے نکالے جانے کے بعد شائع کیا جائے جن
پر کسی جماعت کو اعتراض ہو رہا ہے میرے لیے یقیناً قابل قبول ہے۔ میں آپ کو اس بے لوث معتدل
طریقہ کار پر جو آپ نے اپنے اس تبصرہ میں اختیار کیا ہے مبارکباد دیتا ہوں۔

والسلام
دستخط علی نقی النقیوی عفی عنہ
۱۰ رجب ۱۳۶۲ھ

شہید انسانیت کے متعلق جناب مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ کا بیان^(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیر محترم تسلیم۔ شہید انسانیت کے بارے میں کچھ عرصہ سے قوم شیعہ کے ایک طبقہ میں جو اضطراب رونما ہو گیا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے میں نے ابتداء ہی میں چند بیانات اخبار ”سرفراز“ لکھنو میں شائع کئے۔ جن کا مقصد اصلاح حال اور قوم میں سکون پیدا کرنا تھا۔ مگر میرے ان بیانات سے بعض حضرات کو اختصار کی شکایت ہے اور ایک زیادہ واضح بیان کی ضرورت بتائی جارہی ہے۔ اس لیے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت روانہ کیا جاتا ہے:

”شہید انسانیت“ کتاب کسی خاص شخص کی طرف سے نہیں پیش کی جارہی تھی بلکہ وہ ایک ایسے ادارے کی طرف سے پیش کرنے کے لیے مرتب کی گئی تھی جس کے ارکان اور مجلس مصنفین ہر شعبہ میں غیر شیعہ اور غیر مسلم افراد بھی موجود ہیں۔

ذاتی طور پر اور عہدہ کی حیثیت سے اب مجھ پر دو ذمہ داریاں تھیں۔ ایک اپنے ضمیر اور عقیدہ کی بناء پر یہ کہ عقائد شیعہ اور مفاد ملت حقہ کا تحفظ لازمی ہے۔ دوسری اس حیثیت کے لحاظ سے کہ مجھے ایک ایسے ادارے کی طرف سے کتاب مرتب کرنا ہے جس میں غیر شیعہ افراد بھی موجود ہیں اور کتاب ایسی ہونا چاہئے جسے وہ بھی اپنی جانب منسوب کر سکیں۔

میں نے حتی الامکان ان دونوں پہلوؤں کی حفاظت کی یعنی ایک طرف دوسرے پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ شیعہ معتقدات جن کا تذکرہ اہل سنت گوارا نہیں کر سکتے کہ اگر اس کتاب میں اس طرح نہیں لکھے گئے جس طرح خود میں نے اپنی دوسری کتابوں میں لکھے ہیں یا اب جو ذاتی کتاب لکھی جائے اس میں لکھے جاسکتے ہیں۔ تو دوسری طرف واقعات کے تسلسل میں اجمال کے پردوں میں، ابہام کے طریقوں سے ملت حقہ کے صحیح عقائد کی حفاظت بھی کر دی جائے۔ اس طرح کہ ملت شیعہ کے خلاف کتاب سے کوئی فائدہ بھی نہ اٹھایا جاسکے اور غیر شیعہ افراد اسے اپنی طرف منسوب بھی کر سکیں۔

مجھے احساس تھا کہ یہ کام مشکل ضرور ہے اور میں چاہتا تھا کہ اس بارے میں ہر طبقہ اور خیال کے لوگوں کی رائے اور ان کے جذبات کا اندازہ کیا جائے۔ اسی لیے میں نے چاہا کہ اس کا پہلا ایڈیشن بہ طور استصواب شائع ہو جائے اور قبل مختتم اور قطعی حیثیت میں شائع ہونے کے وہ لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ جائے۔ اس اعلان کے ساتھ کہ جس کو کوئی اعتراض ہو، جس کی کوئی رائے ہو۔ جس کو کوئی مشورہ دینا ہو وہ ادارے کو مطلع کر دے تاکہ انہی اعتراضات، انتقادات اور مشوروں کی روشنی میں اس کتاب کی دوسری مرتبہ تالیف و تدوین ہو اور وسیع اشاعت کی جائے۔ میں سمجھتا تھا کہ نیک نیتی کے ساتھ اس بارے میں جو اعتراضات ہوں گے جو مشورے دے جائیں گے جو نکتہ چینیاں کی جائیں گی۔

وہ ہمارے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ہوں گی۔ اسی لیے میں نے اعتراضات سے کوئی ناگواری محسوس نہیں کی نہ ان کو جواب دینے کی کوشش کی۔ اس لیے کہ وہ اعتراضات تو میری خواہش کے مطابق اور میرے مقصد کے لیے معین و مددگار تھے۔ مگر ایک طبقہ نے بجائے علمی حیثیت سے اعتراض و انتقاد کے ہنگامہ آرائی اور شورش مناسب سمجھی۔

چونکہ میرا مقصد ہرگز خدا نخواستہ اپنی جماعت کے کسی مفاد کو نقصان پہنچانا یا جذبات کو مجروح کرنا نہیں تھا بلکہ نیک نیتی کے ساتھ ایک کوشش تھی۔ اس بات کی کہ مختلف اقوام کو حسنینت کے نقطہ پر جمع کیا جائے۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے کارنامہ جاوید کی عظمت کو سب کی طرف سے منفقہ طور پر ظاہر کیا جائے اور اس لیے مجھے خود اپنی قوم کے مفاد اور جذبات کی قدر تھی اور ان کے ساتھ ہمدردی تھی اور یہ بھی امکان محسوس ہوتا تھا کہ کسی مقام پر تعبیر مطلب میں فرد گزاشت ہو گئی ہو۔ جس کی وجہ سے کسی کو میری مراد کے خلاف توہم پیدا ہوتا ہو۔

اسی لیے میں نے ایک لمحہ بھی ضد اور کد سے کام نہیں لیا۔ بلکہ یہ اعلان کر دیا کہ مجھے ایک لفظ کے بھی باقی رکھے جانے پر اصرار نہیں ہے۔ بلکہ ایڈیٹریل بورڈ میں تمام اعتراضات پر غور کیا جائے گا اور مناسب تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اس کے بعد جب یہ خیال کیا گیا کہ میں صرف دوسروں کے اعتراضات کو رسمی طور پر پیش کروں گا۔ لیکن خود اس کے خلاف بحث کروں گا اور ہر جزو کے باقی رکھنے پر اصرار کروں گا تو اس غلط فہمی کے دور کرنے کے لیے میں نے یہ اعلان کیا کہ یہ خیال درست نہیں ہے۔

بلکہ تمام اعتراضات پر غور کر کے میں خود تبدیلیاں تجویز کروں گا اور ایڈیٹوریل بورڈ میں پیش کروں گا۔ میرے خیال میں نیک نیتی کے ساتھ تحفظ مفاد شیعیت کا مقصد حاصل ہونے کے لیے یہ صورت مناسب تھی کہ ایڈیٹوریل بورڈ میں ان تمام چیزوں کو پیش کر دیا جاتا اور وہاں سے ہر اعتراض پر غور کر کے مناسب تبدیلیاں ہو جاتیں مگر اس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ رفع نزاعات کے لیے تمام وکمال اس کتاب کا ادارہ سے واپس لینا مناسب ہو گا۔ اس وقت یہی معلوم ہوتا تھا کہ اس واپسی کے بعد تمام نزاع ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ میں نے کتاب واپس لے لی اور اس اعلان واپسی کی بناء پر ادارہ کی مجلس عاملہ کی طرف سے بھی اس کو کالعدم کر دیا گیا۔ اس کے بعد چند دن ایسا محسوس ہوا کہ ہنگامہ فرد ہو گیا۔

مگر پھر ایسا معلوم ہوا کہ ہنوز روز اول ہے۔ اعتراضات جو اس سلسلہ میں کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ تعبیر مطلب میں کسی کوتاہی کا نتیجہ ہیں جیسے ڈاکٹر وحید مرزا صاحب کی انگریزی عبارت کے ترجمہ مشرکین کے خیالات بیان کرتے ہوئے انہیں یہ محسوس ہوا کہ یہ زاپا گل نہ تھا اور بعض مقامات پر بغاوت یا باغی کی لفظ کا اطلاق۔

حالانکہ مراد وہاں وہ نہیں ہے جو معترضین الفاظ سے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر زیادہ تر ایسے ہیں جو غلط بیانی پر مشتمل ہیں یا ان میں تحریف سے کام لیا گیا ہے۔ یا نوعیت تحریر پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اس کتاب میں قاتلان حسین علیہ السلام کو شیعہ کہا گیا ہے بالکل غلط الزام ہے۔ بلکہ اس میں شیعیان کو فہ سے قتل امام حسین علیہ السلام کے الزام کو رفع کیا گیا ہے۔ یہ کہنا کہ اس کتاب میں خلفائے ثلاثہ کی مدح ہے یا ان کی خلافت کی حقیقت کو ظاہر کیا گیا ہے بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن سے شیعہ نقطہ نظر سے ان کی خلافت کا بطلان ثابت ہو جاتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ وہ ایسے طریقہ سے ہیں جن کو سنی جماعت بھی مسترد نہ کر سکے اور ناگواری محسوس نہ کرے۔ ان کی خلافت کی کامیابی دنیاوی طریقہ پر نہ کر ہے جو شیعہ نقطہ نظر سے معیار حقانیت نہیں ہے اور مسلم الثبوت خلیفہ ان کے خود ساختہ اصول کی بناء پر ہے جس اصول ہی کو شیعہ نہیں تسلیم کرتے۔ اور اسی اعتبار سے ان کے مخالف گروہ کی کوششوں پر بغاوت کا اطلاق کیا گیا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر غیر مسلم سلطنتوں تک کی مخالفت کرنے والوں کو باغی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ سلطنتیں کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتیں نہ ان کے مخالف شرعی حیثیت سے باغی کی تعریف میں داخل ہیں۔

جب کہ کتاب کے اندر وہ چیزیں موجود ہیں جن سے شیعہ نقطہ نظر سے اس حکومت کا حکومت جو رہونا ثابت ہوتا ہے اور اس لیے ہر گز یہ کتاب شیعوں کے خلاف حربہ نہیں بن سکتی سب سے زیادہ وہ چیز جس پر

عوام میں بیجان پیدا کیا جاتا ہے۔ امام حسین علیہ السلام کا ایک خیمہ میں غسل اور آداب طہارت ادا کرنے تشریف لے جاتا ہے۔ اس بارے میں بالکل غلط طور پر یہ چیز پھیلائی گئی ہے کہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی تشنگی کا معاذ اللہ منکر ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ تشنگی امام علیہ السلام ایک مسلم اور متواتر حقیقت ہے ساتویں سے پانی بند ہونا بھی یقینی ہے تین دن تک امام علیہ السلام، اصحاب امام علیہ السلام اور اطفال امام علیہ السلام کا شدائد تشنگی اٹھانا بھی مسلم ہے۔ خود شہید انسانیت میں ۲۲ جگہ امام علیہ السلام کی پیاس اور سہ روزہ تشنگی کا ذکر ہے۔

لیکن اس کے ساتھ کتابوں میں مختلف اوقات میں بعض اصحاب یا اعز امثلاً حضرت عباس علیہ السلام یا حضرت علی اکبر علیہ السلام کا انھویں یا نویں کو پانی لانے کا ذکر ملتا ہے اور اسی کے ساتھ بعض کتابوں میں شب عاشور یا صبح عاشور غسل کا تذکرہ بھی ہے۔ کبھی علماء نے اس کے پہلے ان روایات پر نقد و تبصرہ نہیں کیا۔ اور نہ ان کے خلاف اس سے پہلے آواز بلند کی گئی۔ اس بناء پر میں نے بھی دو جگہ اس کا تذکرہ شہید انسانیت میں کر دیا۔ جس کے ساتھ میرے زاویہ خیال میں ہر گز یہ تصور نہ تھا کہ اس کو امام علیہ السلام کی تشنگی کی نفی کے مرادف سمجھا جائے گا۔

نہ اس پر اس حیثیت سے کوئی ناقدانہ نگاہ ڈالی گئی۔ حقیقت امر یہ ہے کہ جس طرح سے احکام فقہ کے استنباط میں احادیث کی جانچ کی جاتی ہے کہ روایت کی جانچ پر تال ہو اور صحیح یا حسن روایت قبول کی جائے اس طرح واقعات تاریخی کے تفصیلی حالات میں جانچ کی ہی نہیں جاسکتی۔

اس لیے کہ اس طرح سے روایت کی سند موجود نہیں ہے یا موجود ہے تو اس امر پر منطقی نہیں ہے اور جب تک کہ اس طرح کی روایات نہ موجود پہوں بحیثیت واقعہ کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ واقعاً ایسا ہوا۔ یہی صورت اس روایت کے بارے میں ہے کہ نہ وہ متواتر ہے نہ صحیح السند ہے۔ اس لیے ہر گز یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ واقعاً ایسا ہوا۔ ہاں تشنگی امام اور ساتویں سے قحط آب مسلم اور قطعی ہے اور اس کے خلاف جو روایت ہو وہ یقیناً رد کرنے کے قابل ہے۔

والسلام
علی نقی النقی

①

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

ترتیب و پیشکش: طاہر عباس اعوان

عکس کتب

آیت اللہ سید العلماء علی نقی (رہ)

آیت اللہ سید العلماء علی نقی نقن (ره) کی گرانہما کتب میں سے درج ذیل کتب مرکز کی دسترس میں ہیں اور ان کے عکس شائقین کی پیش خدمت ہیں جبکہ باقی کتب مرکز کو مطلوب ہیں:

۲۰۔ ایمان بالغیب

(الف)

۲۱۔ اسلام کا نظریہ حکومت

۱۔ آثار قدرت؛

۲۲۔ اسلامی قانون وراثت

۲۔ اصول دین اور قرآن؛

(ب)

۳۔ اسلام کا پیغام پس افتادہ اقوام کے نام؛

۲۳۔ بنی امیہ کی عداوت اسلام کی مختصر تاریخ

۴۔ امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن؛

۲۴۔ بین الاقوامی شہید اعظم حسین ابن علیؑ

۵۔ اسلامی کلچر کیا ہے؟

(پ)

۶۔ اسلام اور انسانیت؛

۲۵۔ پانچویں امامؑ

۷۔ اسلامی عقائد؛

(ت)

۸۔ اسلامی نظریہ حکومت؛

۲۶۔ تقیہ

۹۔ اصول و ارکان دین

۲۷۔ تدوین حدیث

۱۰۔ اسوہ حسینیؑ

۲۸۔ تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ

۱۱۔ اسیری اہل حرم

۲۹۔ ترجمہ قرآن پاک بربان اردو (سولہ

۱۲۔ اثبات پردہ

(جے)

۱۳۔ ابو الائمہ کے تعلیمات

۳۰۔ تذکرہ حفاظ شیعہ (دو جلدیں)

۱۴۔ اگر کربلا نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

۳۱۔ تاریخ اسلام میں واقعہ کربلا کی اہمیت

۱۵۔ اسلامی تمدن

۳۲۔ ترجمہ سید علی نقیؑ بقلم

۱۶۔ امام رضاؑ

۳۳۔ تاریخ اسلام (چار جلدوں میں)

۱۷۔ امام مختصرؑ

۳۴۔ تعزیه داری کی مخالفت کا اصل راز

۱۸۔ امامت

۱۹۔ اقالہ العاشر فی اقامۃ الشعائر (عربی)

۳۵۔ تحریف قرآن کی حقیقت

۳۶۔ تجارت اور اسلام

۳۷۔ تفسیر قرآن فصل الخطاب (سات

جلدوں میں)

(ج)

۳۸۔ جبر و اختیار

۳۹۔ جناب جنت مآب

۴۰۔ جناب غفران مآب

(ح)

۴۱۔ الحج والینات (عربی)

۴۲۔ حیات قومی

۴۳۔ حج وینات

۴۴۔ حسن مجتبیٰ

۴۵۔ حسن عسکری

۴۶۔ حج

۴۷۔ حدیث حوض

۴۸۔ حقیقت اسلام

۴۹۔ حیات جاوداں

۵۰۔ حسینؑ اور قرآن

۵۱۔ حسینؑ اور اسلام

۵۲۔ حضرت علیؑ کی شخصیت علم و اعتقاد کی

منزل میں

۵۳۔ حسینؑ حسینؑ ایک تعارف

(خ)

۵۴۔ خمس

۵۵۔ خدا کا ثبوت

۵۶۔ خلافت اور امامت (چھ حصے)

۵۷۔ خطبات کربلا

۵۸۔ خطبات سید العلماءؑ

(د)

۵۹۔ دسویں امامؑ

۶۰۔ دیں پناہ است حسینؑ

۶۱۔ دعائیں

(ذ)

۶۲۔ ذات و صفات

۶۳۔ ذوالجناح

(ر)

۶۴۔ رسول خدا

۶۵۔ رد و ہابیت

۶۶۔ رہبر کامل

۶۷۔ رہنمایان اسلام

۶۸۔ روزہ

۶۹۔ رسالہ شریفہ فی تراجم مشاہیر علماء الہند

(ز)

۷۰۔ زکوٰۃ

۷۱۔ زندہ جاوید کا ماتم

۷۲۔ زندہ سوالات

(س)

۷۳۔ السبطان فی موقوفہ (عربی)

۷۴۔ سید سجادؑ

۷۵۔ سیدہ عالم سلام اللہ علیہا

۷۶۔ سرابر ایتم و اسماعیلؑ

۷۷۔ سرور شہیدان

۷۸۔ سفر نامہ حج

۷۹۔ سامان عزاء

(ش)

۸۰۔ شہادت کبریٰ (تہجرہ)

۸۱۔ شادی خانہ آبادی

۸۲۔ شہید انسانیت

۸۳۔ شیعیت کا تعارف

۸۴۔ شہید کربلا

۸۵۔ شجاعت کے مثالی کارنامے

۸۶۔ شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ

۸۷۔ شہادت زار کربلا

۸۸۔ شہدائے کربلا (تین حصے)

۸۹۔ شہادت حسینؑ کے اسباب

۹۰۔ شہید کربلا کی خاندانی خصوصیات

(ص)

۹۱۔ صحیفہ سجادیه کی عظمت

۹۲۔ صادق آل محمدؑ

(ض)

۹۳۔ ضرورت مذہب

(ع)

۹۴۔ عزائے حسینؑ کی اہمیت

۹۵۔ عورت اور اسلام

۹۶۔ عشرہ محرم اور مسلمانان اسلام

(ف)

۹۷۔ فلسفہ گریہ

۹۸۔ فضائل امیر المومنینؑ کی خصوصیات

(ق)

۹۹۔ قتل العبرة

۱۰۰۔ قرآن کے بین الاقوامی ارشادات

۱۰۱۔ قانون وراثت

(ک)

۱۰۲۔ قاتلان حسینؑ کا مذہب

۱۰۳۔ قبہ و قبور

(ک)

۱۲۱۔ مذہب باب و بہاء (دو جلدیں)

۱۲۲۔ معراج انسانیت

۱۲۳۔ مقصود کعبہ

۱۲۴۔ مطلوب کعبہ

۱۲۵۔ مجاہدہ کربلا

۱۲۶۔ مقصد حسینؑ

۱۲۷۔ مراکز مہم شیعہ (مخطی)

(ن)

۱۲۸۔ شیخ البلاغہ کا استاد

۱۲۹۔ نوروز و غدیر

۱۳۰۔ نماز

۱۳۱۔ نظام زندگی

۱۳۲۔ نویں امامؑ

۱۳۳۔ نفس مطمئنہ

(و)

۱۳۴۔ وجود حجت

(ہ)

۱۳۵۔ ہمارے رسوم و قیود

۱۳۶۔ ہلاکت و شہادت

(ی)

۱۳۷۔ یاد اور یادگار

۱۳۸۔ یزید اور جنگ قسطنطنیہ

۱۰۴۔ کربلا کا تاریخی واقعہ مختصر یا طولانی

۱۰۵۔ کشف النقاب عن عقائد عبد الوہاب (عربی)

(ل)

۱۰۶۔ لا تقصدوا فی الارض

(م)

۱۰۷۔ مذہب شیعہ اور تبلیغ

۱۰۸۔ مسلمانوں کی حقیقی اکثریت (واقعہ کربلا

کا ایک خاص پہلو)

۱۰۹۔ مشاہیر علماء ہند

۱۱۰۔ منتخب العربی من الادب

العصری (عربی)

۱۱۱۔ مہابہ

۱۱۲۔ مقدمہ تفسیر قرآن

۱۱۳۔ محاربہ کربلا

۱۱۴۔ معاد

۱۱۵۔ مسائل و دلائل

۱۱۶۔ مجموعہ تقاریر (پانچ حصے)

۱۱۷۔ متعہ اور اسلام

۱۱۸۔ مادیت کا علمی جائزہ

۱۱۹۔ مذہب اور عقل

۱۲۰۔ مذہب شیعہ ایک نظر میں

الکتاب الحقیقی الکتاب الحقیقی

تألیف

حضرت سید احمد رضا خان دہلوی

ترجمہ

(مفتی اعظم پاکستان)

پیشکش کنندہ مولانا سید علی نقی نقوی داماد

اثبات پرہ



از افادات

حضرت سید اعلیٰ مولانا سید علی نقی نقوی داماد

۱۔ پسہ قابل فاء

﴿ ومن یعظم شراکاتہ فانہ من عزی القلوب ﴾

۲۔ ہذا الرسالۃ السیاق

﴿ کشف الغائب عن مہدیین عبد الوہاب ﴾

۳۔ تألیف

(الملائکۃ البارئۃ السید علی نقی نقوی حلقۃ الحق السید امی)

(الحسن بن علیہ السلام عبد ربہم من اسلامۃ العلم)

(السید محمد تقی صاحب التصدیق ابن عالم العلم و بحر العلم)

(الخضم السید حسین بن الملائکۃ المعتمد بالکبر السید)

(جلال علی القوی العسکری صاحب محاد)

(الاسلام و التألیفات السیدہ من الملائکۃ)

(الف بحر العلوم علیہ صافی الحق قدس)

(اللہ اعلم)

—————

﴿ مایع و لطیفۃ : التحذیرۃ فی السیف الاشراف ﴾

خدا کی نسبت

از افادات

حضرت سید اعلیٰ مولانا سید علی نقی نقوی داماد

مطبعہ مہر فرزانہ قومی پریس کٹورہ یا مشریت کھنڈ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن، کھڑا پورہ

نبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت

از

سرکار سید العلماء اکمل

مولانا السید علی نقی نقوی دام ظلہ

قیمت ۱۰ روپے

نمبر ایک دس

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن، کھڑا پورہ

اس شخص کی اہمیت

سرکار سید العلماء اکمل

مجلد

نمبر دو نویں

قیمت ۱۰ روپے

نمبر ایک دس

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن، کھڑا پورہ

مجاہدہ کربلا

از

سرکار سید العلماء اکمل مولانا السید علی نقی نقوی دام ظلہ

مجلد

نمبر تین

قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن، کھڑا پورہ

معراج انساٹ

از

سرکار سید العلماء اکمل مولانا السید علی نقی نقوی دام ظلہ

مجلد

نمبر تین

قیمت ۱۰ روپے

مقدمہ

تفسیر قرآن

مصحفہ

سید العلماء الحاج مولانا سید علی نقی نقوی

ایضاً مختصر کا یہ عنوان بھی برسر

لا تَقْبَلُوا فِي الْأَرْضِ

الزافات

جناب سید اعلم مولانا سید علی نقی صاحب قید
بجہد العصر خلاۃ العالی

مید

نظامی پریس کوئٹہ سسر

معارف امتا میراث مختصر

منہج اور اسلام

مصحفہ

حضرت فخر الحقین ایام مولانا سید علی نقی
بجہد العصر

منہج التباہۃ کا اشتداد

مصحفہ

حضرت فخر الحقین ایام مولانا سید علی نقی صاحب قید

نظامی پریس کوئٹہ سسر

سلسلہ اشاعت اسلامیہ مکتبہ

زینبایں اسلام

سرکارِ سید الشکات ارحمہ اللہ مولانا
السید علی نقی القنوی دام ظلہ

مکتبہ نعیمیہ
سرگاز قوی پریس، کٹنہ
مکتبہ نعیمیہ

سلسلہ اشاعت اسلامیہ مکتبہ

فران کبیر القومی ارشاد

انتقلہ

السید علی نقی القنوی دام ظلہ
مکتبہ نعیمیہ

دون بظہر علیہ

هذا کتاب مرین ما فیہ جمل و مرین
بذکرہ و جملة تلك اذی و مرین
عاقی تصح منه تقابا فسیب و المرین
عظما یعان قمرین زین
قالبہ یونا فطیفة لک بالجزآ المرین

وسالة
« اقاله الصالحه »
فی
« القامه الشعاعه »

« ایت التلاوة القلة اربع السید علی نقی القنوی القنوی
دام نفعه

لجبت علی غفۃ بعض اهل الخیر من التجار زاد هم اقہ شرعا

« حقوق الطبع محفوظہ لکاتب »

(طبع بالمطبعه الخیریه فی الجبہ الاشراف)

(سنة ۱۳۵۸ ھجرية)

سلسلہ اشاعت اسلامیہ مکتبہ

توسیع کتب خانہ فی خصوصیات اور فداکارانہ روایات

از

سرکارِ سید العلماء ارحمہ اللہ مولانا السید علی نقی القنوی دام ظلہ

مکتبہ نعیمیہ

سرگاز قوی پریس، کٹنہ

تج ۰۰ طبع

(۱) عبارت مناقب ابن شہر آشوب ہے:

چنانچہ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۱۳۰ حوالہ سید الساجدین میں کہتے ہیں:

ان الحسين عليه السلام لما حضره الذي حضره دعا ابنة فاطمة الكبرى فدفع اليها كتاباً ملفوفاً و وصية ظاهرة الخبر.

حسین نے جس وقت وہ واقعہ پیش آیا جو پیش آیا یعنی شہادت تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو سامنے طلب فرمایا اور ان کو ایک لکھا ہوا کاغذ لفافہ بند جو وصیت نامہ تھا سپرد کیا۔

(۲) عبارت بحار الانوار۔ (۳) عبارت تاریخ التواتر ان میں بھی ”دعا ابنة فاطمة الكبرى“ لکھا ہے ان عبارتوں میں لفظ فاطمہ موصوف اور کبریٰ اس کی صفت ہے، حاصل مراد یہ ہے کہ حضرت سید الشہداءؑ نے اپنی شہادت کے قریب، اپنی صاحبزادی فاطمہ کبریٰ کو طلب کیا اور صحیفہ، ملفوفہ اور وصیت کو ان کے سپرد فرمایا اور جب سید الساجدین کو صحت حاصل ہوئی تو فاطمہ کبریٰ نے اس لمانت کو حضرت کے حوالہ کر دیا۔ اس سے جناب سید الشہداءؑ کی اولاد میں فاطمہ کبریٰ کا موجود ہونا ثابت ہوتا ہے، لیکن درحقیقت لفظ کبریٰ جو ان عبارتوں میں مذکور ہے صفت فاطمہ کی نہیں بلکہ لفظ بنتہ کی صفت ہے معنی یہ ہیں کہ حضرت نے اپنی بڑی صاحبزادی فاطمہ کو طلب کیا اور یہ امر بالکل درست اور صحیح ہے اس لئے کہ فاطمہ کا سکینہ سے بڑا ہونا قابل انکار نہیں۔

حقیقت حال یہ ہے کہ ان عبارتوں میں لفظ کبریٰ بعد لفظ فاطمہ اشتباہاً بسبب غلطی کاتب واقع ہو گیا ہے والا دراصل اس کے بعد لفظ بنتہ اور قبل لفظ فاطمہ ہونا چاہئے کیونکہ ان عبارات میں یہ حدیث مذکور ہے اس کو اکابر علماء محدثین نے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اس میں لفظ کبریٰ بعد لفظ بنتہ واقع ہے چنانچہ شیخ اجل

ابو جعفر محمد بن حسن اٹمی (جو امام حسن عسکری کے اصحاب میں شہرہ کے جاتے ہیں) اپنی کتاب "معاصر الدرجات" میں لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن احمد عن محمد بن الحسين رحمہ اللہ عن ابن سنان عن ابي الجارود عن ابي جعفر قال ان الحسين رحمہ اللہ لما حضره دعا ابنة الكبرى فاطمة فدفع اليها كتاباً ملفوفاً ووصية ظاهرة ووصية باطنة وكان علي ابن الحسين رحمہ اللہ مطبوناً لا يرون الا انه لما به فدفعت فاطمة الكتاب الي علي ابن الحسين رحمہ اللہ.

شیخ الاسلام ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینی کتاب کافی میں دوسرے راویوں کی اسناد سے اسی حدیث کو نقل کرتے ہوئے:

دعا ابنة الكبرى فاطمة بنت الحسين رحمہ اللہ فدفع اليها كتاباً ملفوفاً
تحریر فرماتے ہیں۔

علی ابن الحسین المسعودی نے کتاب اثبات الوصیہ میں اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے، علیٰ ہذا القیاس علامہ مجلسی بحار الانوار میں اور آقائے دربندی اکسیر العبادات میں اسی طرح نقل ہوئے ہیں۔

اب رہی یہ بات کہ باعتبار عمر فاطمہ بڑی تھیں یا سنینہ تو گو اس امر کا تصفیہ عبارات کتب مندرجہ صدر ہی سے ہو جاتا ہے تاہم مورخین نے صاف الفاظ میں اس کی صراحت کر دی ہے چنانچہ تاریخ زحل و ملوک ابو جعفر محمد ابن جریر طبری کی جلد آٹھ صفحہ ۳۸۱ میں مرقوم ہے:

فقال فاطمة بنت الحسين رحمہ اللہ وكانت اكبر من سنینہ

یہی عبارت تاریخ کامل ابن اثیر جزری مطبوعہ مصر جلد چار صفحہ ۳۵ میں اور فصول الہبر ابن صباغ مالکی مطبوعہ ایران صفحہ ۲۰۵ اور نور الابصار سید مومن شیلنجی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۶ میں موجود ہے۔

لہذا یہ سمجھنا کہ ان کو فاطمہ کبریٰ کہتے تھے صحیح نہیں ہو سکتا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی جدہ ماجدہ جناب فاطمہ کبریٰ کے ہم نام ہونے کی وجہ سے بنام فاطمہ صغریٰ مشہور تھیں، چنانچہ علامہ طبرسی نے احتجاج میں سید ابن طاووس نے لیوف میں فخر الدین طریقی نے منتخب میں علامہ مجلسی نے بحار میں اور علامہ عبد اللہ نے مقتل عوالم میں علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ میں نور الدین سمہودی نے جواہر العقد میں علامہ حزی نے تہذیب الکمال میں ولی الدین خطیب نے رجال مشکوٰۃ میں "فاطمہ الصغریٰ بنت الحسین" ہی تحریر کیا ہے، جب حضرت علی الاولاد وختری میں صرف ایک ہی فاطمہ ہیں تو وہی فاطمہ کبریٰ اور وہی فاطمہ صغریٰ کیسے ہو سکتی ہیں بلکہ ان کا حسب صراحت علامہ مذکورہ صدر فاطمہ صغریٰ ہونا ہر طرح ثابت ہوتا ہے، بحوالہ انوار جلد عاشر صفحہ ۵۳۵ کشف الغمہ صفحہ ۳۱۷ صحیح ترمذی مطبوعہ دہلی صفحہ ۶۰، مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ دہلی کہ ان سب میں جناب سیدۃ النساء سے حدیث نبوی کو فاطمہ بنت الحسین کی زبانی بیان کرتے ہوئے:

«عن فاطمة بنت الحسین عن فاطمة الکبریٰ» تحریر کیا ہے، اسی طرح کتب الدلائل محمد بن جریر طبری لامی کی عبارت میں لفظ «عن شیبہ بن لغامہ عن فاطمة الصغریٰ عن فاطمة» اور جواہر العقد میں نور الدین سمہودی کی عبارت میں «و روایۃ فاطمة الصغرا من الکبریٰ وان کانت رسلته ابو الحجاج نسیاتی ماتقویٰ بہ» اور تہذیب الکمال حزی کی عبارت میں جملہ «روی منها انس بن مالک الی ان قال وفاطمة الصغریٰ بنت الحسین ؑ بن علی بن ابی طالب مرسلًا» اور اسماء الرجال مشکوٰۃ کی عبارت میں عنوان «فاطمہ الصغریٰ ہی فاطمہ الصغریٰ بنت الحسین ؑ» کا مطلب اس پر دلالت کرتا بالکل صاف اور واضح ہے۔^(۱)

کسی حد تک مسئلہ روشن ہو چکا ہے، بحث اختصار کے دامن سے بہت آگے جا چکی ہے لہذا اسی جگہ پر ہم اپنی تحقیق کو روکتے ہیں خصوصیت کے ساتھ فاطمہ صغریٰ کا مدینہ میں رہ جانے سے رد میں علماء اعلام کے اقوال اور انکی تصریحات اور باقی جوابات کی تائیدات اصل کتاب کی طباعت کے ساتھ پیش کریں گے ان شاء اللہ۔ سر دست شائقین تحقیق آیۃ اللہ سید ناصر حسین ناصر الملک کے فرمان اور کتاب مجاہد اعظم ص ۲۴۴ و اکلیل المصاب تنکبانی، سعادت الدارین نجفی وغیرہ کی طرف رجوع کرنے کے علاوہ شہید محراب آیۃ اللہ سید محمد علی قاضی طباطبائی تبریزی کی کتاب تحقیق اول اربعین کی اس عبارت کو غور سے پڑھیں۔

اما فاطمہ صغریٰ در مدینہ ماندہ باشد در کتب امامیہ بہ نظر نرسیدہ یعنی اصل ناقل وجود او و ماندنش در مدینہ از کتب سنی ہا شہرت یافتہ و بہ بعضی کتب امامیہ از آنها نقل شدہ و در اغلب کتب معتبرہ سنی ہا ہم نقل نشدہ است.^(۱)

الاحقر الفانی

طاہر عباس اعوان ولد غلام عباس اعوان

قم۔ ایران

۲ محرم الحرام ۱۴۳۲ ہجری و اتوار۔ ق



غازہ شاہد

تالیف: آیت اللہ سید حاجی آل محمد صاحب
ناشر: مطبع ریاضی امروہہ
تاریخ: ۱۳۲۳ھ - ق

﴿تمثال مبارک مؤلف کتاب "غازہ شاہد"﴾
﴿مؤلف کے بارے میں﴾
﴿کتاب کے بارے میں﴾
﴿متن کتاب﴾

مولف کے بارے میں

جناب حاجی آل محمد بن حاجی اصغر حسین صاحب امر وہی (۹ شوال ۱۲۲۲-۱۳۲۵ھ-ق)

۹ شوال ۱۲۲۲ھ کو آپ امر وہہ میں پیدا ہوئے، کتب صرف و نحو و منطق و طب و فقہ امر وہہ میں اور پھر مجتہدین لکھنؤ سے لکھنؤ میں پڑھیں، تکمیل علوم دین کے لیے عراق کا سفر کیا اور علمائے عراق سے کتب معقولات و منقولات پڑھنے کے بعد وہ مقام پایا کہ اپنے امثال و اقران میں ممتاز ہو گئے ۱۲۹۸ھ میں مع اپنے والد ماجد کے زیارات عتبات عراق سے مشرف ہوئے اور ۱۳۰۰ھ میں حج زیارات مدینہ سے مشرف ہوئے اور ۱۳۳۴ھ میں دوسرا سفر عراق کا اپنے فرزند سید آل حسین و زوجہ کے ساتھ کیا، علم عروض میں مہارت کے علاوہ آپ شاعر بھی تھے۔

علمی صلاحیتیں

آپ نے تصانیف عربیہ، فارسیہ، اردو، و مسدس، سلام، و مرثیٰ یادگار چھوڑے ہیں، عقبات الانوار پر آپ نے ایسی تقریظ لکھی کہ نصف فقرات عربی اور نصف فارسی تھے۔

جناب فردوس مآب میر حامد حسین نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ این تقریظ لائق تقریظ است۔ اویب ایسے ہیں کہ ایک خط آپ نے جناب آیۃ اللہ شیخ مازندرانی کو تحریر فرمایا ہے کہ جو غیر منقوطہ ہے اور ایک خطبہ میں الف نہیں آیا اس خط کے جواب میں آقای مازندرانی نے تحریر فرمایا کہ «ماہذہ من بشران هذا من ملك كريم من سلامة طه و حم»، پھر لکھا ہے کہ «افکرني في صنيع فصاحتہ و بدیع بلاغتہ»

بقول آقای نوگانوی، امر وہہ میں آپ میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ کے ممبر بھی رہے اور نواب لفٹنٹ گورنر جنرل کے دربار میں شریک ہوئے حکام وقت اور نواب لفٹنٹ گورنر کی چیتھیاں آپ کے پاس موجود ہیں جو ڈیپوٹیشن سادات امر وہہ کا جناب سرکار نواب صاحب رام پور مرحوم مغفور کی خدمت میں گیا تھا تو آپ بھی اس میں شریک تھے اور آپ کی تصانیف سے یہ کتابیں ہیں:

وفات

آپ نے ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء میں رحلت فرمائی اور خالق حقیقی سے جا ملے۔

آثار

۱. سبحة الجواہر (در حال علماء)؛
۲. و طعن النصول در قصہ قتل عثمان؛
۳. و دفع الفلکوک والا وہام در بحث امامۃ؛
۴. و مثنوی نان خشک فارسی و عربی؛
۵. و حلیۃ الاولیاء در بحث متحہ النساء؛
۶. و الاقام الاحجار فی افواه الاشرار رد اعتراض تفریت امام مظلوم؛
۷. رسالہ بیان حاسم رد نفی عروسی جناب قاسم؛
۸. و زاویہ حاویہ در مطاعن معاویہ اس کا نام صحیح حاویہ بھی ہے؛
۹. گلزار ار جنت موسوم بتصویر کر بلا مشتمل بر حالات تاریخی کر بلا و سرور الہوم فی جواز البکاء علی المحسین المظلوم؛
۱۰. و در شاہوار (در احوال رسول مختار)؛
۱۱. و مثنوی سبحة سیارہ در معجزات جناب امیر؛
۱۲. و قر ضاب تفسیر بعض آیات قرآن؛
۱۳. و نتائج فکریہ در ابطال خلافت بکریہ؛
۱۴. و دستور الخیول در علاج اسپان؛
۱۵. و غضب البتول علی الاصحاب النبی العدول؛
۱۶. و درۃ البیضاء فی اثبات حق قاطب الزہراء اردو؛
۱۷. غازہ شاہد در نفی عروسی جناب قاسم؛
۱۸. اللہ المصنی عربی در اصول دین مطبوعہ۔

اس پر علمائے عراق و ہند کی تقریفات ہیں جو سب غیر مطبوعہ ہیں ان تقریقات کے متعلق صاحب تذکرہ بی بہا لکھتے ہیں، اور اکثر جناب مصنف نے نجف کو دکھلائی ہیں۔^(۱)

متن کتاب

حمد اس خدا کی مقدس ذات کو زیبا ہے، جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور نعت اس پیغمبر ﷺ آخر الزمان کے لائق ہے جو سب پیغمبروں پر رتبہ میں فائق ہے، اسم پاک اون کا محمد ﷺ ہے اور دوسرا احمد ہے اور منقبت حیدر کرار و صی احمد مختار سے ایمان کی جلا ہے۔ انکے مداح کو بہشت میں گھر ملا ہے۔ اما بعد پچھم ان حقیر ترین زائران ضعیف ترین حاجیان سید آل محمد ابن زبدۃ الخلق عمدۃ الزوار سید اصغر حسین سلمہ اللہ المنان یہ عرض کرتا ہے، کہ ان روزوں میں بسبب علم کی ترقی کے میرے دل نے یہ چاہا کہ ایک تاریخ ارض مقدس کر بلا کی لکھوں۔ جب اس کو لکھنا شروع کیا۔

تو اس میں تاریخی واقعات کے لحاظ سے حضرت قاسم پسر امام حسن کی دہادی کا حال بضمن عدم صحت واقعہ مختصراً لکھا۔ در صورت اسکی تحقیق نہ ہونے کہ اس فعل کا معصوم پر افترا اور بہتان ہے جو بہت بڑا گناہ ہے اور اس وضعی واقعہ کا رواج اور شیوع اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ عام طور سے مرثیوں کو کتابوں میں لکھا جاتا ہے اور شہر بشہر مہندیان اٹھائی جاتی ہیں۔ اور ممبروں پر بیان کیا جاتا ہے۔ بعض محبان واثق اور دوستان صادق کی یہ استدعا ہے کہ کسی قدر بسط سے حال جد اس رسالہ تاریخی سے لکھ کر چھاپ کر ایسا جائے۔ بنا برین، ان اوراق میں جد لکھ دیا اور رسالہ کا تاریخی نام (غازہ شاہد) رکھا۔ وبالله التوفیق وہ نستعین وانا انشرع المقصود بعون اللہ الوہود۔

واقعہ نمینو اور سانحہ کر بلا میں باتفاق علماء مورخین اصداقا، جناب قاسم اور حسن ثنی پسران حضرت امام حسن سبز قباشریک مصائب امام حسین سید الشہداء ضرور تھے۔ نکاح حضرت قاسم جناب فاطمہ کبریٰ امام حسین علیہ السلام کی دختر سے ثابت نہیں ہوتا۔ صاحب روضہ الشہداء نے یہ دہادی کی روایت بلا سند جس کو شتر بنی مہار کہتے ہیں، نہیں معلوم کس اعتماد پر لکھ دی، جو رفتہ رفتہ ذاکرون اور واقعہ نگاروں میں مشہور ہو گئی

کہ جناب امام حسین نے اس بی اطمینانی کی حالت میں حضرت قاسم سے اپنی بیٹی کا عقد حسب وصیت جناب امام حسن علیہ السلام روز عاشورہ وقت شہادت حضرت قاسم کر دیا اور دس گیارہ سال کی وصیت کو اطمینان کے وقت چھوڑ کر اس آفت کے وقت پر موقوف رکھا اور کبھی مدینہ منورہ میں اس پر عمل نہ کیا۔ اس حیرت انگیز واقعہ کو روضۃ الشہداء سے ہم آئندہ نقل کریں گے اور دکھلائیں گے کہ اس روایت سے ہی اس واقعہ کی تکذیب ہوتی ہے۔ میں نے جو اس واقعہ کا حال تلاش کیا، تو یہ امر ظاہر ہوا کہ ہمارے علماء کرام کی قدمی کتابوں خصوصاً کتب احادیث میں کہیں اس کا پتہ نہیں چلتا۔

ارشاد شیخ مفید اور مشیر الاحزان ابن نما اور لہوف ابن طاووس اور کشف الغمہ علی عیسیٰ اربلی اور بحار الانوار علامہ مجلسی میں جو دیکھا تو ان کتابوں میں کچھ بھی اسکا اثر نہیں، ہر چند مالی شیخ صدوق نسب اور خاص فضائل کی کتاب نہیں مگر اس میں واقعہ کر بلا سلسلہ وار لکھا ہے۔ اور ناقلین اسی واقعہ میں لکھتے ہیں مگر اس میں بھی غصیں پایا۔ جناب ملا باقر مجلسی جلاء العیون میں انکے عقد کے بارے میں فرماتے ہیں ”وقصہ دامادی او در کتب معتبرۃ بنظر این حقیر نرسیدہ است“ اور منافع کثیر بیاض مشرف علیہا جس میں فتویٰ علماء کرام کے ہیں اس میں جواب سلطان العلماء طاب ثراہ کا جواب ایک سوال کے اس طرح لکھا ہے۔

سوال:

مراسم حنا بندی و آتشبازی و تفنگ ہا سردادن درست است یا نہ؟

جواب:

جناب اخوند رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ اند کہ: «روایت دامادی حضرت قاسم علیہ السلام

در کتب معتمدہ بنظر نرسیدہ. (واللہ یعلم)

پھر دوسری جگہ اسی میں ہی سوال حال صحت عقد فاطمہ کبریٰ دختر جناب امام حسین علیہ السلام با حضرت قاسم بن الحسن علیہ السلام در واقعہ کر بلا یا قبل ازین چیست جواب این امور مفصلاً وارد نگشتہ، یہ

جواب بھی جناب سلطان العلماء طاب ثراؤ کا ہے۔ اور جناب مولانا محمد حسن قزوینی ”ریاض الشہادت“ میں فرماتے ہیں:

«علماء شیعه در کتب مقتل و مورخین در تواریخ مختلف نقل کرده اند، و حکایت دامادی او را نیز فاضل مجلسی مذکور نسخہ، و فرمود کہ حدیث آن بنظر نرسیدہ اما شیخ فخر الدین طریحی کہ از جملہ علماء امامیہ است و مرد بزرگی است در فخری نقل و مستند بروایت نموده. و ملا حسین کاشفی نیز در روضہ الشہداء از کتب مقتل ہا و تواریخ ابراد نموده.»

محمد بن سلیمان تنکاہی قصص العلماء میں تحریر فرماتے ہیں کہ فخر الدین طریحی نجفی مصیبت کے اخبار مراسل اکثر نقل کرتے ہیں۔

پس انکا نقل کرنا بسبب مرسل روایت نقل کرنے کے سند نہیں ہو سکتا۔ اور ملا مہدی زراقی نے جو محرق القلوب میں اس روایت کو دہلاد کی نقل کیا ہے، اسکا حال یہ ہے کہ وہ مطلق ایراد ہے، کسی روایت معتبر سے بشرط مستند نہیں کیا علاوہ برین قصص العلماء میں ہی کہ محرق القلوب میں ایسی خبریں ہیں کہ انکا اعتبار نہیں اور اخبار ضعاف بلکہ مظنون الکذب ہیں۔ اور فاضل تنکاہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ اسرار الشہادۃ آقا در بندی کی بعض مقامات میں بے اعتباری کی رو سے ہم مرتبہ محرق القلوب کے ہے۔

چنانچہ فاضل زراقی کے ذکر میں جو محرق القلوب کا ذکر کیا ہے، اس میں لکھا ہے:

«لیکن بسیاری از اخبار آن کتاب را اعتمادی نیست و از اخبار ضعاف بلکہ مظنون الکذب و یا مقطوع الکذب است و این فقیر را حواشی برہامش آن کتابست.»

اور پھر بعد چار سطر کے لکھا ہے:

و کتاب آخوند ملا در بندی در بعضی از مقالات تالی محرق القلوب است.

توحید

مصنف

حضرت مولانا ابوالحسن علی صاحب دہلوی

توحید و تبارک

(دوسرا جلد)

مصنف

سکریہ العلماء مولانا ابوالحسن علی صاحب دہلوی

جمہور العصر غلام علی

شوال ۱۳۱۵ھ

سلسلہ اشاعت المائیدہ شریک پاکستان حریر ڈالہ پورہ

مقصدین

(دوسرا جلد)

(۱۶۸)

سکریہ العلماء مولانا ابوالحسن علی صاحب دہلوی
جمہور العصر غلام علی

نہایت

توحید

مصنف

سکریہ العلماء مولانا ابوالحسن علی صاحب دہلوی

مصنف

سکریہ العلماء مولانا ابوالحسن علی صاحب دہلوی

سلسلہ اشاعت المیراث پاکستان جلد ۳۲

سامانِ عزا

ترجمہ حقیقتِ دولت

پروفیسر العلماء علامہ سید علی نقی نقوی
ترجمہ العبد المذنب لعلی

جلد ۲

سلسلہ اشاعت المیراث پاکستان جلد ۳۲

صحیفہ نجاویہ کی عظمت

ترجمہ

پروفیسر العلماء علامہ سید علی نقی نقوی ترجمہ لعلی

سلسلہ اشاعت المیراث پاکستان جلد ۳۲

ذوالجناح (دوسرا ایڈیشن)

پروفیسر العلماء علامہ سید علی نقی نقوی ترجمہ لعلی
ترجمہ حقیقتِ دولت

پروفیسر العلماء علامہ سید علی نقی نقوی ترجمہ لعلی
ترجمہ حقیقتِ دولت

سلسلہ اشاعت المیراث پاکستان جلد ۳۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر العلماء علامہ سید علی نقی نقوی ترجمہ لعلی
ترجمہ حقیقتِ دولت

ترجمہ

پروفیسر العلماء علامہ سید علی نقی نقوی ترجمہ لعلی
ترجمہ حقیقتِ دولت

جلد ۲

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ٹریڈنگ لائیو سٹال

سیر کامل

سرکار ولایت حضرت علی حوالہ السلام
کی پاکیزہ زندگی کا پرمقرب تعارف

از قلم معجز قلم

پروگرامر سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی صاحب
جنت العصر
قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ٹریڈنگ لائیو سٹال

میدۂ عالم

مخلصہ کوثر سرکار عصمت حضرت علی حوالہ السلام
العلیہ السلام کی حیات طیبہ کا مختصر تعارف

از قلم معجز قلم

پروگرامر سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی صاحب
جنت العصر
قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن فیبر ۱۳۹۱

تاریخ نبویہ کا مختصر مطالعہ

از قلم

حضرت سید العلماء علامہ

محصول ۱۰

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ٹریڈنگ لائیو سٹال

نماز

از قلم حضرت قلم

پروگرامر سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی صاحب
جنت العصر

قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ریڈیو لاہور

امام رضا

شہنشاہ و شہساز سلطان العرب امام امام حسن علی
ابن علی رضا علیہ السلام الشاہ علیہ السلام کے سوانح حیات
کا مختصر خاکہ

از نجم حبیبیت رقم

مؤید العلماء علامہ علی نقی نقوی
مجتہد العصر

قیمت ۲۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ریڈیو لاہور

پانچویں امام

سوانح عظیم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
کے مختصر سوانح حیات

از نجم حبیبیت رقم

مؤید العلماء علامہ علی نقی نقوی
مجتہد العصر

قیمت ۲۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ریڈیو لاہور

دشویں امام

سوانح امام محمد باقر علیہ السلام کے مختصر سوانح حیات
از نجم حبیبیت رقم

از نجم حبیبیت رقم

مؤید العلماء علامہ علی نقی نقوی
مجتہد العصر

قیمت ۲۰ روپے

مؤید

مؤید العلماء علامہ علی نقی نقوی
مجتہد العصر

قیمت ۲۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ میں پاکستانی رتبہ لیا اور ۱۹۶۹ء

امام غفرلہ

حضرت امام علی محمد علی نقی شریفی مدظلہ
مجلس مدرسہ

از قلم حضرت امام

سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی
مجتہد العصر کاشف

تیسرا

تجربہ و احتیاج

— جدول از افادات —

حضرت سید ابوالفضل امامنا السید علی نقی نقوی

— جدول از قلم —

دستور سید علی نقوی مدظلہ العالی

سلسلہ اشاعت امامیہ میں

معاذ

از افادات

حضرت سید العلماء مدظلہ

مجلس مدرسہ

تیسرا

سلسلہ اشاعت امامیہ میں

روزہ

از قلم

سرکار سید العلماء مدظلہ

مجلس مدرسہ

تیسرا

مجله اشاعت امامیہ مشن برصغیر

اسلام

از افادات

حضرت سید العلماء مدظلہ

مکمل اور

مجله اشاعت امامیہ مشن برصغیر

اسلام کا نظریہ حکومت

از

افادات حضرت سید العلماء مدظلہ

مکمل اور

مجله اشاعت امامیہ مشن پاکستان برصغیر

اسلامی قانون وراثت

آخر حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی
محبت العصر

تحت اہد

القرآن الجید

پہلا پارہ

مترجمہ

ترجمہ و تفسیر القرآن مجید

ناشر

ادارۃ القرآن و تفسیر القرآن

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

اسلام کا تہذیبی

مصنف

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

تہذیبی

(از مکتب)

حضرت سید العلماء رضی اللہ عنہ

دم نطلہ

— ❦ —

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

صادق آل محمد

دوسرا ایڈیشن

از

حضرت سید العلماء رضی اللہ عنہ

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

مکتب

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

مکتب سید العلماء رضی اللہ عنہ

بوی کاظم



(از)

حضرت سید العلماء رضی اللہ عنہ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان برصغیر لاہور ۱۳

اسلام اور انسانیت

از آقا علی

حضرت سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ

قیمت ۴۰۰ روپے (مستند تصدیق شدہ) مسئلہ امام

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان برصغیر لاہور ۱۳

قتل العبرة

اللہ

مولانا سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ

قیمت ۴۰۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان برصغیر لاہور ۱۳

اصول دین و ارکان دین



ترجمہ سید علی

مولانا سید علی نقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ

امامیہ مشن علی گڑھ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان برصغیر لاہور ۱۳

سہ مجالس

اسلام دینِ محفل ہے مسئلہ حیاتِ نبوی اور اخلاقیات رسول
چند اہم اہم امور کا سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ

پیش کردہ

آپ کا

انجام دینا اور امامیہ مشن پاکستان برصغیر لاہور ۱۳

ناشر

امامیہ مشن لکھنؤ

مولانا سید علی نقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳۰۰ء)

(۱۳۰۰ء)

ملک اشاعت امیر مین پاکستان لاہور ۱۹۷۸

نظام زندگی

حصہ دوم

۱۹۷۸ء

سید العباسی علی نقی الفتوی لاہور
مکتبہ العصر

نہت ۱۲

ملک اشاعت امیر مین پاکستان لاہور ۱۹۷۸

نظام زندگی

حصہ اول

۱۹۷۸ء

سید العباسی علی نقی الفتوی لاہور

نہت ۱۵

نہت ۱۵

نظام زندگی

حصہ چہارم



نظام زندگی

حصہ سوم



امیر مین پاکستان لاہور

امیر مین پاکستان لاہور

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان جیٹو لاہور ۹

اسلامی نظریہ حکومت

۱

افادات حضرت سید العلماء علامہ علی نقی نقوی رحمہ اللہ

مجلد ۱

قیمت ۳۰

ادھر پتہ تحریر لاہور ۱۱۰۰

سائنس و دلائل

— جز مصنفہ —

حضرت سید العلماء علامہ علی نقی نقوی

محبت العصر

۱۱۰۰

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان جیٹو لاہور

نمبر ۱۲

مادیت کا علمی جائزہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی نقوی محبت العصر

مظاہر العالی

قیمت ۳۰

مجلد ۱

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان جیٹو لاہور ۱۱۰۰

ضرورت مذہب

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی نقوی

محبت العصر لکھنؤ

قیمت ۲۰

بند اشاعت المایشن پاکستان رجسٹرڈ اور نمبر

محاربتہ کر بلا

بقلم محقق دستم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی الشقوی مجتہد العصر لکھنؤ

جلت

۴

بند اشاعت المایشن پاکستان رجسٹرڈ اور نمبر

نجات کے مثالی کارنامے

(دوسرا ایڈیشن)

ترانہ

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی الشقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

جلت ۱۹

بند اشاعت المایشن پاکستان رجسٹرڈ اور نمبر

۶

عورت اور اسلام

(دوسرا ایڈیشن)

ترانہ

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی الشقوی مجتہد العصر لکھنؤ

جلت ۱۹

جلت ۱۹

امایشن کا تہذیبی سالہ



ترانہ

فراز مکتبی پریس کمپنی امر
نند ایڈیشن دہلی

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ہسٹریو گرافی

حج

انٹیکل

مکاتیب العلماء علامہ سید علی نقی نقوی صاحب قلم
مکتبہ العصر
قیمت آٹھ

لہذا علی
نورانی لائی

حسین اقا اسلام



حضرت امام ابوالمکارم علی نقی صاحب قلم

مکتبہ العصر

قیمت آٹھ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ہسٹریو گرافی

حسن مجتبیٰ

شاہ ولی اللہ خان مکتبہ اسلامیہ
علیہ السلام

قیمت چار روپے

مکاتیب العلماء علامہ سید علی نقی نقوی
مکتبہ العصر

قیمت آٹھ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان ہسٹریو گرافی

بین الاقوامی شہید اعظم
حسین ابن علی

(دوسرا ایڈیشن)

قیمت چار روپے

مکاتیب العلماء علامہ الحاج سید علی نقی نقوی
مکتبہ العصر

قیمت آٹھ

سلسلہ اشاعت ایمیشن پاکستان بریل ڈاٹ کام

حسن عسکری

اولیٰ مرتبہ

سید العلماء علامہ علی نقی نقوی
مجموعہ العصر کتب

قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت ایمیشن پاکستان بریل ڈاٹ کام

سید سجاد

سلسلہ اشاعت ایمیشن پاکستان بریل ڈاٹ کام
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کی حیات عظیمہ کا مختصر تعارف

اولیٰ مرتبہ

السید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی
مجموعہ العصر کتب

قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت ایمیشن پاکستان بریل ڈاٹ کام

حکیم ابوبکر

اولیٰ مرتبہ

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی

مطبوعہ

سرگودھا قومی پریس کمپنی

قیمت ۱۰ روپے

قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت ایمیشن پاکستان بریل ڈاٹ کام

آثار قدرت

اولیٰ مرتبہ

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی

قیمت ۱۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان جیٹو ڈیلاہور ۲۰۰۵ء

شیعیت کا تعارف

(دوسرا ایڈیشن)

دفعہ قیمت ۲۰

سکریٹری علامہ علامہ الحاج سید علی نقی نقوی
مجموعہ العصر فیلسفہ
قیمت ۲۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان جیٹو ڈیلاہور ۲۰۰۵ء

عشرہ محرم اور مسلمانانِ پاکستان

(پہلا ایڈیشن)

غیر

سکریٹری علامہ مولانا الحاج سید علی نقی نقوی صاحب قلم
مجموعہ العصر فیلسفہ
قیمت ۲۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان جیٹو ڈیلاہور ۲۰۰۵ء

شہادت زارِ کرلا

(دوسرا ایڈیشن)

ادانوات

سکریٹری علامہ علامہ سید علی نقی نقوی
مجموعہ العصر فیلسفہ
قیمت ۲۰ روپے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان جیٹو ڈیلاہور ۲۰۰۵ء

کون سے جاتے ہوئے
حضرت ام حسینؑ نے شہرِ دل کا کیا کیوں نہیں کیا؟
اگر واقعہ کر بلا نہ ہوتا
تو کیا ہوتا؟

از انکلات

سکریٹری علامہ علامہ سید علی نقی نقوی
مجموعہ العصر فیلسفہ
قیمت ۲۰ روپے

سلسلہ اشاعت المیہ مشن پاکستان جرنل ڈائریکٹری
شہادت حسین کے
(دوسرا ایڈیشن)

ادبیات

سرکارِ یہ العلماء الحاج علامہ سید علی نقی نقوی
محترم العصر کے خلیفہ
قیمت ۲ روپے

شہادت حسین

انفاقات

حضرت خیر المتقین سید اہل امور دینی علی نقی صاحب قلم

مطبوعہ سرخارا قزوین ریسٹورنٹ کھٹو

سلسلہ اشاعت المیہ مشن پاکستان جرنل ڈائریکٹری

اسلامی نظریہ حکومت

۲۱

انفاقات حضرت سید العلماء علامہ علی نقی نقوی صاحب قلم
قیمت ۱۲ روپے

سلسلہ اشاعت المیہ مشن پاکستان جرنل ڈائریکٹری

عزائے حسین پر تاریخی تبصرہ

انفاقات

سرکارِ یہ العلماء علامہ علی نقی نقوی صاحب قلم
قیمت ۱۲ روپے

سلسلہ اشعار ایضاً کتب نمبر ۲۵۹

مناقب انبیا

سرکارِ دیندارِ عالمِ مظلوم

مناقب انبیا

— (۱۲۵۴) —

حضرت سید ابوالحسن علی نقی نقوی علیہ السلام
تالیف: سرکارِ دیندارِ عالمِ مظلوم

قبر و قبور

سرکارِ دیندارِ عالمِ مظلوم
تالیف: سرکارِ دیندارِ عالمِ مظلوم

مکتبہ امامیہ - اردو بازار - لاہور

مناقب انبیا

(مکتبہ)

حضرت سید ابوالحسن علی نقی نقوی علیہ السلام
تالیف: سرکارِ دیندارِ عالمِ مظلوم

آیت اللہ سید العلماء علی نقی (رہ)

بعضوان

شیخ الاجازہ

- اجازہ اول: آیت اللہ سید شہاب الدین المرعشی النجفی
- اجازہ دوم: آیت اللہ سید محمد رضا الحسینی الجلالی دامت برکاتہ

(الخراساني الحائري) و (الجلالي الكشميري) علي
 اني فقد قرنت عيني بان جعل الله لشعبي السيد
 نعمته الله برحمته خلفا يرثه في علمه وعمله (عليه السلام)
 وجعله خيرا خلفا لذلك السلف حيث قد استجازني
 فارى من اللازم ردة الفرع الى اصله او اداء الامانة
 الى اهلها فاجيزه ان يروى عني ما سمعت في روايته
 عن جدته المغفورة له واضيف اليه وراؤ ما سألته
 يروى عني بجميع طرق المذكرة في كتاب "الدرر المحيطة"
 الذي قد اطلع عليه كما ذكره عند العلامة المتبحر السيد
 محمد باقر المجلسي (البحر المحمدي) دام علاه ووجوده الآن
 تروى مختصرا في تلك النسخة فان النسخة التي
 التي كانت عندي قد احترقت بالحريق الذي وقع
 في داري يوم العشرين من صفر الماضي في السنة
 ١٢٨٩ هـ الشيعية والمتبعين بابنا والسنة فقطعت على
 هـ لتبقى التي كانت تحتوي على بقية آثار السلف

وَبَارِئُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَهِيَ الْفُتُورَةُ الْآخِرَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محرره على تراجمها واستفاضة الآلة وفناء الهداية في طرفه
وإن شاء الله تعالى على سبيل الرضا عنه وبلغه ونصق على رساله الكراميات
وأفضل اصفياء على الامانة من ذريته وابائهم الحائزين نصب السبق في قيام
اشواقنا له انما وجد حيث كان التوسع في طرف الزاوية عن الاطراف
الاعلام من اول الذرية والوصول بالاسناد الى نهايت الوصول من الامة الاعباد
متاخرين عليه سيرة السلف واقفا انما رهم فيه الخلف واعتنى به المنقبون
من اول الابصار واهتم به المحققون من حقه الاخبار والآثار كبت في
من بقية قهر المقدسة العلوية العلم المفضل تادوا الفضل الكمال حمدة
العلوية العظام زينة النعمان الاعلام المستنير من غار الجهاد اعدا زوده
والأخذ من الشرف يوثق عوده جمال الاسرة ومقر العزة المستنير الحديث
النبيه الحق المصطفى المحرم مولانا الميرزا شهاب الدين ابو المعالي
الشهير بابا محقق ابن خلدون الفحول فناء آل الرسول حجة الاسلام السيد
شمس الدين محمود بن السيد علي سيد الحكماء ابن السيد محمد المصطفى ابن
السيد ابراهيم الحسيني الحسن الميرزا القمي افاض الله عليه افاضاته
واسكنهم فسيح الفردوس وحقا جنة كتابا في الزينة الاحياء زلفه
في الزينة بليل للفتنة المشايخ والاساطين من اجدادنا في الدين
المنحة باسماهم الاعلام المحمدين في منتهى في معانيهم ومعلو

الذين من اصفياء رب العالمين عليهم صلوات الله اجمعين ولقد كنت ممن يعلم
مقدار نفسه ويعرف يوم من اسمه والراكن لا تزال نفسي منذ المهدوب
وارثها مرتبة المحذنين مع التي قد حصلت منذ زمان وصف العلامة المسجور
باحسن ما يكون من التعظيم واخضع الحب له بقلب جميع فصوله بان يحجز من
ان مسجور ولكن امثال الاموال الشريف على خط هذه المخططة الخطيرة والخاصة
الكبرى فاقول ان طرف رايته عن اجازة الاعلام بالايجاز كلها منسوبة
المحذية ناسبت العلامة الاعلام اية اشرف الامور صاحب مناهج الله بين
والخاصة الكثرة الشهرة العلامة السيد حسين وابيه المؤسس المصلح
العظيم السيد الذي قد من شرفها فان حيد نال العلامة حجة الاسلام
السيد محمد ابراهيم والذو عمار العلماء السيد محمد نقي وعمه سلطان العلماء
السيد محمد عليهم الرضا والرضوان لكثر ما يعبر من الاجازة والثبت
في نقل الاخبار والآثار لم يحجزوا احدا من تلاميذهم في الزيادة فلا يكاد
يوجد اليهم حجة اعلم طريقا صلا والتي اشرف الباه من الطرف عدا
الاول روايتي بلا جازة عن والده العلامة واسناده في القام
القصبة الحجة الموقن السيد ابو الحسن عام فله عن العلم الكبير المحج
الشهير المرجع المبرور في العلماء الحاج السيد آقا حسن النجاشي
القمي وكان من المحدثين في الطراز الاول من علماء الهند في العصر
القديم وفي سنة ١٢٤٥ هـ عن حجة واسناده علم الفضل القامه عمادا

السيد مصطفى بن عبد الله العلامة السبكي رحمه الله من السيد محمد بن حسين
العلامة السبكي رحمه الله على النقود قدس سره الموقر سنة ١٣٢٥ هـ من
الحقق الطرام والقائمة الائمة العلامة العتيقة والمجتهدين السيد احمد علي الميرزا
الموقر في حقه سنة ١٣٩٥ هـ عن اسناده وسناده العلامة المجتهدين الكبريين
الشيخين باراجاة الهند الفسيحة مولانا السيد دلداز علي بن السيد محمد معين النقوي
التحصيل بالادب الكائن في حقه عباد الاسلام وخبر الموقر سنة ١٣٢٥ هـ عن سبانه
ذكره الثاني ما اجاز في المحدثات الخيرية والمصطلح المحرم مصنف كتاب التذكرة
الى نصابها الشيعة في ستة مجلدات الشيخ محمد محسن المدعو بآية نوري
الطهر في نزيل سامراء المشرفة عاشقاً فاضلاً عن منار الاسلام امام الحديث
التحصيل والكلام مولانا السيد ناصر حسين بن العلامة صاحب العتبة السيد محمد
الكافور طاب ثراه عن العلامة الشهير المكنى في تصنيفه الثاني المسمى بالسبكي
المشترع على الكندي من آل المرحوم السيد فخر الدين الموقر سنة ١٣٢٤ هـ
عن اسناده العلامة عبد جبار ناسب العلماء ومجاهدين امير السيد دلداز علي
الثالث ما اجاز في العلامة الخيرية والادبية المنتفع المحرم الشيخ فاضل
الفرش الحنفي عن العلامة السيد ناصر حسين المتقدم ذكره اسناده
الرابع ما اجاز في العلامة الادبية الفضال السيد كلب محمد بن السيد
الموقر سنة ١٣٤٩ هـ عن امير المومنين الميرزا السيد كلب بن الميرزا

عن سادته الامام الكبير تاج العلماء السيد محمد بن سلطان صاحب
 القدر في سنة ١٣٢٥ هـ عن المرحوم الفاضل السيد محمد باقر بن سيد العلماء
 الفاضل ما روي عن العلامة المحقق الفاضل الكبير السيد هبة الدين
 الشهرستاني دام قباؤه عن المرحوم العلامة السيد كلب باقره بالقرين
 المتقدم هذا ما يستر له الى الآن من طرف الاحسان الى حجة العلامة صاحب
 عماد الاسلام وانا بعد بعد ذلك الطرف وتوسع نطاق الرواية عنه حسبما
 نسا عد في الطرف والاحوال وهو روي عن سادته الاربعة وهم صاحب
 الرياض المحدثون الثلاثة السيد الجليلان والشهيدان في الشريعة
 المشهودات تراث اسرارهم جميعا عن الرحمة البهية عن والده الاكل
 عن العلامة المحقق بالاسانيد المعلقة وذا حجت العلامة المستفيض
 سلمه الله انما روي عن ما يحتج رويته عن هؤلاء المشايخ والاساتذة
 الاعلام بالطرف المذكورة وبالطريق التي لم يتك في ذكرها كذا ما حققنا له
 في كتابه ذكر طريق الى كسب الاعلام خاصة فانما ارى صحيح كتاب الحديث
 الاخبار ومنها من العلوم الاسلامية من ذكره من الاجابة بالاحسان فانها
 عامة شاملة ولقد اجرت رواية السيد الجليل فلهذا ما عني من مشايخ المذكورة
 واسئلة الذوات في عظام الاحباب واخره عولنا ان المحدث والفقهاء على اولياء
 وقد كتبنا الاجابة لم بعض هذه الطرف في بقية التوفيق المقدسة في آخره من بعض
 ١٣٤٥ هـ ثم بدلتها منبذ الاله استيفاء الحقوق الاسانيد يوم العشرين من جمادى الاولى
 ١٣٥٠ هـ في ناحية قم المشرفة وانا الاقل اصغف عباد الله فليحط على حق التوفيق العبد

عکس

اجازات علماء الاعلام تشیع

ب

آیت اللہ علامہ سید علی نقیؒ

اجازة الروایت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جاز لنا التحديث بجواز نعمه وبره وجعل الحمد مجازا
الى حقيقة شكره والصلوة على رسوله الذي اعمل الى امره والصادق
بنهيه وامره وعترته الهداة المهديين السالكين على اثره موارد
علمه وحد اول محبه ونعبد فان من نعم الله تعالى التي لا اكاد
احصها والا انه التي لا يبلغ الى وصف او انما فضلا عن افاضها ان
وفقي بلطفه السابغ ورفقه الرافع للحضور لدى اعلام الدين واساطير
الشرع المبين والاستفادة من علوم الالطه ويس فضل تعالى الامانة
الكاملين والاستحانة من المشايخ المرصين وفاضل العلماء والمحدثين
بطرقهم المعصنة المتصلة بمهايط الوحي والتزليل ومعادن الحكمة
والا تاول من النبي وآله الا طيار بسلام الله عليهم اية القليل والارباب
النهار فكتبوا بفضلهم الاجازات متضمنة للطرق والروايات و
ان لم تكن لها جدير ولا كنت من الخطر على تغير ولا قطر ولكن
الله سبحانه منظر الجليل وسائر للقيج واذا اراد الله بعد خير انطق
اللسن بذكره وعطف القلوب لهواه وليس ذلك على الله بعزيز
وقد اردت ان اجمع تلك الشذوذ والذخيرة والعقود العسجدية
اعني الاجازات المنتشرة في اوراق منتشرة كي لا تذهب ادراج الزمان
وتبقى اثرها على مر العترة والرواح ورأيت بها تلك الاجازات بمخطوط
اصحابها الا ما كان مكتوبا على قطع الكبر من كتابي فاني استنسخه بخطي وما كان
من الاجازات شفاها اذكره مشيرا الى طريقها واسطة واما تفصيلها
والاسانيد فهو موكول الى كتابنا الكبير فحالة دريت هذه الاجازات على ترتيب

آیت الله سید حسن بن هادی صدر (۱۲۷۲-۱۳۵۳ هـ - ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اجازنا التبحر بنعمته ، ودلنا على محاح براهين علمه
وقدرته ، وحملنا اثار عدله وحكمته ، وهذا نال التمسك بقول
الرواة عن رب السموات ، محمد وآله المجتهد على اهل الارض والسموات
ثم الرحمة والرضوان على جملة آئادهم ، ودوات حلتهم اما بعد
فقد كتب الي السيد الشريف ذو الفضل المنيف السيد علي بن
ابن العلامة السيد ابو الحسن النقوي الكوفي سلمه الله تعالى
ان كتب له اجازة رواية الاحاديث والخبار الواردة عن الائمة
المعصومين صلوات الله عليهم اجمعين وهو اجد بجدتها فاستمرت
الله واجز من ان يروي عن مشايخي في الاجازة وهم عدد ذكرتهم
بطرفهم الى المعصومين في بغية الوعائ في طبقات مشايخ الاجازات
منهم الشيخ الجليل المولى علي بن خليل الرازي الكوفي مولدا ومثلا ومثالا
من عدد من مشايخنا الاعلام اولهم المولى الفقيه شيخ عبد العلي الرشتي
النجفي شارح الشرايع عن السيد بحر العلوم الطباطبائي عن مشايخه النجفي
اولهم المحقق الاقا محمد باقر البهبهاني عن والده محمد اكل عن العلامة
الجليلة بطريقه المذكورة في اربعينه

ومنهم السيد للتبحر للفرز محمد هاشم الخراساني الاصفهاني صاحب
اصول آل الرسول عن جماعة من الاعلام اولهم السيد الامام العلامة
السيد صدر الدين العاملي عم والدعيب عن ابيه السيد صالح عن ابيه

السيد محمد بن الشيخ المرصاحب الوسائل بطريقه المذكورة في آخره
 ومنهم العلامة الثوري صاحب مستدرک الوسائل بطريقه المذكورة
 في خانة مستدرک الوسائل التي فيها رواية عن شيخنا الاخير
 الانصاري عن المولى احمد البزازي صاحب المستدرک عن السيد بحر
 العلوم الطباطبائي عن الشيخ المحدث الشيخ يوسف البهائي صاحب
 المحاديث بطريقه المذكورة في قولنا في البحر (جبلوت) وبالطريق
 المذكورة عن العلامة الجلي عن جدنا السيد نور الدين علي خوي
 السيد محمد صاحب المدارك والشيخ حسن صاحب المعالي
 عن الشيخ حسين بن عبد الصمد والشيخ البهائي عن السيد
 الثاني الشيخ زين الدين بطريقه التي ذكرها في جازية الشيخ حسين
 بن عبد الصمد المذكور فليدرك الله عن شيخنا عن شيخنا بالحق
 التي اشرفت اليها وهي جامع لكل طريق علم الامامية عند التأمل
 في الاجازات الكبار والشا والبها المنتهية الى محمد بن الثالث
 الاول ارباب الكتب الاربعة وغيرها والى طريقهم الى العترة عليهم السلام
 فهي اجازة عامة لكل ملابيد يناسك كتب الحديث والتفسير وصار العلم
 فليدرك ما شاء لمن يشاء بحق روايت في شرط الاحياء وان لا ينسب
 من الدعاء في دعواته زاد الله في توفيقه هذه الاحقر حسن النعم
 بالسيد حسن صدر الدين بن الهادي بن محمد بن علي بن صالح بن محمد بن ابراهيم بن محمد
 المعادين بن نور الدين بن علي بن الحسين السهروردي بن الحسن الموسوي الماسيني



۱۱ في شهر شوال
 ۱۳۰۵

[illegible]

تصريحه وتصديره العالم الماهر الفاضل بقره العجواني عن والده الاجل محمد اكل ومنجس عن العالم المحجل في فارس السيد محمد كاظم القمي
طالب ثراه عن شيخه واستاده الشيخ مهدي بن الشيخ علي عن عمه الميرزا محمد بن الشيخ حسن عن ابيه الشيخ موسى عن والده
كاشف الغطاء عن جده الميرزا محمد بن الفاضل عن والده كاشف الغطاء عن جده الميرزا محمد بن الفاضل عن جده الميرزا محمد بن الفاضل
ومنها عن سيد المتأخرين وصدر المجتهد في الفقه السيد اسماعيل بن السيد صدر الدين بن الموسوي عن مشايخه الباقين
طالب ثراه ومنها ما صح في روايته بما عاينته من زيادة عن شيخه واستاده ومن ابيه استاده عن العالم الشريفي في مولا القمي
السيد محمد عباس الموسوي الشيرازي عن جده السيد محمد بن الفاضل عن جده السيد محمد بن الفاضل عن جده السيد محمد بن الفاضل
حسن عن شيخه واستاده وابيه مولا السيد محمد بن الفاضل عن جده السيد محمد بن الفاضل عن جده السيد محمد بن الفاضل
بجمل سلسله الامام تقي الدين في ائمة الهدى عن رسول الله عن جده الميرزا محمد بن الفاضل عن جده الميرزا محمد بن الفاضل
التركي بلبل بن شغوف قائم العروة الوثقى وملازمه الاحياط قائم سوقي القراط وحضره الذين بالعلم والبيان فانها
فريضة الابان والمرجو منه ان لا ينسأ في مقام الاجابات صالح الدعوات من دعاء المحضر والمقر

المخططات : حرة الراعي حضورته في ملحق السيد محمد الحسن

على منة طرة ذي الجعة الحرام

الاجازة الثالثة

من الامام الكبير والعلامة الشهير ذي الشان الواسع والذ كر الشايح صاحب المصنفات المشهورة والآثار المأثرة المذكرة
السيد محمد بن السيد عبد الله بن السيد علي بن الامين الحسيني الاعلى نعتها التي من دمشق في سنة ١٢٠٤ هـ بالتحقيق

آیت اللہ سید محسن بن عبد الکریم حسینی امین عالمی (۱۲۸۳-۱۳۷۱ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين
صالح الهدى وبجى الله على هذا الدنيا وسلم تسليم
وبعد فقد استجازني الأخ في الله العالم العلامة والبايع
الغمامة ذو الذهن الوقاد والطبع النقاد وامتد علوم
اجداده الطاهرين والمحدث نفسه في مطالعة احبارهم
واحياء آثارهم والحاماة عن حوزاتهم والذب عن شريعتهم
سيدنا السيد علي التقي ابن حجة الاسلام الفقيه السيد
ابي الحسن ابن حجة الاسلام السيد ابراهيم ابن العلامة العالم
السيد محمد التقي صاحب التفسير ابن العالم العالم وجر العالم
الحضرم السيد حسين ابن العلامة المجتهد الكبير السيد
والدار علي النقوي المكنى بوري صاحب عماد الاسلام
والنأليف الشريفة من تلامذة آية الله سراج الملوك
الطاهرين في النجفي قدس الله سرارهم فأجزيت
له أدام الله فضله وافضاله وأكثر في الفرقة الناجية
امثاله ان يروى عني جميع مؤلفاتي ومصنفاتي
وما صحت لي رواية بالاهواز عن شيخنا واستاذنا
الفقيه المحقق المدقق الورع الزاهد الشيخ محمد طه
نجف النجفي قدس الله سره عن شيخه الأفاضل الورع اخیلیل
ابی الحسن ملا علی بن میرزا خلیل الطهرانی

النجفي طاب ثراه عن العلامة الباهر الهام قدوة علماء الامم
ابي محمد ~~محمد~~ الشيخ محمد حسن صاحب جواهر الكلام والشيخ
اجليل الزكي الشيخ جواد بن الشيخ تقي ملا كتاب وسيد
انويد ذرياً سداد السيد محمد بن العلامة السيد جواد صاحب
مفتاح الكرامة والشيخ رضي بن الشيخ زين العابدين جميعاً
عن السيد العامد العلامة السيد جواد صاحب مفتاح الكرامة
عن شيخه السيد الباهر صاحب الكرامات والبالغ في جمع
المكارم ابعد الغايات الامام العلامة السيد مهدي
المعروف ببحر العلوم الطبا طبياً في دس السرا واهرام
عن مشايخه العظام باسائدهم المعروفة في كتب السرا
وما صحت لي روايته بالاجازة عن السيد اجليل

الفقيه العلامة السيد محمد ابن السيد هاشم الرضوي
الموسوي المعروف بآية مهندي طاب رسمه عن مشايخه
منهم الشفة اجليل العالم النبيل الملا علي ابن الميرزا خليل
الرازي عن شيخه الامام المحقق المدقق الشيخ محمد رضي الرضوي
عن مشايخه ومنهم ملا احمد التراقي عن ابيه ملا مهدي
عن مشايخ متعددين . ومنه عن صاحب جواهر
والشيخ جواد ملا كتاب والشيخ رضا زين العابدين
والسيد محمد ابن السيد جواد صاحب مفتاح الكرامة عن
السيد جواد المذكور عن السيد مهدي بحر العلوم

عن مشائخ بطریق مختلفه معروفه فی کتب الرجال
ومن مشائخ سیدنا السید محمد الرضوی الهمدانی بلا واسطه
شیخ المتأخرین واستاذهم آیه الله الشیخ مرتضی الأنصاری
مدسسه الشریف بطریق مختلفه واعلاها ما عن التتبی
الملا احمد الزای عن سید بحر العلوم الطباطبائی عن مشائخ
وما صحت لی روايته بالاجازة عن السید اجلیل الغفیه
السید محمد ابن السید محمد بنی الطباطبائی عن سید اسد النور
الدامغ والفضلاء ساطع السید علی الطباطبائی صاحب
البرهان الفاضل عن شیخ صاحب الجواهر عن شیخ السید حماد
صاحب مفتاح الکرامه عن شیخ ~~السید محمد~~ السید مهدی
الطباطبائی بحر العلوم بسنده المتصل الی اهل بیت
النبوة صلوات الله وسلامه علیهم

واوصیه ~~بکتابه~~ ادام الله حفظه وتوفیقه وتأییدہ ونسبہ
بتقوی الله تعالی والورع والرجوع منه ان لا ینسأ فی من صالح
الدعاء واحمد الله وصلى الله على رسول الله وآله وسلم

حرر بمدينة دمشق المحروسه فی السابع عشر من شهر محرم الحرام
سنة ١٣٤٧ هـ واربعت بعد ثمان مائة
وکتبهم بيمينه الدائمة اقل العباد وعلاوا کرامهم ترلا لعبده
اخا طای محسن ابن المرحوم السید عبد الکرم الأمان الحسینی
تعالی الشای غفر الله له ولوالديه
واحمد الله وصلى الله على رسول الله وآله وسلم

آيت الله محمد حسين بن ميرزا عبد الرحيم نائيني (١٢٤٤-١٣٥٥ هـ - ق)

الاجازة الرابعة

من امام المحققين ورئيس المدققين حجة الاسلام والمسلمين وآية الله في العالمين اسنادي الاعظم وشيخي المقدم الميرزا محمد حسين النائيني الطيبي دام ظله كتبها الى موقعه بخطه الشريف في الثوب الاشرف يوم مئة صفر ١٣٤٧ هـ واجاز في مئة ثمانية في ٢٢ رمضان سنة ١٣٤٧ هـ في طي اجازة اخرى ليس هذا موضع ذكرها بقول فيها واجزت لاني هدي عن جميع ما صحت في روايته من مصنفات اصحابنا الامامية واسرها وما روده عن غيرنا بطريق المنتهية الى ارباب الجوامع العظام ما كتبه الاصول ومنهم الى اهل بيت النبوة ومهبط الوحي ومعدن العصمة صلوات الله عليهم اجمعين وارجوه ان لا ينسا في من صالح دعائه ان شاء تعالى والسلا م عليه ورحمة الله وبركاته ، الاحقر محمد حسين النائيني

سبب ہر امن ازیم

لکھنؤ رب العالمین و بعد فی جناب السید الفاضل ازک و الباری اعظم
 صفوہ لدی صراطہم و نبیہ الدیالہ الخاتم الراجح بقی السید علی نقی آل اللہ
 السید دلدار علی نقی اللکھنوی و امت تالیف آت و ستہ بیاتہ فریضہ لدی
 والدہ امیر اللقیہ خزانہ العزیزہ القریۃ و السیفۃ السقیۃ و قد حضر علی کاشی حضرت
 و تحقیق و ترقی فتنہ تالیف دتہ و علیہ کائنہ و قد تلی اجہ و قد استجازہ
 فاجزت و ان یرو عنی جمیع ما صحت لہ روایت من کتب التفسیر و الاثر
 و الحدیث و غیر ذلک و فی تصانیف اصی بنا حضرت صاحبہ ہدیہ و السلامیہ
 بنج السید ختم و الکتاب الادبۃ الترغیب المدار فی اللہ عبادہ و اللہ فی التفسیر
 و التہذیب و الکشف و البحر جامع الخیرۃ ثلثہ الاربع و الالف و البحر و غیر ذلک
 من مصنفات اصی بنا و ما روہ عن غیرنا بحق اجازتہ منہ ان لیس
 و اکثرت لا یتین الا زہرین فقیر عمرہا و و علیہ و ہرما اخرج الراجح
 الطرانی الخفی و الشیخ محمد کتب کتب نیدہ یا کثیرہ التفسیر لکھنوی
 حضرت الا فی الراجح الہدیہ فی نہ فریم و اکثرت البحر فی قد باب نہ ہا و قد
 المدار رب الکتاب و المدار و منہم الی امر حبیب العمر و منہم الی
 صدات اہ صمیم جنین و اوجہ بعد ذلک تفسیر و لایبہ السرد و ان کثیر
 مضب حینہ و یتاجد ما تصحیح بنج الہدیہ فی خطبہ کولانا امیر الانس و
 کولانا امیر الانس و یتاجد ما تصحیح بنج الہدیہ فی خطبہ کولانا امیر الانس و

آيت الله الشيخ محمد حسن معروف به آقاي بزرگ طهراني (١٢٩٣-١٣٨٩ هـ - ق)

الاجازة الخامسة

من العلامة الفاضل المتتبع الحبيب الشيخ محمد حسن المعروف
بأقا بزرگ الطهراني تولى سامراء المشرقة صاحب الذريعة
الى تصانيف الشيعة في ستة اجزاء ونقاء البشر وسعداء
النفوس وغيرها من الكتب القيمة وكانت اجازة له شفاها
في التقيف الاشرف يوم الجمعة العشرين من ربيع الثاني سنة ١٣٨٧
ثم اتبعها بهذه الاجازة كتابة عند صبري الى سامراء فيجب
من السنة المذكورة واتمها ببعض طرق الاخر فاجازة اخرى
منه لبعض اصحابنا اذكرها ملحقاً بهذه الاجازة

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من رفع السماء بلا استناد و سطح الارض بالجبال الاوتاد
وارسل السفراء لاختيار العباد وحدثهم بما يجاوز قوتهم في يوم المصاد
فصلوا الله عليهم بما تحلوا من الشاؤم البعوض في الابلح والافند والاشاد
وصلى الله على سيدهم وخاتمهم المبعوث الى كافة اهل البراري والقفار والبلد
وعلى ورثة علم وحفظه شرعه وادبائه الائمة المعصومين الهداة الائمة
ما دار نظام الاجازات على احاديث المجازات في يوم التلاوة وبعث
لما من احد علمنا بالدين المبين وحيانا يصديق خاتم النبيين وادبائه الائمة
المرضيين وعرفنا زعم الاخذ منهم والتمسك بهم والولج من يابهم فكانت الحاجة
من مهام الدنيا والدين كما قال امير المؤمنين عليه السلام في وصيته لبيك بن زياد يا جميل
ما من حركة الاوانت يخرج منها الى معرفة يا جميل لا تاخذ الا غنائك منا يا جميل
ما من علم الاوانا افصح وما من سر الاو الغام غيبه لم تخفه ولكن اخزنا الدهر فلنا
من المفسرين نجد منهم وما خفا الرعان فلا تمكن من الاخذ منهم فخرهم قبلنا الا
من الروايات الثقات منهم طوبى للوسائط واسهل طرق عمل الحديث عن الروايات
الرواية بالاجازة في حديث الروايات كالحزن عليها سنو السلف طبعه بعد طبعه
خو صار من سنهم الاكبره لو لم يدرى الجوهر اجازة روايته الاطوار في اللفظ
والمكتوب في بعض عصره اشرفه فليته من اجازة الامة في حقها انظاف
الكتاب فليته عن جملات كبار وكيف باستغناء الكل او الجمل الذي لا يقيه
السنين ولا يفي به الاخبار وكان ممن اشقى هذا الامر الظاهر الرابع واخذت
الاخذ بالسلف الصالح هو علم الاعلام وحاشي حوزة الاسلام العالم الفاضل
اصال الباخل المستوفى على سائر الاثران حال انراب مصر في ربحان الشك وقد
كيف من حقيقته المغال في كشف الغباب عن عقابدين عبد الوهاب والمعرف

الاصل في بيان السبابة والشرف في العلم والايهااد من سالف الاعصار
 بشمار مناسب للوقت المعمورة زيادة الصنوع والخلق بغيره الصائب في فائق
 علوم الادب في كتابه روح الادب في شرح لامعة الهيب والموفق بسيفه الماس
 ورسالة القاضي عقابا الاياضي السعد السند البحر المعتمد الرضى الوفي
 المرضي القلي الجلي الورع التقى التقى سيدنا العلي التقى بولادة الرضى سيدنا
 البحر شمس العالم السيد محمد ابراهيم ممتاز العالم السيد محمد تقى سيد العلماء
 الحكيم من العلماء عظيم السيد محمد ابراهيم السيد محمد علي الخضر يادى التقوى
 الكفوى في كل انقاسه وانقاسه في كل انقاسه استغنى عنه واعوام اعلا
 فانه انما كان مع انقاسه العلوم واستكمالها المعقود والمعلوم في سبيل
 الحسنة بعد الجاهل فاستخرج الله عز وجل واجرت له اوامه الله بوضعه ان يركب
 على جمع ما يحد في روايته واعنى من اجازته اجازة عامة لجميع الكتب المعتمدة
 في الاسلام في العلم بما كتب اعطاه الله المروية عن الامم الكرام بحجج واثبات
 مشايخ العظام وصحهم وهو اول من استخرج في كتابه واعلاه سند او اعلاه
 طريقا شريفا للعلماء الاصل ثقة الاسلام ثالث المجلس في الحاج ميرزا حسين
 الاصل الميرزا تقى التوى قدس سره في النور في المشيئة الاصل في التقى
 جميعا الاخر في مشيئة فانه يرى في غاية الفقه والمجتهد في شرح المشايخ
 المتأخرين علم الحكم الكفاية العلامة الانصاري الشيخ المرضي في النور في الحاج ميرزا
 المشيئة وهو يرى في العلامة الاصل في العلم في مشيئة في مشيئة في مشيئة
 الحاج ميرزا محمد باقر المشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة
 السيد تقى في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة
 شيخنا العلامة التوى في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة
 عن اية الله في العلوم اية الله في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة
 مثل طريق العلامة الحاج ميرزا محمد باقر المشيئة في مشيئة في مشيئة
 السيد محمد في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة في مشيئة

بالغير

في غاية الجلالة
 والبرق والبرق
 والاشهاد عند
 المحاسبة والعامة

۱۲۱۷

وهو بروي من جامعته من تلاميذ الشيخ الأكبر الشيخ جعفر كاشغري النخعي
كلهم بروي عنه وهم الشيخ الأخرى والشيخ علي بن الشيخ الأكبر الشيخ محمد بن علي بن
الطاهر بن محمد بن العالم النخعي ۱۲۴۸ وأخيه الشيخ محمد بن صاحب الفضول عنه
والعلامة صاحب الجواهر ومنهم العلامة الجامع لفتوى العلوم من المفضل
والقديم الأسلاف الشيخ الماهر منها على العموم شيخنا البرز اخي الحاج
محمد بن النجاشي الشيرازي الأصمعي النخعي الشهير بالشيخ شريف الأصمعي ۱۲۴۹
وهو كاتبة بخطه في اجازته لهذا المذهب بروي عن العلامة السبكي في القم
والبرز محمد بن صاحب الأصمعي والعلامة الشيخ محمد بن صاحب الكاظمي المذكورين
ويروي عنه من العلامة صاحب فضائل الجنان الميرزا محمد باقر الميرزا بن القابلي
المعروف الأصمعي النخعي ۱۲۵۳ وهو كاتبة بخطه في اجازته شيخنا الشيرازي
في ۱۲۵۴ يروي عن السبكي في السلم الحاج سيد محمد باقر محمد بن النجاشي ۱۲۵۵
تلميذ سيد الخجسته صاحب الجواهر ويروي عنه من صاحب الفضول المفضل
العلامة بروي عنه من الشيخ محمد بن صاحب النخعي في ۱۲۵۶ وهو من
الشيخ علي بن الشيخ الأكبر كاشغري النخعي ۱۲۶۷ علاوة على الشيخ محمد بن
الأكبر كاشغري النخعي عن والده كاشغري بروي صاحب الفضول ابنه عن والده
الأجل الميرزا زين العابدين بن الإمام جعفر الجرجاني النخعي ۱۲۷۴
قاله الاجازة احوالها بروي عن والده الإمام جعفر بن محمد بن صاحب العلوم
والسبكي في ۱۲۷۵ القم المعروف في ۱۲۷۶ والبرز سيد الميرزا بن محمد
صاحب الرافعي النخعي ۱۲۸۳ ووالده السيد محمد بن النجاشي ابنه صاحب الرافعي
ومنهم شيخنا العلامة العقيد الاثني عشر محمد بن الشيخ محمد بن النخعي صاحب
الشيخ محمد الحاج محمد الشيرازي النخعي النخعي ليله الاصل في ۱۲۸۳
صاحب نقان المقلدة الرجال ومنهم من كاتبة العقيدة والاصولية وهو
عن العلامة الرازي حاله في الكاظمي الحاج مولد علي الحاج ميرزا خليل الطاهر النخعي
النخعي ۱۲۹۲ وهو بروي من صاحب الجواهر عن الشيخ جواد بن الشيخ تقي المازندراني

المذكور ايضا

وعن الشيخ رضا الشيرازي القابضة العالمية وعن السيد محمد السعيد جردان
 صاحب مفتاح الكرامة كلهم عن السيد محمد المذكور وهو يروي عن العلامة
 الحلي قوله على المذكور جمع آخر من مشايخنا منهم شيخنا ومولانا العلامة
 الغفيرة الاصول الرضائية المصنفة في الجمع الشيخ علي بن الحسين النجفاني النجفي
 المتوفى سنة ٣٢٤ هـ ومنهم شيخنا المقتضب البشير الكركي المتوفى سنة ٣٢٤ هـ
 النجفي المتوفى سنة ٣٢٤ هـ ومنهم سيد مشايخنا العلامة الاجل حضرت
 سيدنا الشيخ محمد القزويني قدس سره عليه السلام في روض العالمين ولما دام ظله
 طرأ آخر ذكرهم في كتابته من الاطراف لهذا العالم ٣٢٤ هـ وهو
 مغرب من نصف ليلة الخميس بل اكثر منها من طرفة عين العلامة الحلي
 قوله على المذكور السيد العلامة السيد محمد القزويني والعلامة البشير الكركي
 وشيخنا العلامة القزويني وشيخنا العلامة الحلي من اصحاب العالمين في مقتضى
 هذا طريقهم ومشايخهم اطلاق الله تعالى في حقهم بركات وجودهم وجود
 في طريقهم ومشايخهم اخرون منهم حضرت سيدنا المقتضى البشير الكركي
 دام سره كان وجوده على الحقيقة في وجوده وهو يروي عن العلامة المقتضى البشير
 عياض طاب ثراه باسناد من العلوية في التخليقات ومنهم شيخنا العلامة
 العلامة الحسن المصنفي الاصول في هذا الكفاية في الوصول في هذا الطريق
 المتوفى سنة ٣٢٤ هـ وهو يروي في الاطراف في العلامة السيد محمد
 القزويني ومنهم سيدنا العلامة المحدث الغفيرة الحلي سيد محمد علي الحلي
 من اصحابنا المشايخ في النجف المتوفى سنة ٣٢٤ هـ ومنهم العلامة الحسن المصنفي
 في علم الاصول كتابه الشرح الاخوند المولى علي بن شيخنا السيد الهادي
 القزويني المتوفى سنة ٣٢٤ هـ وهو يروي عن العلامة الشيخ محمد بن علي الحلي
 ولما قدس سره في الاشياء عشر من غفيرة البشير في سماء الرواية والقبالة
 وهو في ذلك الاشارة والمصداق في غير وجهنا في السجدة عن عمو لا يشاء
 واحب اليه ما اخذ من الشرط من الخوف والاضطراب في القول والعلل
 عمننا اصدرنا من الاطراف في كل هذا المنة بلباسه وحرمة دينه وانا العيش
 الهادي في كل من هذه الاطراف في كل هذا المنة بلباسه وحرمة دينه وانا العيش
 صلى الله عليه وسلم في كل هذا المنة بلباسه وحرمة دينه وانا العيش
 ومنه ثمانية عشر من
 السلام

تتبعه مضمونه

ذكر دامت غلته في مكنون له في احكام الماربع المفضل السيد
محمد صادق الزهر العلوم دامت غلته من مشايخه شريفي ذكر في
هذه الاجازة ثلثة اخرين اولهم الشيخ موسى بن الحاج محمد جعفر
الكرمانشا هي عن اساتده العلامة الحاج ميرزا محمد حسن الشيرازي
وثانيهم الحاج السيد احمد الشهير بالكرمانشا بن السيد ميرزا محمد موسى
الطبراني الاصل الحائري المولود النجفي المديني الموف ١٢٧٠ شوال ١٢٣٢
بردي بن الاحمدي موف حسن علي الحمايري واثالثهم الحاج ميرزا
جس بن بقر بن والشيخ الفقيه الشيخ علي بن المحسن الحيدري النجفي
كلهم عن الحاج الموف علي بن ابي الخليل الزلزلة وثالثهم الشيخ
محمد صالح بن المعوية الشيخ احمد بن الشيخ صالح بن طاهر بن ناصر بن علي
الستري بجران المعطوف عن خاله واساتده الشيخ علي بن الشيخ حسن
علي بن سبلات بن الشيخ احمد بن جاسي الملبدي عن شيخه اساتده الشيخ
احمد بن صالح والدا الشيخ محمد بن المولود عن الشيخ الانصاري والشيخ
راضي الحاج موف علي القاسمي والشيخ محمد حسن الكاظمي (قوله) بعد ذلك
احزنه دامت غلته ان بردي عن جميع ما سمعت له رواية حتى اجازته
هؤلاء المشايخ طالب تراهم بغزها مشايخا لها ومن سار مشايخي فاذن
ذكرهم في اجازة السيد السيد والميرزا محمد موفنا المولى اوف وسيدنا
الشيخ الشيخ السيد علي بن المولى الموفنا المذكورين دامت بركاتهم وصحت هذه
الورقة تكلمة تلك الاجازة التي كتبتها بغاية الاستعجال وتركيت فيها ذكر
حجبة من الطرق لطيف لجمال طير دعني عن هؤلاء المشايخ الحمايري المشايخ
مراعيا لما اشترط علي من الموقر والاحكام عمن اسره اياه عن الخطا
التي في القول والعلل . سورة بيد الخيانة التي سبها في الفقه
المسبح الحمايري تعديف محمد حسن الطبراني الشرف المديني الموفنا
غفر الله له ولوالديه خاتما صلياً مسلماً في عاشوراء سنة ١٢٩٠

آیت اللہ محمد بن رجب علی بن حسن عسکری طہرانی

الاجازۃ السادسہ

من علماء الفضل والمعادۃ ومثال الورع والمعادۃ شیخنا المیرزا محمد بن رجب علی بن الحسن الطہرانی ترمذی سائراً
المشرف دامت ظلہ و هو ربیب المبتدئ المحبۃ آیت اللہ المیرزا محمد حسن الشیرازی قدس سرہ و كانت اجازتہ
لہ نشأتها فی مشهد العسکریین سلام اللہ علیہما فقہا الصریح المقدس فی جانب الرأس الشریف و هو فی سائر
مصادقہ بعد صلوة العشاء لیلۃ الاحد العاشر من رجب الحرام ۱۲۸۷ھ و اوصانی من بعد الاجازۃ بوجاہد بالفتہ و
مواظف بالفتہ و هو علی ما ذکر فی ہدی عن أمیہ اللہ الحاج میرزا حسین بن میرزا خلیل الطہرانی و سبب التفتیش السید
المراتب الخواصا ربی طاب ثراہ بالاجازۃ العامة وعن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی
وقد اتبعنا لجمع جماعۃ من المستفیضین بالکتابۃ فی سائرۃ ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی عن ہدی

ہذہ السیخۃ الاصلیۃ من اجازۃ شیخنا
المیرزا محمد الطہرانی الی تقدّم ذکرها بحجۃ و توفیغہ وخاتمہ

و قد كان من
 و قد كان من
 و قد كان من
 و قد كان من
 و قد كان من

انما كان للزائرين والجارين والصادقين والوارثين والارباب الهام كل فتح
 حقيق يدان ان يتشرف بزيارتها الا الطيل الكثرة ما كان معيهم من الائمة
 من يرام اهلها من اصحاب الدين واعماله التي من الخالقين والمعادين من يتبعهم
 جميع منهم في زمانه وبعده وانهت اليه سبله المشيعة ومن رايته الامامية واولاد علي
 وخرج من تحت يده وجلس في حرمه كثير من عظماء السلاطة الخلق الحقيق
 الاثبات بهم في بعض تلك السنين في الشريعة الحاكي للحرمان بده والجليلة
 من اصحابه واحدا بعد واحد انتهت رايته الامامية منهم اليه الحق الملائمة في
 المتجر الزمانه فقيه اهل البيت السيد كاظم الطائفة الزيدية ومنهم اولاد
 الحق في الزمان من الاسلام الذي كان يحضر في زمانه الفتن العظام
 واكثرهم من يلقون عليه في الحق الاشرف ومنهم شخص اعظم وعادنا
 الاقرب خاتمة الستماء والحمد لله صاحب الحق المظنة والعلية السلام
 تاروة الدهر في اول المهاجرين من الماسرة السيد محمد سيد الانس والاعظم
 اليها وهرمن لانه الزمان وقامته واليه انتهت رايته الامامية وكان ارفع العلم
 والتحقيق والورع والزهد والفقير وكان قبل هجرة تارة من اهل طهارة كبره
 الثارين في الاخرة والحق والحق الملائمة التي هو حبيب الله وكان مشهورا
 عدالة شيعته المذكي فقال سلوا عن عصمته وقال سيد الاستاذ الاعظم في حقهم
 انهم اوتوا بالادب قد راها هذا الاسلام ومنهم العالم العالم والارسان
 جال السامية ومنهم صاحب السالكين السالكين اهل الجاهل ومنهم السالكين
 السلطان اياه وقد تارة من بعده كرامة شيعته الملائمة حبيب من حبه الله

ايام جاورته في
 ايام احاطة فسادا

و صاحب المشقة
 في كتاب الملائكة
 الانصار في
 سلسله الكائنات
 الاصول الفقهية
 عليه ابراهيم
 فقهه وعباده
 في الحق
 في حق الله
 صاحب الزمان في
 القسمة من الشريعة
 الكبرية في الدنيا
 السالكين في الدنيا
 حاكم في الحق
 اسمة الفقه في الحق
 في طبع اعراضا

هاشم عن حميد بن عمار عن فرويد بن الحر الشامي عن النضر بن النضر عن العلامة الحريزي عن
 احبار الغيبة العلامة المرحوم الشيخ الزاهد عن هو العلم عن الفريد بن الهيثم عن والده عن
 العلامة الحلي عن ابيه النضر بن النضر عن جده في الجهاد الخامس والعشرين من جهاد و
 في الجهاد الخامس والعشرين من كتاب مستدركة النضر باهل البيت عليهم السلام في ائمتهم
 واخذ عليهم ما اوصاه واخذ علماء شافعي تدريس علماء اسلامهم من الجهاد على ما
 هم عليه من عقوبته ودرجته في كسره ولا ينفذ ولا اخذ بالباطل في كسره في ائمتهم
 واقوالهم وان يتحقق بها الدنيا الدنية ويزيلها فانها راس كل خطية ولا ينفذ
 الا بالرياسة الا ان ائمتهم الحكيم الواجب اليه ذلك وقد ورد في الاحتجاج بها
 انه ما ذنبان صار بيان في نعم غائب عما راعوا بالغير في دينه المسلم من عبد الرياسة
 وروي الكشي عنه قال عليه لم يلحقون طعن من طعن من حدث نفسه بالرياسة
 ولا بأس به كرماء وصفا ما وعظما به بغير شائبة الكرام اعلى الله قدره مقامه
 في دار المقام وهو العالم العلم العلامة والحمد للمحقق الشهادة جامع الحق والحق
 صاحب الايمان الباهرات المرحوم حسين علي الهداية من اجل الائمة المحققين
 ومن اصحاب السيد الامام العلامة العابد الزاهد الشيخ المتقاضي الجاهل
 المحقق الانصاري الامام محمد بن النضر بن محمد بن احمد اسلمهم اذ كانت
 محضون مجلسه ومحضرة الشريف سنة الاحد بعد الف والستة المئتين
 المقدس الغرغرة وكان قدس عهده في الغرغرة من بحيرة في الفقه والاصول
 في الاخلاق وصليها بعباده وروى ما رايته ولا طريق صحيح كلاما اكثر ولا أشد

قليل من كثير منها الحياء والخوف والخشوع والخضوع الى عيوف لك ومن لم يحصل
 الخوف الصالح مع المحضر فلما قدمت بين يديك فاعلم انك بين يدي
 ملك عظيم فاجمع نفسك ولا تدع ان يتفرق جوارسك وتتكفر عظمته
 جل جلاله ثم اخذ وقول الله اكبر فكبره بقلبك ثم ليسانك واعلم ان ملكك ملك
 هو الشيطان يريد ان يضالك فينتهي الارب في محضر السلطان ولا يفقه
 احد ان يجيئك هذا الا هو جل جلاله فاستغفبا الله جل جلاله وقول الحمد لله
 من الشيطان الرجيم بربك باسم ربك جل جلاله وقول اسم الله الرحمن الرحيم
 وهكذا واعلم انك مع السلطان وهذه العاطفة بجهل عظيم وخسرانها
 عظيم فمما انك اذا عاملت فلان البقال اذا مره ضل عطاك بمحضر من الجبل
 على حسب شأنه فكذلك اذا عاملت مع السلطان اذا مره ضل عطاك بوليك على اليد
 مثلاً وكذلك اذا شئت فلان البقال في يوم واحد عشرين مرة تعدل بان ترضيه
 عنك بخلاف ما اذا نظرت الى السلطان بغير الخشوع يا رب قبلك ومنها ان
 اريد المؤمنين عليه الاف التحية والسلام ما اذا وصلت اليه باب حضرة الشريعة فاعلم
 انك واقف على باب السلطان تريد ان تدخل عليه وانت لا تدري على امره راض
 منك فيعطيك عليك ام ساخط عليك ويامر قبلك فينتهي ان لا تكلم في حضرة
 الشريعة مع احد ومنها ان تجد في الليل سحابة طويلة وتكون فيها النجوم كثيرة
 او ما تين او النوا والعين على مقدار ما قبلك حتى تعقب نفسك ووجهك نحو
 ثم تقوم فتفكر في الموت مقدار نصف ساعة واعلم ان هذا اليباس الذي يليق
 بين اليباس المتوهم والا لكان اكثر الناس معين فان اردت ان تحصيل لك الخوف

مع هذه الاعمال الفاسدة فهو محال فلا بد ان ينظر فيما فعلك فذلك
 نهارك وتبدل الاعمال الفاسدة التي روتها بالاعمال الصالحة التي روتها حتى
 تحصل التقوى ومن كلامه في طريق الجاهدة وحصيل التقوى ما يترتب هذا
 المصروف قال اذا مررت بقطعة من ارضك وحصل التقوى المصادقة فقوم من
 الترم قبل ان يهربا عنه ولا تلتزم الى طريق الشمس فان هذا الوقت ليس فيه بيع ولا
 شراء ولا درس ولا بحث ولا باع في روي الى الله فالتقوى من ثوبك تتكلم في نفسك
 انك عبد لربك واقام العبد من نعمه بفتح ان يستعمل بخدمة سيده ولا
 وتذكر بالدعوات الماثورة واذا مررت ان تتوضأ لشكره ان الناس
 يلحقه على ظهره ايا وجوهه ويحييه منوة واما مسودة فطلة ثم
 تسأل ربك ان يجعلك من الذين ابتغيت وجوههم للناس في الدنيا والآخرة
 فتعمل وجوهك وتقول اللهم يفردهم يوم تتوحد فيه الرجوع والاشي
 وجوه يوم يتفرغ فيه الرجوع ثم لشكره ان الناس يوم القيمة منهم من
 كتابه يمينه وهم الذين يخلع الله جل جلاله عليهم ثيابة المغفرة ويرزقهم
 الخلود في الجنة ويحاسبهم الحساب ليسير فتصل يدك اليمن فيقول
 الله تعالى ان يجعلك من الذين اوتوا كتابهم ومنهم من يقول اللهم اعطني
 يميني والحمد لله بالحمد لله وسبحته وتعالى فتصل صلاة الليل حسابا يمين
 يتلى فاضع ونفس خاضعة شامخة وشغل بالتحقيق ثلاث
 القرآن طاعة الله ان كرهالك انشاء الله تعالى فانزعت نفسك
 واعلم انك لا تبتغي فضاء العالم الغيبات فيه وانما انت من عالم الخسوف

هذه الدنيا المتبر للدار الآخرة وأعلم أن نفسك شركتك في هذه الحياة التي
 فيها الجنة والرضوان وحرها من جبال الجلود واليران ولكنها شركتك
 خائفة وعبدك ولكنها عبيد سوى لا يفعل ما تأمر به الا قسرا وقهر فاقسم اليها
 بصرك وسمعتك ولسانك وعطيتك وفرجك ويدك ورجلك في
 قوسها وقولها يا انفس اقسم عليك يا عدل جلاله الا تخسر من غيبتك
 فانك ان خسرت وصيقت رأسك بالهكس والهكس وان اسلمت اليها
 جوارحك ولو صيقت اليها فلا تفعل عنها وكيف تفعل عنها والمحال انك اذا
 اردت ان تسلم الا ان يجرالك لا تسلم الا الى من تأتمن عليه ومع ذلك
 لا تفعل عنها اذا تقيت ان يقع في الهلاك ياخذ منه فان كنت هكذا مع
 نفسك لما تنهيك بك مع من لا تشك في حياشيه وتعلم انه يفتنك ان
 تفعل عنه فربما تفعل فحسنا ولا تفعل عنه ابدا واذا اوصيت اليها فحسنت
 عليها ان لا تفعل في الهكس فانظر في شغلك في ذلك الوقت فان اردت
 ان تحضر مجلس درس فلا تفعل فيك في المصحة لوجه الله تعالى وان اردت
 عنها انما يتدبر عليها من طهر قلبه من نجاسته حيث لم يتدبر في غيره الا محبة
 الله جل جلاله وانت تملك ملو من الغفلات والشهوات فلا اقل ان
 يكون من قصدك الجاهدة واعزم على ان لا تؤخر في ذلك المجلس احدا
 ولا تفعل احدا ولا تفعل ولا تسهر باحد وانما امرت قوما بفنابون
 فان خذرت على ان يقصر عنهم ليس في الكمال فان هذا زمان يستهزئون
 من اراوان يامر بمنعهم ويمنعهم عن شغلهم لم تقدر على شيء من ذلك
 ولا

ولا ان تخرج من ذلك الجلس فانكر بقلبك ما هم فيه وليكن قصدك
 الغم لان تظهر نفسك على غيرك ومن كلامه قدس سره في طرق الجاهل
 وتحصيل التقوى ما يترب هذا الضمير على احوال الله لن اساس ^{في بعض الايام}
 التقوى الصادرة من الحزن الشديد الدائم يكون في المثل في المراه حقيقة
 التقوى لا بد له من محصيل ذلك الحزن كما ان البناء لا يمكن تحققة
 اساس كذلك التقوى لا يمكن دخوله في القلب واستقرار فيه بدون
 ذلك الحزن الشديد الدائم ولا معة ذلك ان لا تفعل حقيقة الضحك
 ابدأ ولا تفعلك بوجهك وتلك بل يكتفي بقلبك وتضحك بوجهك و
 يكون قلبك بحيث لا يصدر عنه الضحك ابدأ وتكون غرضاً في جعل الحزن
 كما ورد في الخبر الذي يشاء في وجهه وحزنه في قلبه فيظهر من هذا الخبر
 الشريفي ان الذي ليس له في قلبه شيء اصلاً ولا جوار هذا الضحك
 وان شئت الاطلاق عليها فراجع الخبط والمراعاة التي وردت في الخبر
 صلوات الله تعالى عليهم اجمعين التي وصفك فيها المتقون واعلم انك
 ان كنت حزينا في ساعة دون اخرى او يوم دون ايام او في اغلب
 اوقاتك وفي بعضها باللهو والضحك مشغولاً ومن الحزن خالياً
 من احد جلالة تعالى واصحابك تاسياً وبدياً في سرور وانك
 من زمرة المستبين وليد لك من التقوى حظ ولا مضيق فلا بد
 ان يجبر الحزن ملكة لا تسحق في نفسك في محصيل هذا الحزن بان تشكر
 في سوء حالك وكثرة ذنوبك وانك قاتل من هو بك وانك في

محبوب نفسك لتغلبت من محبوب غيرك ذلك لا تشك ولا شبهة
 لك في ذلك قد عرفت ربك والحمد لله وعقدك واجرتك
 سيدك وملاكك وغالقت من اليه شغليك وشراك ولم يالك
 البشائر من عندك بالعقدان والجماء من الخضران ولا تدرى على منبل
 شيئا من أعمالك نام صدر منك ما تجوز به الخلا من غير انك اذا
 تفكرت في هذه الامور تعلم ان اسباب الهلاك فيك من جوده التي امر الله
 برفع مقدره وكان يومئذ اقله العاشرة وقد كمال الامتداد الحاجب والعترة
 وكان يقول بان العاشرة للطلبة سم قال وقال اياك وهذا الجبار
 في الصبي الشريف الان تكون مشغولا بالانصاف للايمان الذين عليه
 اخضر صلوات المسلمين وكان عامرنا بالبحث في علم الاخلاق ويقول
 ان الطلبة كان ما يتعاطونه من الكلام اذا قصدوا في الصبي الشريف
 واجتمع بعضهم مع بعض في تهذيب الاخلاق وتزكية النفس كذا
 يوم عندك وكما عشرين خفا اما على قتال اليها الجملة ان لكل واحد منكم
 اسر الى خفايا الاسباب ان يطالع عليها غيره مما يجزي ويحكم اذا اطلع على
 منكم على خفايا غيره منكم انتم فكيف لكم في يوم تبلى فيه السران وتكشف
 عن الظاهر واما بعض الذين يمتنع السفر الى بلاد فطلب منه وعظما
 وادعيمهم اجمع امة بجنة النفس ختمه الزينة وقد انفسوا الحسنة
 التي قد نجت وكان في ذلك اعظم الامور التي قد نجت واستحال
 القول ان كان ينظر الى هذا كما رجعت الحاجة الى العيون وما
 يورث

في بعض النسخ
 في بعض النسخ
 في بعض النسخ

هذا
 القليل
 من
 النسخ

يتقرب إليها من الخذل والهوان عندا المربان وادعيم الامام الله تعالى بهم
 يذل الجهد وقاية الاضلال بتكامل العلوم الشرعية لا م ملام سيما الكفا
 والمناظرات مع هذه الفرق الضالة المضلة من الكثرة الجردية
 من الطبيعيين وغيرهم وبذل الجهد وقاية الى سبع فروع بهم شهم على
 عن شفاء المؤمنين البتة بل هو لا المظهرين بقدرنا على الله عليه وآله
 لان يوفق الله واحدا خيرا كمن جعل تها من ذهب الحديث وما التغير
 والحديث وما لا بد منه في العلم والرجال لا يشترطوا باضداد فخلط
 العلم فخرنا من هذين العليين الشريفين فقد كان السلطنة الصالحة
 في تكملها حتى اني سمعت ان الحق الانصاري مع ما كان عليه ذهب الى
 واستجاز من السيد الامام العلامة حجة الاسلام السيد محمد باقر الشنقيري
 فاستحسنه في محله على ما يريد في الرجال فلهذا في ان الحق الانصاري
 قد كان تصنيف علم الرجال في ذكر غير الوفاة التي الذين اختار العمل
 برؤايتهم ولعله صنفه بعد ذلك وبعده ان اكمل علم الرجال وهو من
 القرآن فاننا السيل والتمار في ذكره السيد صاوت فانه من باب فكره في العلم
 تحريم والارادة على الحديث في التفسير من امره كتب الاختيار فيما يتعلق بها
 سيما كتب الاربعين في علم الرجال فجميع الاصول الكثرة والفقهاء والتهذيب
 والاستبصار ونحو البلاغة وقد عدتها في علم العلامة الامريه على ما
 عن والده سيدنا الامام الاعظم قدس سره انما وصاه بحفظ القرآن و
 نبه على البلاغة والعصفا الكاملة المجاهدة في غير من ظهر القلب وقد اريد
 في رتبة حفظ الحق الامانة فلا يستقيم في البلاغة واستقر في منه

ما يشق

کتابخانه

و قد دقت عند استزاکه على الجلد الخامس والعشرين من الجمل الجليل
 وهو جلد ثلث طرقات استلهم فيها من طرقاته من السيف المعاني والبراهين
 التي هي في القاموس المجلد على ما ينبغي من ارجائه لاجازة قدا وصفا
 فيها الجازة على ما رتبه الاخبار والتقصير فيها حتى ان الجواز اخر صاحب
 الجاهل قال في بعض اجلزارته ما استدركها عند حقيقة الجاز بالفتح و
 الاستقصاء انا استدلنا بجلته من احكام الطهارة من الاجل والبرهنة في
 الديات وقد كان السلف الصالح يذوق جودهم في مدارسة كتبها جاز
 سيما الكتب الاربع وقد ذكرنا في تصنيفات الجليل انما بان ما علقه
 عليها من التعليقات والحقائق بلع الى مائة الف اثار جازية التي ذكرها
 وقد ذكرنا في القاموس المجلد في الفوائد الاثني عشر التي ذكرها في مقدمته
 شرحه على التقسيم الفارسي المطبوع في الديار فاستلهم الاحكام خصوص
 الاجل والاحكام من موهبة عند الاشكال وموافقة لقل واما الاستصحاب
 والبراهنة والاستدلال فستفادة من الاجل واما العقل فاما يفتقر من
 شمسها والكل القرآن فالعروة والاربع في تفسيره وتعيين المراتب وقرائن
 نزليهم وهم اهل البيت فان اهل البيت اربع باقية البيت وقد كان السلف
 الصالح طائفة ببلاده كتب الاخبار وقرائن على الشيوخ فظهر ذلك في كتاب
 كتب الاجازات سيما الكتب الاربع تلافوا المستفيضة في الجليل والاشياء
 وهو شرح على عقولهم السطرية في ما وانما فهم ايام ابدت ما
 ان لا ياتي في ايام حوته ومبدا فانه فاعا بر الصلوات وطلان في
 وكان الغرض منها في خصوص يوم الجمعة العاشر من شهر جاري اثنا عشر
 من سنة الحسين بعد الف ليلة والالف في دارنا في سائر ايام شهرها م

في الاجازات

الكتاب
 وهو المجلد في
 القاموس
 المجلد في
 القاموس

آيت الله شيخ علي بن محمد رضا بن موسى بن شيخ جعفر كبير كاشف الغطاء (١٢٤٠-١٣٥٠ هـ - ق)

الاجازة السابعة

من الشيخ الاجل كبير العلامة الحضرية المتبع المولف، المحبر الشيخ علي بن الشيخ محمد رضا بن خزين الله
الشيخ موسى بن الشيخ الاكبر كاشف الغطاء صاحب المحصول المبيحة في طبقات الشيعة في الامجد واجازته
هذه فجدد عليه العلامة الكبر علم الشيعة الشيخ محمد الحسين صاحب الدين والاسلام والمراجعات الرجائية وغيرها
مستحبة بوفيع الشيخ المحيّر وطاقته الشريفة

بسم الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الحمد مجازاً إلى حقيقة رضوانه وإجازة إلى سبيل حصوله والحمد لله
على سيد أنبياء وخيرة من خلقه محمد وآله وبعد فإن السيد الجليلي والعالم
الفاضل السيد علي بن محمد بن العلامة السيد أبو الحسن الثقليني الكزوري أدام الله حواشي
قد رغب إلينا في أن نخبره برواية الأحاديث التي حدثنا روايتها بطرق الإجازة
عن أهل بيت العصمة ومعادن الوحي والحكم صلوات الله عليهم فوجدته من
دقة محلهما لذلك قد اجتزأ أن يرديني عن مشايخي من العلماء الأعلام من
أعلام إجازة كشيخنا العلامة الفقيه الشيخ مهدي عن أبيه المحقق الوحيد
ابن جعفر عن أبيه بنبوغ العلم والفقهاه جدنا الشيخ جعفر كما شهدوا
رضوان الله عليه عن استاده الوحيد الميرزا أبيه على أنه مقامه والشيخ
الغوثي رحمه الله بطرقهم المشهورة إلى المحدثين الثلاثة على الله درجاتهم
وعن شيخنا الميرزا العالم الرباني الشيخ جعفر الشوشري قد دامته عن
الشيخ الفقيه صاحب أنوار الفقهاء الشيخ حسن بن الشيخ جعفر شامة
عن أخيه خريز القمي عن حسن بن جعفر عن أبيه كما شهدوا الغطاء
عن مشايخه الأعلام رضوان الله عليهم وعن استاد من العالم الورع البر
الشيخ محمد باقر عن أبيه العلامة الشيخ محمد باقر صاحب هداية المسترش
قد اجتزأ أن يرديني عنه بروايته وما صح لي إجازته عنهم إلى أئمة الهدى و
أئمة السلام الله وأوصيه أن لا ينسأني من صالح دعواته وأن لا يحجبني
الورع والاحتياط ومن الله سبحانه تسعة لنا وله المنة والتوفيق والسلام عليه

عزق
علي الجعفر
شيع الغطاء

عزق
علي الجعفر

آیت اللہ محمد علی بن محمد قاسم اردوبادیؒ (۱۳۱۲-۱۳۸۰ھ-ق)

الاجازة الثامنة

من العلامة المفضل باقعة الفضل وناصرة الكمال اخفى الله المبرزات على الاقران
دام علاه وهو ايضا عيسى عني فالاجازة بينا مدحجته وكانت اجازة مستفاهل
في سوال مستند وهو پردي عن مشايخ كثيرين منها استادنا العلامة
محبة الاسلام مولانا السيد محمد باقر الكهنوي طاب ثراه بطريق المذكور في اخر سنده

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد فهذا ما توخاه
سيدنا الاخ الفضال العلامة المحي سید العلماء الادباء
وسيد الفقهاء الكرام العلم المصنوع والسير الممددة بمحقق الشريعة
تلقين فخر وعلامة مضر السبق على سبيل التقوى الكسوف الهندى
واست برکاته من املاء طريقه واسايد الى علماء الاداء علماء
وكبرهم ومنهم المهابط الوحى ومعادى العلم ائمة الهدى صلوات
الله عليهم اجمعين والادب جازاه له بروايم الا، خادست الشفيع
والكتب الموقوفة لادس ملكى الدتخ من الامامة عنى بها و
يوجد ام فضل وانك لا له اجازات كثر اللزيم لك على الوقوف
على الغاية القصوى من كل فصيله وحرصه بان لا يغتر اى
لمدره وحسن ظن يا خيه في العتق وعين الرضا منه حدة المحي
بهذه القايه ولم يكن لي مستدع من اجابة خلم فبادرت
الى سرد هذه البیان عسى ان يكون طلبه وان كان هوذا المرد
فهو اولى من سیر جانب اخيه ويسدد لانه ومن الادب
استمد المعونة واليه اسهل ان يوفقا جميعا لما يحسن برضى
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مواظبا

محل

والسيد حسن الممدود السيد محمد علي الشافعي (٢٢١) العالم الورع الحاج
السيد المرتضى بن احمد بن المرتضى النهر الحاج السيد حاج آقا الميرزا الشيرازي
المولود في حدود سنة ١٢٥٢ هـ والمتوفى يوم السبت بين الظلوعين الثوالث
١٢٥٢ هـ قد ورد على علماء تبريز في حق السيد المرتضى في شرف وفتح على تبريز
وعلى أحد علمائها البرزنجي وفي الظهير من آية ما ودلها ولم يؤثر عنه
اي الشافعي والمفاخر ولا عرف الثاني ثم لا الشافعي والورع كما قسم
تختلف درسي ولادتنا في الادوية باهظة على ما يكون مدرك
يديه من الادوية والمنسابة في الادوية بعد الاخرى يروي في
العلامات الحجة ميرزا عبد الرحمن السبزوئي من الشافعي
الاجاب من عبد الله الاضاهر المولود في ١٢٧٢ هـ المتوفى في
الحجيرة في ١٣٣٢ هـ صاحب سراط النجاة في اصول الدين المطبع
رسائل لا حالي في شرح الدعاء اليها في فروع الدعاء في العبادات
والدعوات وشكوة السالكين في الدعوات في التمارين في
رسالة في خط الحجة والبرهان في الشريعة من طبعه وعلية
مؤسسة على غير الاما الا ان كان في قاعدة في الفروع واخرى في
في الاجتهاد والعلية ورواه في الاصل في حاله في طبعه
"تراجم وجميع في الادبيات وجميع النساء في المواظرة
رواه في اصل في الادبيات في حكاية الشريعة في الادبيات
لم يمت في جميع في الادبيات في حكاية الشريعة في الادبيات
محمد المندى النجفي في شرح الشريعة في الادبيات في حكاية الشريعة

الاجاب من عبد الله الاضاهر

الاجاب من عبد الله الاضاهر

بسمه

كمال الدين ميرزا اسحق انصاري ولسايد الميرزا من الاغوين في النجف الاشرف والعلامة
النور وكمال كنج الاصفهاني ومنهم العلامة السيد عبد الحسين الشيرازي ومنهم
الحاصل الاكبر واني والحق الرشيدي والفاضل الادباني والشيخ فاضل الدين
المستور ومنهم الشيخ محمد بن العظمي الرفيع بن الشيخ البروجردي والعلامة
عمر النور والهاج سريه حسين الخطي ومنهم السيد محمد تقى الله المازندراني
عنه المؤسس النما وندو والحق الميرزا بن وليم سريه حسين الخطي ومنهم
العلامة الشيخ محمد رضا الدواني عنه من العلامة الشيخ محمد طاهر ومنهم السيد
بن احمد بن الحسين بن عبد الكريم المولود الميرزا عن السيد محمد الشيرازي
الشيخ علي بن محمد رضا الاكبر في انفا با سايه وجميع واجازات في هذه النجف
معدية (د ٣٣) العالم البارع السيد محمد بن الحسين بن ابي محمد
الحسن بن الحسين المولود الميرزا الاكبر في المستور (د ٣٩) والعلامة
الاج بعد الف ١٣٣٣ في النجف الاشرف ودفن في القبر الشريف في النجف
وخص في الارض في نخل داخل مصر وكذا في النجف والقبور في النجف
صرب وبلغار ورومانيا ونحسا وفرنسا وقرية سريه حسين الخطي في
العلامة المجهدة والعلامة ميرزا صادق في الامم الزعم واخذ المصنف في
العلامة الحاج ميرزا علي من حفظ علم الجزء الشهير ميرزا في الطب في علم
باجر الخراسان في الهندية وتخرج بها على العلامة الاكبر الحاج فاضل في اللغة
والادب والعلوم والعلوم واخذ المصنف في علم من العلوم في النجف
السيد علي الشيرازي وقرية الطي في ميرزا علي البارع ميرزا محمد واطب الهند
والهندية والعلامة الجديده على من في الدولة ميرزا عبد الحسين خان
الطبي في الهند واخذ المصنف في الحساب والهيئة والسقوف في الهند
ميرزا عبد الله في حساب السقوف وادب نفسه على مطالعة الكتب الهندية في نخل في

بسم الله الرحمن الرحيم
والله اعلم بالصواب فان الحق لا يدركه الحوش ويحيط به العقل والشرع والحدود
انكر من الاطلاق والحق كالتقوى وثباتها على الدين وتوحيده وورعها فقد سئل الله (رحم واجلادته
منه ايضا) فاجاب عن ذلك ان الله سبحانه وتعالى في الشرائع والشرع معلوم وعنه
السلامة والسير الحاج فاقبل السيد صدر الخراساني والعلامة الورع الحاج السيد
خبره عن السيد ميرزا محمد باقر خراساني وكل من افاض على علماء خراسان (ع)
في هذه المسئلة في انهم رووها بها للشيخ لا علم له بالانساب والعلامة الفقيه المولى
محمد علي الاصفهاني عن الشيخ الفاضل الاصفهاني والسيد الميرزا محمد باقر
والشيخ ميرزا محمد حسين الرشتي والشيخ زين العابدين المازندراني القائلين
رواه عن السيد محمد باقر العلامة السيد محمد علي بن السيد محمد باقر ولا يعرف
عن كونه من كثره من السيد ميرزا محمد باقر في صدر الدين في الاصل وانما نسيه معلوم
ومن العلم ان السيد الحاج ميرزا محمد باقر بن محمد الحسن بن سراج الدين الاصفهاني
الشرع في العلم كمنه الا انما هو الميرزا ميرزا محمد باقر من الحاج ملا علي ميرزا خليل
وميرزا محمد باقر الخراساني والسيد الميرزا محمد باقر بن واخان بن السيد الميرزا
والفاضل الميرزا محمد بن زين العابدين بن السيد محمد بن امير السيد
محمد باقر بن الرزاز بن حجة السيد محمد الميرزا الميرزا الطباطبائي
من الامام السيد علي الكبر (ع) فقيه بيت الوحي سيد الطائفة
الحسين بن الحاج لاجين الطباطبائي الفقيه نزيل كربلاء المشرف المتولد
في صفر سنة ١٢٤٥ هـ والمخرج على الامام العظم الحاج تاج الدين
وميرزا محمد باقر الشيرازي والسيد محمد كاظم الشيرازي الطباطبائي والمولى محمد كاظم
المرآزي والرازي بالاجازة عن علم الهدى الحاج الميرزا محمد الكاشغري
والحاج ميرزا محمد بن الحسين بن محمد بن الحسين بن الحسين بن الحسين وهو اليوم

بسم تعالی

ذهب مع ذکر طریق واحد فقط کرم بعد از آنکه شکر که بنام حق
 (۴۲) و هو ما رو به عن العلامة میرزا علی اکبر الهمدانی فی الجواب الاول
 و قد فی هذا المقام فی يوم الجمعة ۱۲ ذی الحجة ۱۲۸۵ شمساً فی شهر ربيع الثانی
 الی واد السلام و له فی الفقه و اصوله و ما يتعلق بهما تألیفات كثيرة و بعضها
 تبیع المثل و كان اذ الفقه یسقط فی القول فی حدیثه و فی حدیثه
 و ما یحتاج الیها فیه ما قبل فیهما و قد علی بالی طریقه السیما فی شرح الدرر
 فی التفسیر و الخراسانی و الحاج شیخ عبد الله الحارثی و السيد المرتضی
 شیخ محمد الباقری التهرانی و فی المجلد صنف الهمدانی عن شیخ الانصاری
 ح و عن میرزا علی اکبر عن شیخ حسن الموسوی کانی عن السيد محمد بن محمد الطوسی
 صاحب الجواهر ح و عن السيد کانی عن المحقق السیسی ح و عن میرزا
 علی اکبر عن شیخ ابی القاسم الهمدانی عن الامام الاضواء و المحقق الرشتی ح
 و عن میرزا علی اکبر عن المحقق المولود علی التهرانی عن الامام الاضواء
 ح و عن التهرانی عن العلامة میرزا ابی القاسم کانی عن الرارضا صاحب المغیرة
 من صاحب الجواهر و الامام الاضواء و ثانیاً بنید عن یونس اجفلی عن
 فخر السیسی ح و الروایة باجماع بدو لها المسقط الی ائمة الدین
 و اعلام الهدی صوات الشیخ علم جمعی و اجاروا و اسما کثر و حدیثه فی حدیث
 الاجارة و السلام علیک و رحمة الله و بركاته الاقل محمد علی افندي

آیت الله سید ابوالحسن نقوی ہندی (۱۲۹۸-۱۳۵۵ھ ق)

(والد سید العلماء علی نقی نقی)

الاجازۃ الثانیۃ

من والدنا العلامة واستادنا الفخامة حجة الاسلام والمسلمين
ممتاز العلامة وفخر المدة سید الفقیہ المؤمن مولانا السید ابوالحسن
عماد ظلمہ وہی طویلہ مہبوطہ فرسالہ مستقلہ مجلہ نقل منہما الی
قالہام ظلہ بعد الخطبہ والمفتد مات الضافہ

کف کان فتمن اجتمعت لیل بک المیزان السامیہ الجلیلہ والدرجہ العلیۃ
العظمیۃ العاضل الفاضل والمعالجہ الکامل الذی ہوقی محاسن صفاتہ
علی النقی فی نفسہ الذی کمالہ علی اللہ ذی مہجۃ قلبی وثمرۃ فؤادی
نور عینی وظلمۃ کبدی السید علی نقی لا زال محفوظا عن الاوقات
مصوناً عن العاهات فالامر علی ان اقول فی حقہ ما قال حکیم الفقہاء
الربانیین وفقیہ الحکماء الالہیین ہادی لانام الی خیر السبل استاد
الکل فی الکمال الذی ہو فی الصفات علی جہۃ جہۃ السید علی
المعروف بدلد ار علی طاب ثراہ فی اجازۃ لولہ الاکبر قدوة للکلمین
اسوة المجتہدین دامغ رؤس الفرق الباطلۃ وحار بہم بالضرۃ
المجید ربۃ العلم المفرد السید محمد بن تبرکاد یتیمنا ملقطا منہا
ما یبطن علی ولدی المستعبد الاعز الرشید وهذا لفظہ انہ طویل
اللہ غفر فی ربیعان الشباب فاق معظم الامثال والافران و
امتاز بترقیۃ مدارج الکمال عن اکثر ابناء الزمان رقیع فی رباض
العلوم وکریم من عبین الکمال وترقی اعلی معارج الفضائل وال
حالہ الی احسن الحال او شئت ان یبیتض المداد من اشراق ذکائہ
وینور قلب اہل بیتنا بنور ضیائہ ولعمری لو قلنا ان زین کداد
یضیی ولو لم یفسد نار لم یکن مستعدا ولو قلنا انہ مطہر ومجذ
نظر حجة اللہ المنصور یحیی اللہ لکان قولا مستدا کا ہو مفاد

بعض الرؤيا الصادقة في المنام اقول ان كان رؤياه نصا في المظن
اذ كان قريب الى جنبه اشد وتزلفه لدهم اذهب ولهم ذكر رؤياه في المقام
فقال تفصيله يقتضي محلا آخر غير المقام لكن جدي سلطان العلماء
السيد محمد فضل في رسالة مفردة وقد افتخر به بما هذا اللفظ تحقيق
لي بان اتمثل مرصدا بما انشده جدي وسيدى سيد الشهيد آية عليه
الاف التحية والثناء مرتجزا انا ابن علي الطهر من آل هاشم كفا في
هذا مغزا حين افخر قال وتشرى حديث ذلك المنام وتوضح
قضية تلك الرؤيا على وجه التام ما سمعته مرارا من ابي العلام
رحم الله رأي في المنام يوما من الايام حين ما كنت طفلا رضيعا
صغرا ان جماعه اجمعوا كثيرا من الشيعة والموالي مجتمعون على
تل عال رفيع فرحين مسرورين مستبشرين فقضى رحمه الله منه
الحجب وسئل واحدا منهم ما هذا الاجتماع وكيف ولم قال
قائل منهم اما تدري ان الامام الهمام خليفة الرحمن وصاحب
العصر والزمان حجة الله المنتظر المهدي عليه سلام الله المنان
قد ظهر وخرج وهو جالس متجدي على هذا التل الرفيع تجلي النور
على شاطئ الطور وقد استضاء المكان بنور المهكين فكان نورا
على نور واشتاق ابي الى زيارته عليه وعلى آله الكرام الاف
الصلوة والسلام وحده شدة التوقان على ان شمر عن ساق
الحجة والاجتهاد هاجزا زيارته فاصدا للحضر بحضرة ولما كان مجتبي
هيا شديدا ولا يكاد يفارقني في اغلب الاحيان وكان دائما يصنني
الى صدره ويضعني في حجره اخذني في منامه وذهب بي الى زيارة
ومخرج على معارج ذلك التل الرفيع بقدم صدق والبقا و
حضر بحضرة وتمثل بين يديه وسلم عليه فرد عليه السلام عليه السلام

ورأيت الناس محدثون بالامام يسئلونه من كل جانب مسائل الحلال والحرام فسأله ابي اذ لا اتي على ابي كتاب من كتب الاصحاب اثنى وعمل به وعلى ابي فتوى من فتاوى فقهاء المالكية حين اعند فقال الامام على كتاب ابن بابويه او قال على كتاب المفيد وبالحمد سئني واحدا من قدامة العلماء لكنه لم يحضر ابي على التعيين فقال لي لما حضرت حضرتك فلما جئت الى الرجوع الى كتاب وقول واحد من العلماء فسكت وترددت في الامام كقول له حجة عند اعلام ثم سأله ان يتوجه ويتكفل بحضارة وزيارة الولد الذي في هجرى اعطته لتحضنه وترتيبه فافصح مسئول ابي واسعف ما موله وتقبل ملتقى بقبول حسن ودعا خالعة له فلما حضرت امرها ان تحضنته وترضعني وترتبي وتدخلني في بيته فصرخ من ذلك اليوم من اهليته وفي كفائه وعصانته فبالها من بشارع ما اعطها واشارة ما اهلها واکرمها فلما ذهبت في حادته الامام الى بيته عليه السلام فرجع ابي ورجع من عنده الى مسكنه وهبط من السل الترفع فخطب سال ابي اني كنت احب هذا الولد حباً شديداً والآن كيف اراه وهو في بيت الامام غائبا عن بصري وكيف اصبر على فراق ولدي فرجع ابي فتهقري الى جنبه دارق على معارج ذلك السل مرة ثانية وسأل الامام كيف وابن ابي هذا الطفل وكيف صبر على فراقه فاشار بيده الشريفة الى ارض فسحبه وسحب وقال نراه هنا فاطمئن قلب ابي وعاد الى داره واستيقظ فكمذا ذكر ولده العلاء واساذ الاساندة تاج العلماء السيد علي محمد طاب ثراه في كتابه احسن القصص ها انا افضل الرؤيا التي رايت في المنام بعض الليالي ولعلها كانت ليلة الجمعة ابي اطلعت بمنهج خاص قد ذهب عن ذكر علي ظهور الامام محمد الله فرجه وسئل فخرجه فسرت مسرعا الى المحل الذي علمت فيه بوجود الامام عليه السلام فانهتهيت

الخ وادفنه فتم مضرته فدخلت فيها قائلاً في نفسي ما ذا يعطيني ولما عرفت لو
 محضه ونظرت الى طلعه وليس على وجهه نقاب لكن صورته المباركة لم تنق
 في حافظتي المشهورة الى حين المقطة وهو جالس على كرسي يهتبه الغضا
 والناس يجتهدون في قيام مؤذنين فلم يكن الا كما ترى رحلاً وهو جالس مقبلاً
 على احد ويكون مستقر الشخص خرقاً بحظه شيئاً فاذا جاء ذلك الشخص
 اعطاه بلا مهلة من دون النقائ النظر اليه ففكنا بحجر وحصى كما نحدث
 الامام اعطاني عليه السلام سبباً لطيباً حسن النظر في هذا حضرته
 المباركة فاخذته فرجاً وخرجته من الخيمة فقلدت السيف ولما استيقظت
 من المنام كان اول النجاشي صادق ودقت فريضة الملك العلاء وقد
 طليت قاعه من حضرة العلاء المؤمن ثم العلم مولانا السيد نجم الحسن
 دام ظله بعد الاستخارة فقال ان السيف اتيك على نقي قد اعطاك الامام
 عليه السلام وهكذا قال بعض الائمة من الاقرباء قالت وبا مع نصيرها
 صارها في المطلب فان التعبير بطير على الرأس وسنطق بما يؤول
 المعبر كما هو ظاهر الخبر ثم اتيك بقبضة الفاظه المباركة فاضاف بمه
 وكرمه على ما اعطى من العلم حسن العمل والنترة عن كثير من الخطا
 الزلل برأيه والد له بعضي طرفة عين فجزاه عني خير ما جاز على والد
 عن والد وجعل عنه خيراً من امة واليوم الذي من يدك اشقى الالقاء
 اقول فانه سكر الله وابقاء والمنا على مدارج الكمال رفاه في جوارحه وفضا
 غصنه حاله من تميزه لم يلعب ملاعبة الضياع وكان يجنب عن حبه كما
 يسمع ذلك في حق جده ناسيد العلماء السيد حسين وعلاء العلماء السيد نجم
 طاب ثراه ولما كان من سبع سنين اردت ابتداء تعليمه فحبست به في مبارك
 الايام تحت القبة العلوية على شرفها الاقضية والاعلى التي الحاج السيد
 محمد علي باشا عبد العظيم النجفي طاب ثراه جالساً على صلاه لا آذر فريضة الظهر بالبر

وكانت مقدماتها ورعا مستفقا وحلا جامعاً للعلم والعمل في الدنيا بعد انقضاء هذا الزمان و
تعليمه وتبركت في امره ولدى هذه الحركة فاستقامت في ذلك هذا امر كثر في البركات اذ جعلها مركزاً للفتنة العلمية
لغير مركز وثبت الثغر للجماعة وقصد اتمام الفريضة ذات قصد العبادة عبادة الله بركات انفس تلك النفس
المحررة فبارك الله في تعليمه واستغفرت بتعليمه وتدرسه وهو يخرج درجة بعد درجة فخرج من تعليمه
القرآن و بعد تدرسه في الدين بالفارسية فخرج من شهر رستم و دخل في العلوم العربية كالنحو والنحو
وهو دخل في الثانية وفي صفر سنة احدى اثار الفضل من صحائف وجهه وفتح في لسانه فكان يحفظ
في مجلس التدريس بالترجمة العربية وغيره من الكتب الفقهية والاصولية ويستمع المطالبين بالترجمة
ويجيد في فهمها وفهمها واكتشف لنا ذلك بانته قد اتفق في بعض الايام ان مرتبه كانت ملا طه فقلت
لما كنت زوجه فقال في حديثها التي قد قررت في مجلس التدريس ان امرأة تواترت ذوجه رجل وهو
يكره حبه اليها حرم الزوجه دونها يجيب عليه ففهمها وجرها من حقوق الزوجه فقلت تدعي الزوجه
لي وانا عنكرها فاطاعتها واجبة عليك ولقد كنت لمستوا جدي علي وهذا بحسب منه في ذلك الوقت
من التواذر ثم انما اشتغل بذلك بالعلوم العقلية والفنية والاصولية والفقهية وقرأ على فراه من تدر
تصديق وبحث ففهمي وندبني وكان يجل عني المطالب العلمية بقوة مطالعة وحمدة وكانه وبقدره على
بنفسه الا ما شئت وتدر من العبارات المستعصية المشككة واخذ العلوم الادبية من عمدة العادة الكرام
وزينة الفقه العظام المفق السيو لم يزل على خلف المرحوم الطبري وراثته في حار التمر والفرق الفقهية والعلم
العلماء المفق السيو حتى عاين على امره فمات في دار الكرام حتى فريه وفاد باقار وحرار ما حاز ما قرئت
به الامين وحدثت به الامين ثم دعيت المصالح الشقي مع استغناء الى احواله في المدارس الرسمية
لاجل الامتحانات المعينة المقررة فقرأ على بعض المحول بعد من المحصول والمنقول واقدم على ذلك الامتحان
وسبق الامثال حتى لقب بالعالم وفاضل الادب ومتاز بالفاضل وصدر بالفاضل ثم عطف على اذنه الى
الشيخ الاشرف على شرفها آلاف الشفع واقام هناك سبعين سنة ودية مدينة مستقبلاً من افلاط
القول مستقبلاً باقاداتهم من الفقه والاصول بعد بركاتها وبارك الله في علم الرسول وصلى الله على
عزيمتها لا يكشف الشك من عفا الله ابن عبد الوهاب وهي مع وديانة الخلال وسلاسة معانيها
على تفهيمات والقيمة وحقائق رانقة تكشف عن سعة نظر ودية فصار مرجعية عند اساتذة

الكرام والعلماء الاعلام من طالعها بعض جنة حلة اهل السنة فقال كلمة النصفه دون العصبية ان هذه
 الرسايع من النظم في الرسايل المصنفة في هذه المسئلة فانتهى من هذا النظم الشيعي كيف وسع النظم
 في عقائد مذهب اهل السنة فصار ودي هذا الجهد الذي منه حقيقة ان نبأ باليه بالان من كل جانب و
 مكان فاشكره تعالى على هذه النعمة الجليلة التي منتهى طول ان اقول ان هذا الولد مرة نحو المشاف
 الكثير في تحصيل معالم الدين فان الله لا يضيع اجر المحسنين والرحمة تذكرك السلف من ابي عبد والكرام
 من العلماء العظام بل بعد مورد واستحاجة وعلامة في السنه والار على الملقب بغير اناب نعمت القبة
 المباركة الحسينية ببقاء العلم في نسبه واخلاصه الى حين ظهور الامام محمد باقر عليه وسجل بخرجه وقد جئت
 المقاطع بغير كلمات مؤسرة لاسيما في المقام وان الكلام بلسان من استخرج وسعه بذلك محمود في احيا
 السنة مع اخلاص المشية وروح الدين الحنيف واليد الشريفة راجيا بكم في امر على نبي سلف الله و
 ورقة الى اهل ما اتقاه فاقول على لسان الله كانت نفسي تاذن في هذه امية ارتقاء الولد المنجز الموعود
 اليه طول قد مر الى مدارج الكمال وتخلقه بكم بالاختلاف ومحامد الخصال ان الكتب له احوالة واقية نظرا
 الى ما اشيع ولا يح واسفر كالعقاب تاشيا بالعلماء الكرام واقترافا شيوخنا الاعلام عليهم التحية والسلام
 طأ وحيدة اهلا لذلك وكانت العوائق تمنع من المراد وعوادي الايام فطر بيوت بلوغ الغرض بالاسداد
 سببا ملاحظا المحقق الاقدام من قبل لموصوفات بالعتف والعبادة فان جل بضاعته من الفهم وعادة محقق
 سلوك طريق الامور حاج وتكون محامد الخصال في اقباع المنازل هذا الله واما هذه طريق الرشاد وجبت
 واما هذه مما حجب الشدة بمرور الشاء المنع ما اردنا المقاطع واما الولد مصداق الى ذلك فلي الله عز وجل
 الاستماع عن المصطفى الى هذه المدة فان الله لم يزل يري من بجهام على سهام سرمانى الله بالارزاق حتى
 فوادي في غشاء من نبال قصوت اذا اصابته سهام تكسرت النصال على النصال فاصابني مصابيحهم
 ووداعي كبر من يدان من واهله فزكك على المحمود ونجا جنت على الغيوب وان لنق في انما لنق حتى
 اراكم مائة وجمي وغصبت حفر في ظروفي فاعربت وحررا عدا في علي ان لا يبقى لي ذكر ولا اثر ولكن
 سعيهم جنة الولد قد خاب وخسر بالانكار والالام مع ما بين العلل الاسفل من مقتضى عوارض من الامر
 الجليل والخطيب الجليل لا يكون لما رايت تحول جسمي وضعف بدني ولعل يكون اخر عري وفتن عيشي فاعلان
 ان لا يبقى لي المنة فتنق من العرصة فيقطع عني الزمان حباله ويهرسني وحواله وكان امر بالوالدين

[illegible]

اجازته الحاج العلامة المحققين وراسل لفضلاء المدفنين السيد علي محمد طالب ثناء ما هذه الفقه هرون شجرة من
 بالعلم والفضل اعطاهما وبسقت بالعلم والميل لثناها ومن حيث كان فخرهم ارباب الفاضل وضال ومهمل
 رجال امانك والا فاضل ولا لم يفتقر الذب في المذهب و لوديعه لا سلام عمود الحق فانه اراد من الفضل
 المعاصر مولانا السيد ناصر حسين بن علامه المشككين مولانا السيد جلال حسين المكتور والكثير من العلم
 والفرح الفخامة ادرج الناس لم يفتقر السيد فخرها من ثناء عن استاذه وسلفه وسناده ومن اليه كل استاذه ذلك
 صنف في تاريخه وترجمته رسالة مستقلة ممتازة لا دراني الذهب يستل العلماء حجة لنا السيد حسين عن والديهم
 قدوة العقيدة والقيام اسبق المشككين بالاعلام المرموق للطريقة الحقيرة الاثنى عشرية في البلاد الهندية مولانا السيد
 دلال علي انض على ترميمه شأنا جيب الزهر عن مشايخه الاربع اية الله السيد مير علي ابي الطيب
 وصاحب الزمان السيد الطيالسي الطائري والعلامة السيد مير محمد علي الموسوي الشيرازي والشيخ الشهيد
 السيد مير محمد بن هادي اية الله الاصولي رحمه الله جميعا عن الرحيد الهادي عن والده الفقيه الاكل عن العلامة
 المجلسي طالب ثناء ومن طرق ما اراد به عن مولانا الامام فقيه الاحكام شيخني في اسنادي وسناده الحاج الشيخ
 فتح الله الخزوي الاصولي المشير بشيخ الشريعة طالب ثناء والفقير الشيخ عبد الله اقا زندي
 وعلامة المحققين مولانا السيد حسن صدر الدين الكاظمي دام ظله واسناده لفقير النجيب الحاج الشيخ
 محمد حسين المازندراني طالب ثناء وعن حجة الاسلام مرجع الانتم سند في اسناده وسناده السيد مير حسن
 الموسوي الاصولي النجفي دام ظله قرأه وصيان والفقير الكامل اسناده في الشيخ عوف الكاظمي كذلك نظرهم
 المعجزة عن مشايخهم للعلم ومنها ما هو اخر سند في حاشية اجازتي لفقير الخاتم فاجاز في لوديعه
 محفوفة من جانبها بوجه الهداية والارشاد ووديعه شافي برئها وخاتمة اجازتي لفقير العلم المعروفة بسبب الاجتهاد
 ما اراد به عن السيد السند والنجيب المعتمد علم عداة مصر واقفة فقيها فخره والمقامات العلية والملكات الالهية
 حاوي العلوم العقلية والفنية خلاصة الزمان ومحمد ابدان السيد سبط حسين احاد الله فخره
 و هو دام ظله به ومن الفقير الشيخ زين العابدين المازندراني تارة لوديعه واسطه واخره واسطه لفقير النجيب
 ومن اسناده الاساتذة محمد المذهب السيد ميرزا محمد حسن الشيرازي عن مشايخه العظام ومن الفقير النجيب
 الميرزا محمد حسين الشيرازي عن والده العلامة الحاج ميرزا محمد علي الشيرازي عن شيخه الجليل السيد محمد
 الرضوي والشيخ محمد نوري كلاهما عن الشيخ الاكبر كاشفا لظافة عن السيد ميرزا العلوم ومن حاشية العلام و

البحر النعام عالی الکعب فی العلوم العقیدة طویل الجامع فی العلوم النقیحة استادی استاذ السید محمد حسین
اعلی الله مقامه عن والده علی العلاء السید منہ حسین شہاد و فرامی عن والده العلاء و الشہید القاسم
سلطان العلاء السید محمد اعلی الله مقامه عن والده سید المحققین و مستوفی الشکرین جدنا السید و ذوالعقل
طیب الله ربه و رفع و رجب عن مشایخ العظام المذکورین سابقا و اما بعد اذ روی عن استادی العلاء
السید محمد حسین المذکور و زاده و سہارا و کیف کان فالز و ابی عن اکابر اهل البیت و ان حصلت لی کذا کثرت
لکن مع ذلك کلمہ متأسف علی ان لم یبصر لی الزوایہ عن ابی و جدی طالب فرما و جعلنا لجنۃ مثواہا
و تقر صائی و اقول کلام فی الرصیۃ و کتبۃ اعرہا قد فرغت من تسمیہ هذا فی ہر کلماتہن الرابع
والعشر من شہر شوال الحرام سنۃ ۱۰۸۰ من الهجرة النبویۃ علی ہاجرہا الا ان التفتۃ حررہ و الاقر بہنہ
الناشرۃ ابو الحسن المرقی الحق کاتبہ فی لا مرقۃ

کتاب و ام نذرۃ فی کل مکتوب عنہ الله ہدی اہلنا عن المعلم الخدام قدوة العلاء الاعلام
مولانا السید افاض حسن قدس سرہ و ہرم ہدی عن المحقق الفقیہ الشیخ حسن الخامغانی و الشیخ ابن
العابدین الخازنہ فی عطر قبا المعرودہ و عن حالہ العلامۃ الفقیہ عماد العلاء السید مصطفی المعروف
میرزا ابن محمد العلاء السید محمد ہادی ابن السید محمد من حدیثنا المحدث الکبر السید ذوالعقل
عن کتب و احادیثہ عن شہادۃ و ابی عن العلاء و ہدی عن حدیثنا السید محمد ہادی ابن السید محمد ہادی
عن مشایخہ الاربعہ المستقریہ و ہدی عن الاجازۃ باسمہم ہم النقیحۃ الخ لا یرفعون سلام الله علیہم

يت الله محمد علي بن حسين هبة الدين حسيني شهرستاني (١٣٠١-١٣٨٩ هـ - ق)

الاجازة العاشرة

منه حضرت الاستاذ الكبير المحقق الشهير السيد الرئيس فيسوف الاسلام العلامة السيد
هبة الدين محمد علي شهرستاني صاحب الهدية الاسلام ومختصة الحسين وغيره من المؤلفات المولدة
بعثنا الى من عاصمة بغداد « وانا بالتوفيق الاشراف مؤرخه بفتح الخمر والحرمان سنة ١٣٨٩ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد لمن يروى ما بالارض والسماء باعلى الاسانيد مستفيض
الآثار وحدثنا احاد البرية باضح الطرق متوارثا نورا وانوارا
وانبساطا مرفوع الى حضرة من ارسل رسوله للعالمين محمد المصطفى
المطهرين
اقا بعد ظنا كانت الاشياء والامتنان في روايت السيرة والاحاديث
من سلف علماء الدين الانبياء ارجعوا الى ما هم وترشيحا لاحاديثهم
وقد رآنا في احوال جيلهم بسلسلة الاثر من اهل بيت النبوة و
العصر اذ لك اصحو وحليهم قداسيخا في حضرة العالم الفاضل و
المحقق الذي اكامل صفوة الاماثل من رتبته في مبادئ الفضائل
مناحل شمس سماء الشرف وبدر قللك العلم وحامدك الانوار
الحديثة النسيب والجهينة الاديب الفائز من فداح الفضل بالمط
والوقيب سيد العلماء الاعلام وزبدة محمد الاسلام السيد
بن ابي الحسن بن ابراهيم الحسيني سليل علامته الهند المعظم مولانا
السيد ولدا رعى على قدس الله روحه ونور ضريحه لكي يعز ودام
علاه رايطنم النسيب رايطنم ادبهم مع الاثر من اباؤهم الكرام
عليهم السلام في روى عتي ما صحت روايتهم واتصفت لدعوة رايهم
من مرويات اشياخ العصا بدو مؤلفاتهم المستطاب ولا سيما
الكتب الاربع التي عليها المدار في مختلف الاعصار واعظم الكاف
الفقيه والتهذيب والا سنبصار والجوامع المتاخرو لاجناد

انحلتنا الخرج مضافا الى روايته ما صنفته في صنوف العلوم والادب
 فاستخرجت الله واجزائه ان يروى عنى مؤلفانى من مخطوط و مطبوع
 و مر و باقى من مقروء و مسموع و مرسل و مرفوع و مستند و مقطوع
 بجميع طرق و اسانيدى عن اشياء الكرام و اسماها من هذه الطرق

الخمس
 اولها عن حجة المجتهدين و رأس المؤلفين و صدر المحدثين سيدنا
 الحسن الهادى من آل شرف الدين دام ظله عن مشايخه المشهورين
 منهم العالم الثقة السيد ميرزا محمد هاشم الجاررسوفى عن مشايخه
 المشهورين منهم العالم الربانى السيد صدر الدين العاملى الاصفهائى
 عن مشايخه المشهورين منهم العلامة الطبا طبائى السيد محمد
 مهدي بحر العلوم النجفى عن مشايخه المشهورين طاب ثراه
 و بسند السيد ميرزا محمد هاشم عن ابيه السيد زين العابدين
 الخوارزمى عن ابيه السيد جعفر عن ابيه الحسين عن شيخه العلامة
 الربانى السيد ميرزا محمد محمدى الشهير ثانى

ثانيتها عن الزعيم الشهير الامير السيد محمد المعروف بابن الله الطبا
 المتوفى ١٢٢٤ عن ابيه العالم الربانى السيد محمد صادق الطهرانى
 المتوفى ١٢٣٤ عن ابيه السيد محمد الحسينى الهادى عن ابيه
 الامير السيد على الكبير الخوارزمى المتوفى ١٢٤٤ عن مشايخه
 المشهورين منهم خاله المؤسس الوحيد مولانا الخا باقر البهبهائى

وثالثها العالم المحدث الامجد السيد عبد الصمد القسري بلبل
 سيدنا المحدث الجزائري عن شيوخه السبعة اولهم الشيخ الحاج
 ملا علي المقدس الغروي الطهراني وثانيهم الشيخ نوح بن قاسم
 الجعفري الحقي وثالثهم الشيخ ملا محمد حسين الحائري المعروف
 بالفاضل الامريكاني ورابعهم الشيخ محمد طاهر الدزفولي وخامسهم
 الشيخ عبد الرحيم بن ملا محمد علي القسري وسادسهم العالم الكبير
 الشيخ ميرزا حبيب الله الوشتي الجبلاقي عن الاية العظمى الشيخ
 مرتضى الانصاري وسابعهم العالم الكبير والواعظ الشهير الحاج
 الشيخ جعفر القسري عن مشايخه كالفقيهين الشيخ علي والشيخ
 حسن بن ابهما الفقيه الاكبر الشيخ جعفر كاشف الغطاء
 ورابعهما الحكيم المحقق والفيلسوف المحدث الشيخ محمد باقر
 محمد عيسى بن سراج الدين الاصطهبالي القتيبي في شهر ربيع
 عن شيوخه الخمسة اولهم الحاج ملا علي بن ميرزا خليل الطهراني وثانيهم
 السيد ميرزا محمد هاشم الجارسوني وثالثهم العالم الجليل السيد
 مهدي القريني الحلي ورابعهم الفقيه الكبير الشيخ محمد تقى الميرزا
 باخانجقي الاصفهاني وخامسهم الفاضل الغروي ملا محمد قتيبي
 حسين الحائري و
 وخامسها عن النباية الثقة السيد محمد مهدي بن جعفر

الحسين الحكيم المتوفى في الحائر الحرام عن العالم الجليل السيد
 ميرزا جعفر بن العقيقه الرئيس ميرزا علي بن الطباطبائي عن شيخه
 العلامة السيد مهدي القزويني الحلي عن عمه السيد محمد باقر القزويني
 عن بحر العلوم السيد محمد مهدي الطباطبائي عن مشايخه المشهورين
 طلاب تراجم فلحقه المستجيز في هذا فضله وكثر مثله ان يروي
 عن هؤلاء المشايخ الابواب من شيوخنا الاخيرين باسائدهم
 وطرق رواياتهم المشتملة الى ائمتنا الاطهار وعلى اختلاف
 سلاسلها وكثرة طبقاتها المضبوطة في جوامعنا المبسوطة
 ملته ما في ذلك طرقا اخرى عالة حياطة كي لا يقع في جهالة
 الشبهات والمحرمات متجنباً الرواية عن الضعفاء والفقلاء
 طبعاً سبل الصادقين الثقات متحرزاً من ركوب سنن
 المهوى متسكياً بجبل الوبر والتقوى والسلام عليه وعلى
 من اتبع الهدى

حرره ذلك خادم العلم والدين محمد علي الحسيني الشهير بهمة الدين
 نزيل دار السلام في سلخ محرم الحرام سنة الف وثلاثمائة وثماناً
 وأربعين هجرية ١٢٤٨

خاتم الحديث شيخ عباس بن محمد رضائي (١٢٩٣-١٣٥٩ هـ - ق)

الاجازة الحادية عشر

من الجماعة المخبر المحدث المحرم الحاج الشيخ عباس بن محمد رضا الله
حيث مفايح الجنان وهدية الزائر ونفس المهوم وغيرها من الكتب
ولانت اجازة له في شفاها في مشهد امير المؤمنين بتجاه الطهر المقدس
مستقبلا للقبر الشريف العلوي وجمعة الحائر الحسيني ليلة الاثنين الخامس
من شهر صفر سنة ١٣٥٩ عند رجوعه من حج بيت الله فامرا مشاهدا لانه
وانتجها بالكتابة عند ذكره الثانية الى المعارف من بلاد ايران وهذه

مخططة الشريف

وعز زهايا الشريعة بها الى من مله (قم) المشرقة نارضا صلا
هادي الاخرة سنة ١٣٥٩

بسم الله الرحمن الرحيم

المحمد على نعمة العامر واصلين على محمد وعترته الطاهرة

وبعد قد اجريت للاخ فاسر الجليل انبياء العالم

الكامل المذهب الصفي والفقهي اللوذي الاثني سني

الاجل السيد علي ^{عليه السلام} لازال يربوا بالتوفيق الرباني

ووطا بالعبادات السجادية ان يروي عن جميع اصحاب المعصية

رجازته في اجازته بحسب رايه من الشيخ الاجل خاتم النبوة

المحدثين لهظام محمد الاسلام الحاج ميرزا حسين الموسوي

بطريقه اخيه المذكور في خانة مستدركه فليرو عن رايه

شاء وادراسا كما سيرا احيانا وبعيد

والتمس منه ان يجزيه في ضلوة الشريف في اخوت محبة

العبودية وطقس اجابة الدعوات وكتبه بطريقه

الوزارة عابد محمد علي عابد في شهر ربيع الثاني

١٣٤٩

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

آیت الله شیخ محمد باقر بن محمد حسن قاضی بیر جندی (۱۲۷۱-۱۳۵۹ هـ.ق)

الاجازة المشأنة عشر

من العالم المحدث الفقيه الجلیل الحاج الشیخ محمد باقر البیرجندی دام ظلّه وهو من اکابر علماء ایران نخبها من بلادهم ونحطه القرب

بسم الله الرحمن الرحيم وبه تقنی

المولود الذي صافح درجات العلماء وجعلهم على الحلال والحرام أمنا فليح
ألا نبينا ومداهم افضل من ذمنا الشهدا وورده لهم ان زيارتهم
تعالوا عتقافه منته في المسجل الحرام سواه جمال السالكين ابن فهد في
حديثه الداعي وجعل احب مستكتب العلم ومنه في الكتب كالحجرات
حتى يقال رسول الله صلى الله عليه وآله الطاهر من كرم فليها سلمات كرم
تعالى يوم القيمة وهو من ذمنا هان فليها سلمات كرم فليها سلمات كرم
وهو من ذمنا هان فليها سلمات كرم فليها سلمات كرم فليها سلمات كرم
ومجالسة العلم جنة كادها العلامة الحلي في خاتمة القول عتقافه
ولده لها الحق في بل النظر الى وجه العالم كوا من ذمنا هان فليها سلمات كرم
البها في ذمنا البهيم عليه وآله بوزن مدا العلم وهداه السهل
بن القيمة فلا يفضل احد على الاخر ولا عتقافه في طلب العلم آت الى الله
ما من عتقافه ولا يفرج احد في طلب العلم الا وملك موكل برب يشره بالجنة ومن
ما من وميراثه الى نورا الاقلام خل الجنة والصلوة والسلا على كرم
بنه الرحمة وضع الآخرة على آله الطيبين وهم العترة المحمدية المحدث
شركاء القلاء ومترجمو العترة الذين تجلبط عنهم على جميع الامم وعتقافه
الهم وغضبهم على اعدائهم والمخرفين عنهم الى يوم القيمة اما بعد فالسنة
السنة والحبر المعتمد كعتبة الادباء وحجة الظفراء ذوا الفضل الجليل
مفخر ذرية الخليل ادام الله ظله الظليل وهو الحجة المستطاب خلاذ الامم

رواها الاستاذ الميرزا محمد

الاسلام الاقا السيد هاشم بن الاقا السيد ابو الحسن بن الاقا السيد
 ابلهم بن الاقا السيد محمد بن الاقا السيد حسين بن العلامة
 الفقهاء الاقا السيد دلداس علي النقوي المجتهد المشهور بن الاقا
 ولا مصداق المجاز من العلامة لطبا طباطبائي النجفي بحر العلوم
 الفقيه المؤيد المراتبة السيد علي صاحب الرياض وغيره من
 الاعاظم النول جاعلي المعقول والمنقول عليهم من العلم والهدى
 شأنا بديع الغفران والرضوان فحسب دبره ان الاتصال بال
 والرهامة خير من الاتصال باللاذية قال له تعالى برقع به
 الذين آمنوا سمع والذين اوتوا العلم حاسب استبد بهما بشفا
 المسعد الشهيد زين الدين في منبر المريد في آداب الفقه
 والمستفيد على ان العلم افضل الناس وشواهد من الاقا
 النبوية والوصوية في تفسير الامام عليه السلام وغيره كثيرة و
 مروى رئيس الحديث في اول معاني الاخبار وعند الاقل
 منه نسخة من خط جميل سجد عليها خط العلامة المجلسي في
 وخاتمة الشريعة بما قرأ العلوم عن الصم عن ابيه قال يا بني اعرف
 منابر الشيعه على قدر ما ترمي به فانه العروة والهدى الى
 وبالمعنى بالبرهان والبرهان من الاقا السيد زين العابدين حاشا
 قد اتي في بعض الكتب عن الامام زين العابدين حاشا انه قال اقموا
 الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم الى من نسبني اليه في التولية او ما
 فاستجاز من العبد الفاجر المقصر فاجزته سلمه لله تعالى وحاشا

انتہہ ہم شغال اہل لذلک و فی کما حدیثہ بجاہ کل حالک مرسلہ
 المصنفات الرابعیہ المعروفہ بالاصحاح فی کل باب خصوصاً الجامع الکبیر
 عن الکتاب الاربعہ الشریفۃ فی الاعصار والامصار محمد بن ثناء
 المتحدۃ والجامع الاربعۃ لمحمد بن الاربعۃ المناخرۃ من الوساثل
 ومستدرکہ والوافی والبیاض مجتبیٰ جاز فی جمع غنیہ من مساطین
 الاسلام والجمع علی الانام من حاجتہ حجة الملک العلام بتفصیل
 فی رسالہ ذمیرۃ المتخالات الاکباد اذکر هنا فاحداً من الانام
 واعتمد بعضی الوقت للاشغال باجرۃ الخضر والیاء وادق
 النہایا والمبادیہ فہم الشیخ العقیقہ الحق مقتدر الانام
 ومحمّد القوافین وشارح شریع الاسلام حضرت قولا وکتابا
 عن العقیقہ الاعظم صاحب جواهر الکلام عن السید جواد العالی
 صاحب مفتاح الکرامۃ عن جہر العلوم والشیخ جعفر جبار
 العلامة الاقا باقر البهبہانی عن ابيه المولی محمد اکمل وبنی علیہ
 العلامة الجلی عن ابيه النبی ابن مقتدر علی المجلسی الملقب بـ ^{العلی} ^{العلی} ^{العلی}
 الحسن محاضرہ وظرافتہ وكان عالماً شاعراً مجیداً بخلص نفسه سائلاً
 فی شعرہ بالمجلسی بل یسکین منها فی کمال الجودۃ واصل من ذنب النسخ
 نطقہ الشیخ الیربائی عن ابيه الحسن بن عبد الصمد الخاروق النعمانی
 نسبتہ الی الخاروق شالہ فی بسکوۃ الیم قبلہ من خلص اولیاء وراۃ جانیۃ
 المجلسی لہ ای جازۃ المجلسی لہ الذی عن

ابن ابي اسير وهو الخاطب بقوله يا حاتم ان من عبت ربي عن
 الشهادة باسائده كتب لعامة وانما منه فان له رة طوقا كجراح
 القاه وقتا سيرهم وخبا سرهم قرينة وسما عا واجازة قسرة
 في الاجازات وخصوصا اجازات البخاري ح وعن اعدائه الجلس
 عن الشيخ الفقه المتبحر محمد بن الحسن المصاحب وسائل الشيخ
 باسائده المودعة في الواسائل ح وعن الشيخ المصاحب
 فان بينهما الطريق المديح باعطاح اهل الدراية لبذلك كل
 منهما ديباجة وجهه للاخر واجازته بطريقة المرقوفة في الخاس
 والعشرين من ابي حنيفة ومنهما يحصل جل الاشياء الى اهل ح
 العقبة سلام عليهم فلا تظلم ولي طرق اخر الى الثغاب
 وهما خبار من العامة باسائده الى العلالة الحلية والى
 الناقب والى ابن بطريق الى صاحب العدة والمفصّل ذلك
 الى اربابها المرقوفة في اولها فاجزته سلمه له تعالى رواية جميع
 وجميع مصنفاتي وما جرى عليه قلب في الفقه والاصولين ودمية
 الحديث وغير ذلك وهي ينفذ على ثلثين كسبه بيده الدائرة
 مصليا مسلما داعيا مستدحيا للدعاة في الثاني عشر من جماد
 الثانية عام ١٣ وبعثه العبد المنقر الى محمد باقر بن المولى محمد
 ابن المولى محمد بن المولى الحاج عبد الله بن الحاج المولى علي محمد
 الملقب بابن شفاء

آیت اللہ مرزا ابوالحسن بن عبدالحسین مشکینی اردبیلیؒ

(۱۳۰۶-۱۳۵۸ھ ق)

من اساتذی العلامۃ والمجرب الفہامۃ فادرة العصر باقعة الذہر
 المحقق المدقق الشیخ الاجل المیرزا ابوالحسن مشکینی اردبیلی
 صاحب الحاشیۃ علی الکفایۃ دام ظلہ کتبنا فی فخرۃ شہر رجب ۱۳۰۶
 ولیس ہذا موضع ابراءھا لکنھا موجودۃ عندی مستحیۃ بالتوقيع
 وقائمہ الشریف بقولہا: واجزت لدان ہدیۃ منی عاصت
 لی رواۃ عن مشائخی الاعلام بالسند المتصل الی الاثر المعصوم
 علیہم السلام وادعیہ تفرع عنہ والاحتیاط فی جمیع الامور فان من
 سلکہ لیس بناکب عن الصراط وان لا ینافی من صالح الذہول عند
 الخلوۃ وادبار الصلوات کما فی الانشاء انشاء اللہ واحمدہ وانا
 ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید الانبیاء والمرسلین
 والہ الطیبین الطاہرین المعصومین والحمد للہ علی اعدائہم اجمعین الی یوم
 الذین . وقد کان ذلک فی غرۃ شہر اشہر الاصرہ رجب ۱۳۰۸
 الاحقر ابو الحسن مشکینی اردبیلی
 وهو ہدی عن شیخنا المتقدم الحاج الشیخ محمد باقر البروجردی

آيت الله شيخ محمد كاظم بن حيدر شيرازي از تلامذه مرزا محمد تقی شيرازي (۱۲۹۲-۱۳۶۷ هـ - ق)

من العلامة الفقيه المحقق المدقق الورع النبيه الشيخ محمد كاظم
الشيرازي دام ظله من معارف علماء النجف الاشرف وتلامذة
آية الله الميرزا محمد تقی الشيرازي قدس كنههال يوم ۲۶ رجب
يقول فيها : واجزت له ان يردى في ما صححت له روايته واشخصت
عندي درايته عن مشايخي الاعلام المنتهية اسنادهم الى الائمة
المعصومين عليهم السلام واوصيه بتقوى الله واعتناء طاعته و
الاستعانة بتوفيقه وهدايته واستجاء مرضاه في القول والعمل و
الالتزام بالاحتياط فانه المضيء من الرمال والتجيب عن الشبهة
فانما اطراف محلى الخزيات ومن رعى عنه حول المحلى او شك ان
يقع فيه وان لا ينساق من صالح الدعاء عقيب الصلوات ومطالعة
الاجابات كما انك لا انتاء انشاء الله وله المحمود ولا احرز في نقل
على النبي واله ظاهره وابطنا ، الاحقر محمد كاظم ۲۶ رجب ۱۳۶۷
وهو يردى عن علم التقى والورع والهدى المستند
مرتضى الكشميري غائب ثراه وشيخنا الاعظم السيد

آیت الله مرزا علی آقای ابن آیت الله سید المجدد مرزا محمد حسن شیرازی (۱۲۸۷-۱۳۵۵ هـ - ق)

الاجازة الخاصة عشرة

من قدوة المحققين بقیة الماضین حجة الاسلام آية الله في الانام سيدنا الاعظم الاجل الميرزا علی آقا
ابن آية الله السيد المجدد الميرزا محمد حسن الشيرازي دامت بركاته وعبده اجاز ان يباينها في معرفته
بالتحقيق لا شرف ليله التبت ۲۸ ذى القعدة سنة ۱۲۸۷ هـ وهو يوم من العلانية الميرزا عطاء الله الخراساني
اسم الميرزا محمد باقر الخراساني صاحب الروضة وعمه الحاج ميرزا محمد هاشم الميرزا رسول صاحب اصول الفروع
طريقه المعهدة والجامع فيها الرواية عن ابيها الميرزا ابن العابد عن ابيه عن حقه في غير ذلك المجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى محمد وآله الأئمة الأئمة الأئمة الأئمة الأئمة
 امام العصر وخاتم الأوصياء وعلى جملة علمه وناشر فضائلهم ورواة احاديثهم الثنا
 العلماء وتبعد فهدا مارا على قبل العالم النقيض الفاضل الا واحد علمه لا علمه مرجح
 الاحكام رتبة الاسلاك السبل على نفاها لتقوى الله وادام فضله وعلما من اجازته له
 روايته احاديث نبينا الاعظم صلى الله عليه وآله واحبا اوصيائه ائمة الهدى صلوات
 عليهم وكتب علمنا الاعلام رضوان الله عليهم في الحشد والفتيرة الفقه الاصول
 والتاريخ والادب غير هلمن العلوم تحريته ان يكون كاحد من سلفه الصالح
 في الضبط والثبت في النقل والاستاوصيائه علم الحيد الذي هو اساس الدين
 واصل الشريعة كما لها للحدود ذلك علماء الدين وسنة الاسلام حتى بلغ السلف
 الخلف متاقلت امامنا الملة كابر عن كابر في كل جبل تقوى عنه تحريف الغالين
 وانتحال المبطلين فثكر الله سعيهم واخرول شوقهم واذا كان سلم الله تعالى لا نفوس
 مقتنيا اثر اولئك الاعلام محدثا مشاهير بطوننا ليله واطراف لها في خدته
 الدين المحقق شرعا لا اله الا الله فكان من اللازم شدا زده والهم ففضل على ما هو
 عليه من العلم والجم والحب الوضاح والشرف البادح والفضل الكثر فاعز له
 ان يركب الاحاديث الشريفة والكتب الامامية عني عن العالم البارغ
 الضليع السيد اعطاء الله الحواسيل لعلنا الشجاعة السيد محمد باقر
 صاحب رضات الجنات غلبه العلاء السيد زب العابد عن حجة الاسلام
 الاصفهاني عن صاحب الزمان والقوانين المحصول وكشف العطاء جميعا عن السيد

الوحيد البهبهاني حاد برعي حقا المصطفى الشيخ سليمان العطار حقا الحدائق باسانيد المذكرة
 في التلويح وعنه السيد زين العابدين غفر الله له الجليل القاسم جعفر المصطفى عن ابيه العلاء
 السيد الحاج القاسم جعفر الكبير وعنه السيد زين العابدين عن ابي الحنفية صاحب الامم عن السيد
 غزالي الامير عبد الشايع وعنه السيد زين العابدين عن السيد محمد الرضا المصطفى عن الشيخ الاكبر صاحب
 العطاء وعنه السيد زين العابدين عن والده المذكور عن آية الله بحر العلوم الجليل فائدة عن الوحيد
 البهبهاني حقا وعنه الرضا عن ابي الاخوان حقا المصطفى عن السيد الجواد حقا صاحب الكرام
 عن بحر العلوم فائدة وعنه الرضا عن ابي الحسن المصطفى السيد ابيهم المصطفى صاحب الصواب
 عن السيد الحاج احمد غزالي السيد حقا القواني حقا وعنه السيد عطاء الله عن ابي العلاء الفقيه
 البارز السيد محمد هاشم البحر حقا عن ابيه حقا المصطفى باسانيد ابي القاسم وعنه السيد الحاج
 الامير السيد المدرس الاصفهاني عن ابي الدجاج السيد زين العابدين باسانيد حقا وعنه السيد
 ميرزا محمد هاشم عن الفقيه الشيخ المصطفى عن الشيخ حسن ابي الشيخ كاشف الغطاء وعنه
 الشيخ مكي عن والده الشيخ الاكبر اصباح وعنه الشيخ المصطفى عن ابي الشيخ علي عن حقه وعنه
 السيد ميرزا محمد هاشم عن شيخ الطائفة محمد الحق شيخنا المصطفى الاضواء عن ابي العلاء المولى
 احمد غزالي المصطفى عن ابي ذر الرائي وبحر العلوم وكاشف الغطاء وميرزا محمد الشيرازي
 جميعا عن الوحيد البهبهاني حقا وعنه الشيخ الاضواء عن المولى محمد عبد العزيز حقا عن الوحيد
 البهبهاني حقا وعنه الشيخ الاضواء عن السيد محمد الدين العلي غزالي السيد الصالح من
 والده السيد محمد حقا الوسائل عن ابي العلاء المصطفى غزالي عن شيخ الاسلام تاج الدين
 والدين العاملي غزالي عن زين الملاء والدين شيخنا الشهيد الثاني عن السيد جعفر
 الكركي عن الشيخ نور الدين علي بن عبد الله المصطفى عن ابي الشيخ محمد بن

المؤذن الحريز عن الشيخ ضياء الدين علي بن محمد بن شمس الدين الشيخ محمد بن أبي طه
الدينوري عن أبي الطاهر البوطي عن أبي الحسن الملقب بالدينوري عن أبي الحسن الملقب بالدينوري
الطوسي عن أبي محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل
الحسيني عن أبي محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل
الكاشي عن أبي محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل
عبد شمس بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل
الغباري عن أبي محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل بن محمد بن الحسين بن الفضل
ديك وشاربك في الأخذ بأصل الدين والفكر في دوا صالحة ونشر أعلا الذمارة
البر عن الأكراب ما ينبتك فيها من حسن والآباء ولعل الحاشد وكن كاشا
لك المولى سجا على أهادبنا ومنال الله سبحانه بنور علمك ونفوس الجميع
طلة فانه العلم والأسلاك وازدهارها وقل ناصرها وهذا النسخة المقدسة من يد دعا
العلماء بأعلى همة لبشرهم فكل من مصرخ بنبية الأعظم ومحبته مرة إلا
وكلهم راع وكلهم مسؤول عن عبادة الحق قد ذهب أكثره وأكفى إنازة فالله
الله في هذه الصبا الباقية قبل أن يرتفعها اسمنا من الأهواء وثابة النائم
وكنات ومن قبلك من العلماء البواحد على أعدائكم أعداء الدين وكونوا
ككتلة واحدة في مجاهدة عانقة التبشير الأضحية ومهمل في البيع الحذر ومن
وصلوا وراجلوا لأن يضر الله بضرهم وبثأر أعدائكم وكل من بالتحاذير
عن بصره الدين وهم ينادونهم على شفير جهنم وفوقهم أنهم مسؤولون بالكم
لأنهم من) هذه كلتي الأحوال في الدين (والأول لا يكذب العلم) وقد

وفدا عذر من اندر والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. وقد اجرت لک ان
 زکات اصحابنا واحادثهم بهذا الاصل فی المصل الی اسانید علمائنا
 وشعبها المکرمة المذكورة فی الکتاب الاجازات مغنیه الائمة عن اصول
 الله علیهم مع الثبوت فی النقل والوزع وجوب التحفظ علی النون والاسماء وکلا
 المقوی ولک ان یخبر الروایة بلم یثبت من احوزت فی الامانة فی النقل والوزع
 عن النقل ومنه فمحدث الشیخ علی الذی واخود عوانا ان المحدث والعبارة
 وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين فمحدث عن ابي محمد الحر العاملي
 الاصفهاني في الشريعة



اثبتنا الخرج مضافا الى روايته ما حنفته في صنوف العلوم ^{التي}
 فاستخرجت الله واجزائه ان يروي عن مؤلفاتي من مخطوط و مطبوع
 و مروياتي من مقروء و مسموع و مرسل و مرفوع و مسند و مقطوع
 بجميع طرق و اسانيد عن اشياء الكرام و اسما من هذه الطرق

^{التحسين}
 اولها عن حجة المجهدين و رأس المؤلفين و صدر المحدثين سيدنا
 الحسن المجاهد من آل شرف الدين دام ظله عن مشايخه المشهورين
 منهم العالم الثقة السيد ميرزا محمد هاشم الجارسوقي عن مشايخه
 المشهورين منهم العالم الرباني السيد صدر الدين العاملي الاصفهاني
 عن مشايخه المشهورين منهم العلامة الطباطبائي السيد محمد
 مهدي جبر العلوم النجفي عن مشايخه المشهورين طاب ثراه
 ٨ و بسند السيد ميرزا محمد هاشم عن ابيه السيد زين العابدين
 الخوسروي عن ابيه السيد جعفر عن ابيه الحسين عن شيخه العلامة
 الرباني السيد ميرزا محمد مهدي المشهر شاف

ثانيها عن الزعيم الشهير الامير السيد محمد المعروف بابن الله الطباطبائي
 المتوفى ١٢٢٤ عن ابيه العالم الرباني السيد صادق الطهراني
 المتوفى ١٢٣٤ عن ابيه السيد محمد الحسيني المهداني عن ابيه
 الامير السيد علي الكبير الحائري المتوفى ١٢٤٤ عن مشايخه
 المشهورين منهم خاله الموثق الوحيد مولانا الحاج باقر التبريزي

آیت الله شیخ فدا حسین بن فدا علی القرشی الملقب به سراج الدین لکهنوی ہندی (۱۲۷۸-۱۳۵۳ھ-ق)

الاجازۃ السادسة عشر

من الفاضل الادیب المتبحر الشیخ فدا حسین القرشی الملقب بسراج الدین الحسن الهندی دار علاء
عجمیا الی من بلد (سیتا پور) الهند مورخہ ثباتی مشہور فی الحجۃ المراد شکرہ و ہر توجیہ عند تجرید و کمال

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الاستدلال من خصائص هذه الامة وطريقا الى الكمال في سلك ردة الامة وسببا الى الكمال
بصوره شرف اخذ العلم عنهم وان بعدت حوادث الامة وصلى الله على خير خلقه محمد بنی الرحمة كاشف كل غلظة
ورافع كل غمة ودافع كل همة فانكشف بعد دبابي الغواية في كل ليلة مدلحة وارفعت به منار الهداية على
وجه كل حبل وخرج الامة وعلى الله الذي بنى نعمته الله في كتابه يكون نعمته وسلا يكونوا شهداء على خلقه
فخرته القوا صلبا للعلمين النظم الى لغة الامة ونعمهم ودمهم علمهم ربه دارى كل نية ورجل فقد
استجاب لقول السيد الفاضل البارع الذي هو من جملة العلماء والمكابر كاسم و هو من المزال كابطال الضلال فكل
دارج هو لنا العلامة الشفی الخلامة الشفی منى العاشر من حجج الله رب العزة عليه سلام الله التام الكامل الوافى
السيد على قول القوي حرم الله عن شر كل عوفى وسقى عباده الله فضلا وكالا وسقاء من عين نعمة باب بيته
العلم عند باور كالا ولست احبب العلم للاستحابة فكيف يكون اهلا للاجازة لكنى دعان وحشنى على اسعاف
هذا المقترح الجليل من هذا السيد الجليل ان الذى خول في سلسلة الاستدلال شرف عظيم يحكم العقل الذى هو
اعظم حجج رب العباد ولا الاستدلال لعل من ثناء ما شاء من غير حجة واستسار وان الاصل بالحق اسانيد
محمد فقه ومقطوعة نبيهم العقل على انما تنطبق المراد مما وانها من فوائد الاستدلال انما لعل يحصل به منجى
خاص و يتجوز في سلك الرواة الاخذ من العلم من حجج ربنا العباد سلام الله عليهم الى يوم التآد ومنها
ان بكرة الاستدلال منقول الاخبار رافق الشهرة والاستدلال منه شيئا فشيئا الى حد القرائن من درجته اخبار
الاحاد معلوم ان الخبر اذا اكثر من طرقة وعرفت طرقة اذاد قوة الى قوة واصح من ضعفه درجة الى درجة
وان الشهرة امر غير مفيد للبشر لا يتحصل الا بتوفى طرائق الخبر حسبما بيته وابته بكمال البحث والتفكر في كتاب
الذي يبين فقد الآثار باعرا كالا حار و هذا لا يتأتى الا بالاستدلال في هذه الاخبار وضبطها في الكتب والاسفار
واعلم مراتبا لحفظ ان فيها الامانة والصدور وبنو هاد درجة الحكومية والمسطور كنتم انفع للناس
الامة في مستقبل الدهور اى في الزمان الامة والاعصار المستقبلة لكن الدليل كل دليل من اناس صرفوا هم

في لغة واصول وتركوا الاشتغال في حفظ كتب الاصول المكتوبة المستفيدة
عن اصحاب الامة الا انهم مول وعكفوا على الانفاس والارتياح في مسائل مخفية
والنفاس كانت الذين عندهم ليس الا العمل والغور في لهر المؤجل والمجمل و
تلك اشياء لا تجدي نفعا في تلك الاعصار التي هو عصر الكفر والاحاد وازمنة
المجود برب العباد لا يزال الناس يتخلعون عن النقص بالاسلام ويتفردون
عن دين حبر الانام لا ينفعهم اليوم الكتب كالمزائل وجواهر الكلام ولا
المكاسب ولا شروح شريع الاسلام لا ياتي علينا يوم الا يطعن حبه يد على
الدين ولا يطلع علينا شمس الا بشبهة مستعدة على الكتاب المبین فشاها
على المعارف الجديده اصول الحكمة المستحدثة بين الا فرحين والاربابين
ونريد في اسفا الى سفات الحكمة الجديده والمعارف المستحدثة والقصا
الشابعة ليست تخالف الدين المبین قيد شعرة بل تؤيد امره وتعضد قومه
اصله وتشهد بصدقه وتنادي بحقيقته باعلى صراخ ملائكة اذان سكان
السموات واصططكت باصواتها اصماع ذرات الكائنات وقد اشرت الى
ذلك في قصدي في المعرفة التي تدعى لامية الهند نظمتها في مدح
امير المؤمنين لير الله الى سباب نشرها واشاعتها في بلاد الافرنجيين
انه خير موقف ومعين وكذا في كتابي الذي يدعى مذهب عقل صنفته في
لغة الهنديين وقد بسط الكلام على ذلك ولدي على لتعبيد الرشيد لاداء
الحكيم الفاضل الكامل بالحق والفيلسوف المطلق بلا اشتباه مستر
بادشاه في ارض بلخ الله الى ما يبتشاء وادبه وابقاء في كتابه الفخيم المحم
الذي صنفته في لغة البرطانيين وكتابي هذا يدعى سائنس ايند اسلام
ثم بدليشيز لير الله اسباب نشره واشاعته اامين وهو لا اله الا الله
بالفقهاء والمجاهدين ليس عند هم خبر تلك الفتن الهوار ولا يبلغهم
بنا تلك المصائب والموارث في الدين ولو وصلت اليهم تلك الاخبار

ما كان عندهم علاج لدفعها واذ انما المكان جهلهم بتلك المعظم والمعارف الجديدة
 المستحدثة في تلك الامعان والاعصار التي هي الا عصر التوربة وازمنة الخربة فاقاد
 وانا اليه راجعون والى لا عجب في تلك الحلات والشؤون لهذا الدهر الخيون نشأ
 من بينهم هذا الشاب الفاضل المشتغل باعمال تلك العلوم والفنون كيف فطر لهذه
 الفنون واستبحر لتلك الشجون والهن التازلة على الكتاب والسنة حتى طلع منه
 اجارة الرواية وقصد في الاشتغال بكتبه المحدث والديانة وحسبها ان ذلك
 بعض علاج تلك الضلالة والعزوبة فاختصت منه هذه المقترح المحمل واسكن
 الى امثال هذه السيرة المحميلة فاقول بعون الله انه نعم الموفق والوكيل ان
 في نعمته عده مشايخ من ائمة اهل السنة والجماعة اقبلهم وابلهم وابداهم
 افضلهم الشيخ الامام الحجة الفاضل حسين بن حسن الانصاري السبيعي الحرابي
 الحديثي الثاني في العفة بزييل بهريال وقد ذكر في ترجمته الحافظ ومناقبه وفي اهل
 المستفحة في شتى المجالات الذي سميته باليم الحجاج في اسانيد السراج
 فله السيد المستعجز اداء فضل العريزان بردي عني بحق اجاز في المكتوبة
 البسيطة المضمونة في كتاب الاختصار كما تيسر لكبار عن الشيخ المذكور عن شيخه
 الاجل الشرف المحافظ محمد بن ناصر الحصري الحارثي والفاضل العلامة احمد
 الحافظ محمد بن علي الشوكاني في الصغاني الصفي كلمها عن والد الثاني عن شيخه
 العلامة السيد عبدالقادر بن احمد الكوكبا في الصغاني عن شيخه السيد
 العلامة نفيس الدين وخاتمة الحديثين سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبل الاهدل
 الزبيدي الباني ح وبراية الشرف محمد بن ناصر الحارثي المذكور والفاضل محمد
 الامام الشوكاني عاليا بدرجة ايضا وشيخه الاجل ذى المنهج الاعلى حسين
 عبد الباق الاهدل فلا تنهم عن السيد العلامة وهذا الدين وعمدة الحديثين
 عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبل الاهدل الزبيدي الباني
 عن والد السيد العلامة سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل عن شيخه السيد

العلامة صلى الدين احمد بن محمد شريف الاهلب من شيخه الامام ابن الحافظين عبد الله بن
سالم البصري المكي و احمد بن محمد التخلي كلمها عن الامام الجليل ابراهيم بن حسن الكردي لدى
عن شيخه العلامة احمد بن محمد القشاش عن صبيح القاف المدني عن شيخه العلامة حماد الدين
محمد بن احمد الزامل لشافعي المصري عن شيخه الاسلام القاضي ذكر ابن محمد الانصاري
عن الحافظ ابن عمر العسقلاني رح ورواية الحافظين الامام ابن ابن عبد الله بن
سالم البصري المكي و احمد بن محمد التخلي المكي كلمها عن الامام الحافظ محمد بن علام الدين
البابلي بعضه الباء الثانية المصري عن سالم بن محمد السنهوري عن القيم محمد بن احمد
الغبطي المصري عن شيخه الاسلام القاضي ذكر ابن محمد الانصاري عن شيخه قائمة
الحفاظ شيخه الاسلام احمد بن علي العسقلاني رح ورواية الشيخ محمد بن ناصر
الحازمي عن شيخه العلامة محمد بن عابد السند المغرب عن شيخه العلامة صالح
محمد بن نوح الغلاف المغرب المدني في سند المعروف في سنة المسني حضر الشارع
اسانيد محمد عابد فقد احرى المستند الفاضل علي في التقوى المذكور ان يرى
جميع الامهات المست وغرها من كتب الحديث والتفسير جميع مرويات وصحروا
وتكمل ما يجوز في رواية وتتفع دراسة بالامانيد المذكور في الحافظ ابن عمر العسقلاني
وضر واحدة على ثبات الائمة الاعلام كتب العلامة ابراهيم بن حسن الكردي لدى
المسني بالام لا يحاظ المهم ونبت لعلامة محمد بن علاء الدين البابلي المسني بمختب
الامانيد في وصل المصنفات والاجزاء المسانيد ونبت لعلامة الحافظ عبد الله بن
سالم المصري المسني بالامداد في معرفة علم الاسناد ونبت لعلامة الحافظ محمد بن احمد
التخلي المكي المسني بجميع الطالبين في وصل المصنفات والاسناد المسانيد ونبت
السيد العلامة عبد الله بن محمد بن سليمان بن يحيى بن عمر بن عبد الله الزامل المدني
المسني بالنفس الماضي في اجابة القضاة اولاد الشوكاني ونبت الامام الحافظ محمد
علي الشوكاني المسني باحتاف الكتاب باسناد الذخائر ودقوة هذا الكتاب في اروى
كتاب نعم البلائغ برواية الشوكاني لم باسناد مسلسل بائمة الحديث الا ان فيه ضعفا

ليس هذا موضع الكلام عليه وثبت الأمام العلامة صاحب بن محمد بن نوح العمري القلافي
المسوني المغربي ثم المدني الموسوي بقطف الثمري رفع أسانيد المصنفات في الفتوح و
الأثر وثبت الأمام الأمام الحافظ الشيخ محمد بن محمد بن محمد بن أحمد عبد القاهر الأصيل المغربي
نزيل مصر المالكي وثبت الأمام محمد بن علي بن منصور المشغوي المستقلى بالذري
السنيّة من الأسانيد لشوانسة وثبت الشيخ المحدث الكامل الشيخ عبد الرحمن بن
محمد بن عبد الرحمن هكزي القمشي وغيرها من اثبات الأئمة الكبرياء من أئمة الهدى
والمستدركين الذين يطول ذكرهم وفيما ذكرناه كتابه فاحررت السيد الفاضل المذكور
ان يرد على معنى بحق الاحاطة العامة القائمة عن شيخه حسين بن حسن السبيعي الهادي
الزبيدي السجدي الشافعي اعطى لعضاة بيهويال عن مشايخه الاعلام عن
مصطفى الكتّيب الأسفاري عدة متون للإسلام والأحاديث المأثورة عن سيد الأمام
وليعلم السيد الفاضل الهام ان له شيخا أحرا عظم وأبلا وأيد وأفضل من الغرض
حسين المذكور وفي منه اجابة مكتوبة محفوظة عندي ترها الشيخ الأمام المحجة القدر
بأنه هو الأمام حسين الزمان الثركاني وهو الورع في دقة النظر وحفظ الحديث
والأثر وعزارة التصنيف والمصنفات في نقد الأحاديث والأخبار وعلوم الحجج
والتعديلات مثل الأئمة الكبار كالحافظ ابن حجر العسقلاني والحافظ جلال الدين
السبكي فاحررت السيد المذكور ان يرد على جميع مصنفات هذا الشيخ الأجل
والمحدث الميرزا الأكلد جميع مفرقاته ولي بحماقة بواسطة هذه الشيخين الخ
خاصة اتصال جميع الأئمة الماضين من علماء أهل السنة المتقدمين منهم والمتأخرين
ولكن على السيد المذكور ان يحصل لنفسه الإثبات المذكورة التي تحصلها على قصر
الباع وقلة المطامع حتى وقعت على كتبها أكثرها الآن فوجد مطبوع في بلدة
حيدرآباد في دائرة المعارف انشاء الله تعالى وأما علم الأستاذ فشره غير ذهاب
على الأثر في حقي ما ان البلاء المستوفى في البذخ والبذخ الشرف في الغاية القصوى
وقد علمت في ذلك كتابا بعون الله تعالى استغفره بقرب الاستاء الى جميع ربنا

جعلت فيه من العوالم وغفر لك الف الذنوب حتى ان جد الله اروي عن سيد البشر في هذه المائة الرابعة
عشر ثلث عشر سائطي عنة خيل ككليات البخاري في جامعه الصحيح وغيرهما من الاحاديث
جمعها في تقريب الاستناد وان كان اروي عن الشاه عبد العزيز الدهلوي صاحب التحفة النيرة
في اخر القرن الحادي عشر بواسطتين فاني اروي عن شيخنا السيد احمد الشيرازي عبد المحي المحسن القليبي
عن شيخه الامام فضل الرحمن البكري الكنجي ولد اباي عن شيخه مشايخنا محمد الاجل عبد العزيز العمري القزويني
باستناذه المعروف عن ابيه ولى الله الدهلوي عن شيخه العلامة ابى طاهر محمد بن ابراهيم المكي والمدني
عن ابيه الامام ابراهيم بن حسن الكرجي المدني المذكور في اخر السند وكان لي ان اروي عنه بسطة
لا في ادركت زمان فضل الرحمن ولكن لم يكن لي اعتناء بالزواجر والاستغفار بذلك الاشتغال
اذ ذاك حق قبض ذلك الشيخ ولى طريق اخرى وذلك اني اروي عن الشيخ الحافظ ابى محمد
عبد الله بن المولى الانصارى على الانصارى المحقق المصنف الانصارى من ولد ابى ايوب الانصارى
عن شيخه سراج احمد الخرجي عن شيخه الشاه عبد العزيز العمري المذكور وان كان اروي القرات
الكرام عن سيدنا امير المؤمنين صلوات الله عليه وسلم على قراءة قصص عن عاصم عن ابي عبد الرحمن
السلمي عن امير المؤمنين على عليه السلام وهذا اعلى اسناد يوجب اليقين في الدنيا من طريق الغير
لجنة القراءة ولا مزيد على حديثه وحسنه وصحة من جهة شيخنا المحدث الزركاني ومينير عليه السلام
ستة عشر من رجلا كثر من انتم هذا العلم فيما كتبه لى الشيخ المذكور في رسالة مفردة اسمها
استناد المحسنات القراءات الى المولى ابى الحسن على عليه السلام وعلى بنه التسليم المحسن للفاضل الامام
الشيخ سراج الدين حسن علمه والمولى باقر عنة حسن فاني اجزت السيد الفاضل المستفيض محمد باقر
العزيز ان يروي عنى جميع مقرواى ومسموعاى ومؤلفاى ومصنفاى وجميع ما يجوز له روايته ودرأيه
من طرق العامة واما من طرق الخاصة فاني اجزته ان يروي عنى جميع كتب المحدثين المثلثة الا قد بين
رضوان الله عليهم اجمعين وجميع كتب المحدثين المتأخرين وجميع كتب العلماء الا هامين رضوان الله
عنه اجمعين واعلى الله مراتبهم في اعلى عليين وجميع مسموعاقرهم ومقرواقرهم ومما جهم عليهم
ومساندهم عنى الاجازة العامة التي كتبها شيخنا العلامة الاجل وسيدنا العلامة الميرزا الفضل
الشيخ الامام الحافظ الحجة مستند بار العرفان حاتم المحدثين المجلسي الثاني الحاج ميرزا حسين

آیت اللہ حاج میرزا محمد الموسوی الخوانساری الاصفہانی ہواخ المرزا محمد باقر الخوانساری صاحب روضات الجنات

الاختیارۃ المتابعۃ عشر

من السید الفاضل المحدث الحاج میرزا محمد الموسوی الخوانساری الاصفہانی
وہو ابن اخ المیرزا محمد باقر الخوانساری صاحب روضات الجنات والحاج
میرزا محمد ہاشم المجدد موسوی صاحب مبانی الاصول واصول الشریعہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَافِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ عَلَيْنَا بِالْإِسْلَامِ فِي سُلْسَلَةِ أَهْلِ الرُّوَايَةِ
وَنُورِ قُلُوبِنَا بِأَنْوَارِ الْمَعْرِفَةِ وَالِدِرَايَةِ وَالصَّلَوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى أَشْرَفِ
رُسُلِهِ الْمُبْعُوثِ إِلَى الْخَلْقِ لِرِشَاةٍ وَالْهَدْيِ وَالْإِطْلَاقِ وَالطَّاهِرِ بْنِ شَيْخِ
أَهْلِ الرُّوَايَةِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الصَّلَوةِ وَالْعُزَاوَةِ وَالْمُعْتَمِدَةِ الدَّائِمَةِ عَلَى أَعْدَائِهِ
وَإِعْدَائِهِمْ وَمُنْكَرِي فُضَائِلِهِمْ وَمُنَافِيهِمْ عَنِ الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَّا بَعْدُ
فَإِنَّ أَهْلَ الْعُلُومِ بَعْدَ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ الْقَيُّومِ وَمَا يَتَّبِعُهَا مِنَ الْعَقَائِدِ الدِّينِيَّةِ
هُوَ الْعِلْمُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَالْفُرُوعِ الْفَقْهِيَّةِ وَهُوَ لَا يَكُنْ إِلَّا بِتَقْوَى
الْوَخَارِ عَنْ الدُّوَيْمَةِ الدُّهَارِ وَتَنْقِيحِهَا وَالْفَيْزِ بَيْنَ سِتْمِهَا وَصَحْبِهَا
وَالْبَحْثِ عَنْ مَوْبِدَائِهَا وَمَرْجِعَاتِهَا وَالْفَحْصِ عَنْ رَوَاتِهَا وَقَدْ اخْتَذَ فِي هَذَا
الْمَحَاضِرِ اللَّهُ قَدْ كَسَدَتْ سَوَاقِ الْعِلْمِ وَطَلَبِهِ وَقَامَتْ دَوْلَةُ الْجَهْلِ وَاجْتَمَعَ
ظُهُرُهَا وَجَعَلَ الدُّكْيَابَ عَلَيْهِ شَيْئًا قَرِيبًا حَتَّى صَارَ أَهْلُ قَلِيلٍ وَنَادٍ
ذَلِيلٌ وَلَمَّا تَشَرَّفَتْ بِلِقَاءِ فَرَسٍ عَيْنِي حَضْرَةُ السَّيِّدِ السَّنَدِ الْفَاضِلِ الْيَمِينِ
وَالْعَالِمِ الْمُؤَيَّدِ الْجَامِعِ بَيْنَ حَسْبِ الْفَضْلِ وَكَرَمِ الْمَحْنَدِ الْبَازِلِ نَفْسُهُ لَوْ قَسَمْنَا
الْعُلُومَ وَالْفَنَاصِرَ هَهْنَهْ عَلَى كُنَابِ الْإِسْطَوْفِيِّ وَالْمَقْهُومِ الْبَارِعِ فِي تَحْرِيمِ
وَأَنْشَاءِ الْمَنْظُومِ الْمُنْصَفِ بِالْوَخْلَوِيِّ الْفَاضِلِ وَالنُّعُوتِ الْمُنَازِعِ دِيَارِ
جَرِيدَةِ الْعُضَاةِ الْكَرَامِ وَنَتِيجَةِ أَعَاظِ الْعِلْمَاءِ الْوَعَالِمِ فَرِيقِ الْفَقْهَاءِ الْعَالِمِ
صَاحِبِ الْخُطْبَةِ الْوَقَادَةِ وَالْفِكْرَةِ التَّقَادَةِ عِلَادَةِ الْعِلْمَاءِ الْأَوَّلِمِ
الْوَسْطِ الْوَرَجِ الثَّانِي وَالْمَهْدِ بِالْصَفِيِّ سَيِّدِنَا السَّيِّدِ عَلَى نَفْسِي

لعلمه من السيد الشيخ رامي بن كاهنهما آل العلوة الكبير السيد
 دله على التقوى المنهون في قدس الله سره وبحظيرة القدس شرفه
 وقد وثقت على جملة من مؤلفاته الجليلة ومصنفاته الجميلة فرائضا
 ان مؤلفها مع عدلته سنة قد فاق الاقران والفحول وحصل العفو
 والمنقول من قبل الله ان به رتبة العرا الطويل ويجعله خلقا من السلف
 الطاهر من ايات رؤساء المسلمين وامناء الشرع المبين وحسب قد استجاز
 من اناسا بالسلف الكرام ودخولا في سلسلة مشايخنا العظام
 قد استسركم رواية الاخبار عن معادن العلم والوثائق فقد اجزته رواية
 الاخبار الممدونة في الكتب المعبره والاصول المشتهرة بالتحصيل والامانة
 والدوريات وكتب الدعوى والوحي لا سيما الكتب السبعة التي عليها التمسك
 في جميع الامصار والاعصار وهي العافية والفقيه والتهذيب والوسيلة
 والوافي والوسائل والبحار بل كلها دونته في كتابي الكبير جواهر الخيرة
 في الحكم والمواظف والوثائق عني عن الشيخين الرئيسين المحققين الوافين
 احدهما الشيخ زين العابدين المازندراني الحاشي في المتن في سنة ١٠٨٥ هـ
 عن مشايخنا المذكورين في الجازة وثانيهما السيد السند والمولى المعتمد
 الشهادة استاد السيد ابوالقاسم المتن في سنة ١٠٨٣ هـ بطل العلوة السيد
 في العلوة الكبير السيد محمد المجاهد الطباطبائي الحاشي صاحب المناهل والمناهل
 رصيه بملا وصان به مشايخي العظام من لزوم التقوى والتمسك بالوحيات
 ثلثة طرق النجاة وان لا ينساني عقيب الصلوة ومظان اجابة الدعوات

ويذكر في تلك الدفاتر بفاعلة وتوجدات في ايام حيواني وبعد
 المات حرره الراجي عموديه الغني هذا الموصلي الوصفي الكاظم
 في بلد جله الكير موسى بن جعفر في ذلك
 في يوم الثلاثاء في سنة ذي الحجة الحرام
 ٤٨٣ هـ



آيت الله شيخ علي بن ابراهيم القمي النجفي (متوفى ١٣٤١ هـ - ق)

الاجازة الثامنة عشر

من علم التقى ومنازل الرشد والهدى الحاج الشيخ علي
القمي النجفي دام ظلّه كنيهاً في محبته الشريف في ١٩ ذي الحجة سنة ١٣٤١

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على عبد الله الطيبين
الطاهرين المعصومين المكرمين وبعد فان العالم
المعالم والجزال الكامل خباب السيد علي تقى الهندي
صاحب كتاب كشف النقاب عن مشاويع المعين
عبد الوهاب استبحار في رواية كتاب المسند
من البقايا المحدث الثالث الحاج ميرزا حسين
النوري خا جرت في الشغل في بعض عني كتاب
المسند الذي نجلت وما يشع من مولف فرائد علي
من اوله الى آخره مقابل على نسخة الاصل التي نقل
اليها من الاصول على بن ابراهيم القمي في الحنف
على مشقة الف سلام فحجة وار جوشان لا ينسك
من الدعاء

آیت اللہ کلب مہدی بن کلب باقر الجاکسی الحائری ہندی (متوفی

۲ رجب ۱۳۴۹ھ - ق)

الاجازۃ التاسعة عشر

من العلم العلم فقیہ الفضل والادب مولانا السيد کلب
مصدق الحائری الحائری المتوفی ليلة ثانی رجب ۱۳۴۹ھ
وقد اجاز فی بیعتہ یوم الرابع والعشیر من ذی الحجۃ ۱۳۴۹ھ
عند یارہ الخیف الاشراف فی الصحیح الشریف العلوی وهو
یوم من امیر العلما السيد کلب باقر عن استاده تاج
السید علی محمد بن عن المفتی السيد محمد عباس عن استاده
سید العلما السيد حسین عن امیر العلما الموسی السيد علی
المفتی الذکون قد مر ان شاء الله

آیت اللہ الشیخ اسد اللہ بن محمد جعفر الزنجانی از تلامذہ آیت اللہ
مجدد شیرازی (متولد ۱۹ رمضان ۱۲۸۲ھ - ق بقلم خود متوفی

۱۳۷۱ھ - ق)

الاجازة العشر

من العالم المتبحر الكامل لجامع لقنون المعقول المنقول
الشیخ اسد اللہ الزنجانی دام بقائه من تلامذہ آیت اللہ
المجدد الشیرازی قدہ وكانت اجازة لم يشفا ما يوم
النسب ۲۵ ذی الحجّة ۱۳۷۱ ھ ثم اكد ها باكتا به
كما يلي مستجيلا بختامه الشريف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا من أئمة الهدى النبيين وعاظمهم محمد بن عبد الله
صلى الله عليه وآله وشتبته وصبا فيهم الأوصياء وفضلهم
أو لادة الطاهرين الكج الميامين صلوات الله عليهم أجمعين ^{لهم}
حل عدائهم طوارق امتك أن يوتيت ثابته للذات المقدسة لا ^{تجعلنا}
من علماء شريعة محمد والثناء عليه حيث جعل علم امتك ^{نفسا}
بما جعله من أفاضل في ماء الشهادة بالفضل من نبيك
أسرا نيل بخليفة خلفه عليه السلام في الخيرة محمد الله صاحب ^{العصر}
عجل الله فرجه وفرجنا بظهوره لا يجوز المقربين بأغياش المتعشين
ويلدحهم الرحمن أما بعد فلقن كانت العادة المستمرة ^{جاء}
بين علماء الدين من قديم الزمان على الإجازة والاحتجاز ^{فعلها}
المذكورة في مجملها في نقل الاختيار والكاتب المصنف التوسعة ^{علمها}
الاستنباط ما من مبركة ميمونة وكان السلف من الأئمة ^{طمين}
يجهلون المسئلة العظيمة في تحصيلها وصال من وكذا الأمانة
للمناخنة مع أنه صنف من الذي قوله ختمه بل لا يجوز اتباعه ^{في}

أن القوي يدل في غير مجملها

إلا القليل من قائل من لا خيار ولا مطهر ولا العبد الضعيف
 شيخ اميد الله الزنجاني الذي جى العسكرة الخفى لنا وفقى الله
 لتخصيص العلوم وبلغت مبلغ الرجال والنقل الى هذه الطفرة
 المباركة المروية عند فداء الاما طبرستان من جلد العلماء
 الربانيين العاملين على طهر بعضهم كان صاحب الكرامات
 فاكروني فاجازوني وولم يولي حجة الاسلام صاحب الكرامات
 الجليل المولى السيد علي الشهير القزويني في زيارته في
 الى السلطنة قزوین للتخصيص الزنجاني الاصل كفاي
 القواين صاحب المصنفات الكثيرة الثاني السيد الجليل المولى
 صاحب الكرامات الباهرة الواضحة السليمة حتى طي الارض العالم ملك
 السيد حسن بن المعروف فاجى سيد قزوين على الله قال المولى
 امكان صاحب الكرامات والعامان كان سيد وولاي الحاج حسين
 مرتبالي وابقا جميع احوالي اذ كنت مكثا في تلك البلد انما
 شيخ الفقهاء في عصره المولى السيد صاحب الكرامات حجة الاسلام
 الحاج ملا علي ولد المولى الحاج البزرجي الجليل الطهر الرابع

السید الجلیل والمولى النبیل حجۃ الاسلام السید محمد لهندی
 التاكر في النجف لاشرف صاحب التصنیف الکثیر من صاحب الحجة
 وتليد. ولقد ايضا عند الاما الحقوق الانصافه الخامس
 شيخ ومعتدى العالم الرباني الذي لم ياذن باظهار اسم الشرفيا فقط
 للكثير لا مريته بجميع اسانيده صاحب لمقامات والكرامات ولا اقل
 من العلماء بالعالى مرتبة اجازي في زمان التجاني لمعتب القدر
 العسكرية على شرفها الاف التحية حين استخلا الى بطل عترة اسبغا
 الاكبر محبة العقل والقوى وروح التحقيق النصف بقاطبة المكاتب
 المحنة سببا ملكه الخلق الذي يقصر الان عن طرد احد الابرار
 لاهل الدين خصوصا لاهل العلم والمولى الحاج الميرزا محمد حسين
 مدني وتليدي واستفاد في منه بعد ملاقاته في دار الناطقة المقرب
 في زمان نشره لزيارة الائمة العالم باغلب السن العالمة السني
 السید الجلیل والمولى النبیل حجۃ الاسلام السید محمد الميرزا
 محمد هاشم الخوئي شاعري لاصفها في صاحب التصنیف الکثیر
 الذي لم يفتيها اجازات هذه الدون من لامة نخبنا الامام

الانصاري قد وذل صاحب المخصصين في زمان قسمة الزبارة
 القبة المقدسة العسكرية وفي زمان الامام الاكبر الجازي شجاع
 وولاء الشجاع الامام المحقق الانصاري فاما الجازي شجاع وولاء
 في بره من الزمان صاحب المستند ومنه ينشأ اجازات هذه
 الدور لا غالباً الى وحيد الاعصا الولي بحر العلوم، ولقد سخر
 فاجازني على الله مقامهم وحشرهم الله تعالى مع الائمة الاطهار
 صلوات الله عليهم اجمعين والمنة الدائمة على اعدائهم اجمعين
 في هذه الدورة قرأ العيون سيد الجليل مولانا محمد بن علي
 الكامل المروزي الشريفة الطهرية اقتداء بابائنا ولجبال الشريفة
 بن الفقيه سيدنا السيد محمد تقي صاحب التقدير لعالم الفقه
 العلم والمخضرم السيد حسين العلامة المجتهد الكبير السيد
 حل النوري الكنهوري صاحب عماد الاسلام والنايفات المشهورة
 من الائمة ائمة الله بحسب العلوم والطبائكا النجفي قدس الله امره
 فاجازني سما الله فاجزة ان يري حق جميع ما يصح لي وولاء
 بحر اجازني من الاساطين الكرام من كتب الاحياء المتعددة عند طلبة

الاجازات من السيد محمد بن علي

كما كتب لاربعته وثمانك شعبة وغيرها كما لبحار وغيره بل
 لما نرى في جميع مصنفات الشيعه من الكتب الفقهيه والدينيه
 بل كتب اهل السنه والجماعه من كتب اخبارهم وغيرها حتى العلو
 الادبيه اللغويه وفقه المأخوذ وترضى ما جعله اهل الشيعه
 والشرعيه واحفظه من جميع الشرع واللبات فان وقع عنه
 جميع المكافاة والآراء فاسندى من جنابان ليدل طر العلم
 العاملين الرايين كما يكوننا لشيعة لاسيما لهم والاشياء
 في الحلوات مع قاضي الحاجات في ظلم الدنيا في حينه وتمامه
 كتاب لطيف في رد العقائد الوهابية ودررنا في احكام الشعار الخلقه
 باقامه عزائم سيد شباب اهل الجنة كتبها في رد بعض الافاضل
 ولما العبد الضعيف المكمل في كتابها الربيع لخدمه العالمين
 لا يتفق ما لا ينبغي شيخنا الله الزكي الذي خرجنا لعسكر الجيوش
 الذي ياد سيد العلماء واية الله في العالمين لاننا الاكبر العبد
 والفقير حبل المعان العالي المستوفى اليه باسمه شعبة الحاج للبر
 الحسين عظمته لا ندني نحن الاكبر الحق الاصل ابا علمه على الله

412

ورفع الله في الخلد مقامه وحشره الله تعالى مع اعداء

الطاهرين

دوستانه مرقه تهنیتیه به تاریخ تولد حضرت قاضی حسین ابراهیم بن محمد والدی ابراهیم بن
کلام به که تاریخ تولد او و اویش مرقوم فرمود بر روز مرقومید و تاریخ تولد حضرت
سید بن حسین بیست و هفت شب نوزدهم شهر رمضان چهارم سنه یکصد و هشت
هشتاد و دو ۱۲۸۲ هجری قمری است یعنی پنج و ده تاریخ سنه نوزدهم سنه یکصد و چهار

بقلم جابر عرابی در می خیزد در خورشید جبهه در وقت

الحکم از زمین بیهوشی نهاده و در آنجا

الذی رحمہ اللہ

۲۰۰۰

آیت اللہ الفقیہ الشیخ ابی الرضا الہادی بن عباس بن علی بن جعفر
آل کاشف الغطاء (۱۲۸۹-۱۳۷۱ھ-ق)

الاجازۃ المجاہدۃ والعشرون

من العلماء المحققین السبل للشیخ ابی الرضا
الہادی آل الشیخ اکبر کاشف الغطاء قدس سرہ
احد الاعلام من علماء الخفاء لا شرف یروی عن ابيه
الشیخ عباس بن علی جعفر کاشف الغطاء وعمه الشیخ عباس
بن الحسن بن جعفر والسید حسین بن السید محمد
القزوينی والشیخ عبد الہادی شلیلہ الہادی القندلی
وشیخنا السید حسن صدر الدین دام ظلہ بطرفہم المحمود
وما ہی مخطہ الشریف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع قدر العلماء ودرهم من علوم الانبياء وجعل لهم الرواية
احكام الدين ودليلا والاستعداد بانوار مصابيح علومهم كانبيا بالهدى و
الصلوة والسلام على مدينة العلم وباب الحكمة ومهبط الوحي ونبوة الصمد
وعلى آله وعونه كنوز الرحمة وديار نجات الامة اما بعد فيقول اقل خلق الله
خطا واحقرهم خيرا وخيرا الله فدانق العقل الصبيح والظلم الصبح والفرودة
والوجدان والثابت والبرهان على ان اربع الفوائد واجب المقاصد واصل
المآرب واهل المطالب هو العلم الذي يرتقى به من حضيض النقص والاضلال
الى اوج الهداية والكمال وان افضل العلوم واسرها ما يريد وحدا
وعرفت به الحكم فان في سعادة الدارين صلاح الشاكرين وبه الفوز
برضوانه والخلود بنسب جانه وما سوى ذلك زبرج باطل وخال زائل و
سم فاعلم وان اكبر الوسائل بعد كتاب الله المجيد ليل العلوم الخفية و
المعارف البغيبية والكمالات النقية هي السنة المطهرة والاحاديث المستندة
والروايات المسندة والاحاديث المتقدمة فلم يزل علماء الشريعة في اجابة الامور
والاوقاف خازنها وجمعها وتدوينها ونسخها اسانيدها وصدقها وبصرها
من سبيلها النفس النقيصة والتقليد والطريق وكم انفقوا كنوز الاموال
واجالوا سوانح الافكار في شكاية مسامهم ودرع عازلهم ومن اقتنى
انارهم ونسج على منوالهم العالم النقية والعلم النبوي والمجاهد العالم
النقي والورع الكامل في الهدى البارح والنسب النافع اليه اهل
الاكمل الصبيح الوفي السيد علي نقى ادام الله ايامه ودرع اعلام مجلى اليه
الفقه الجليل النيل السيد آبي الحسن الكليجوري سبط العلامة النور والمختار

نقش
تاريخ
العلم

سيدنا افضل صاحب عماد الاسلام وعمره في المصنفات الشهيرة بين الانام
 من انه توفى ورفيع رتبة فانه ادم الله علاه وبلغه من فضله وانه
 عمره وتغرب غر اوطان واجابته وحرف ريعان سبابه وشتر غرسه
 الجود والاجتهاد وترك لزيد الرقاد في كصيل العلوم الدينية وطلب المعارف
 البنية والكتاب الكليات الدائرية والعرضية فانها باذنهم وحاز
 منها البر نصيب ونسب وقد سلكى ادم الله علوم وزاد في مرافق الفضل من اجازة ما تجوز له رؤا
 اقتداء بما عليه سيرة العلماء الثقات وروا لل دخول في زمرة روايات احاديث
 الائمة الهدى فاجرت له ادم الله فضله وكثرة العلماء علمه ان يروى عنى جميع
 ما صنف والكتب وجميع ما صنف له رواية عن الشيخ العظام والفقهاء
 في الاعلام من جميع ما صنفوا والفوائد جردا وحروا سيما كتب الاحاديث
 والاحبار وخصصها المكتب الاربع التي عليها المدار في جميع الاعصار
 في الكتب الثلاثة الاولى والرسائل والكتب في ادم الله ادم الله
 في الكتب في بطرقة المتعددة اليهم ما شاء بغوا استنفاً ويحرم
 من يبدع اعلا لتحمل تلك الاعمال فان قد اجرت اجازة عامة
 رصيه ونفسه تنقوى اليه والاعلام لم في علم وتعلم ورجاه من ان لا يسهل
 يصلح دعواته في خلواته وعلواته كما في لاساه من ذلك الله تعالى
 يدع الفاسية بعد العار القاهر الموعود الهادي اليكس يز على جعفر
 من الطهارة طاسه اء في اخر ساعة من اخر يوم من اخر شهر من عام ثمانية
 واربعمين بعد الالف والكلات ثمانية حاداً مصلياً مستظراً

سنة ١٢٤٥

آيت الله شيخ مرتضى بن شيخ عباس بن شيخ حسن بن الشيخ كاشف

الغطاء (١٢٨١-١٣٢٩ هـ - ق)

الاجازة الثانية والعشرون

من العلامة الغنية المتكلم الورع المحجة الشيخ المرتضى بن
الشيخ عباس صاحب مهتل الغمام في شرح شرائع الاسلام ابن
الشيخ حسن صاحب انوار العقائد ابن الشيخ كاشف لغطاء
قد مر اسرارهم جميعا كتبالي بخطه يوم السادس والعشرين
من المحرم سنة ١٢٨٩ وقد توفي في الثعب يوم الخامس
العشرين من شهر رمضان في السنة المذكورة فعظم في
الدين خطبه وجل موقعه فعلم الله برحمته

بركة الله على ما شئت لنا الغطاء بانوار نقاصه الشريعة الزاوة وعلو على الزبرجانية ببرور
 فقد والم نور الزمن الزور الودان صار الشرف النبوي والحمد العلوي في رفع الهدى القروية وغبين الزركمة اله شعبة
 سجدنا السجدة على السقوة الكونية صحو وان حق المراع ان يلزم نفس حقة ووازة صفته وان ينسب لنا ما علو له بانه
 في الشاه معرفته فانه وتكون علمه سبي النقيب رفيع القايه كرم المصالح سبي الخبيم نفعه خالص العلم لا يعلو له الزنا
 بالفضل الزاوية سلسله اغيره وانظر اليه بجله ملا الشا والاواه والقل لا وانما القول فيه عالم علم لا ضرب الزجاج لنور في الشكر
 هذا وقد استجاز في كاهليه السيرة الروحانيات بين العلماء العلوم والمشايع العظام وقد توفيق الناحية المقدسة ارجوا
 المرواة حديدنا فانهم حقيق عليهم وانما حقة انهم وبوالقبوله الزاوة عليهم واو على اسم وهو على حقة اشرك باسمه في حقة
 دام مؤيد ابرو ح القدس ان سنده ويري على ما نفعه العظام المرحبه المجددين الملائكة من الكتب السبعة للمجددين
 وغيره من الوصول الزاوة فانه روي في الشا بآجاري وحق روايتي عن ابيه الله الوالد بن عبد الله عن الملكوتي الزاوة
 لمدة الزاوة صاحب الزاوة الفقه عن الاصل انية الكبري المجد الزاوة كاشف الغطاء عن جرد العلوم الطباطباني
 وعن استاد الكل في الكل الوحيد الاغا البهتاي عن والده محمد اكل عن رئيس المجددين المجلسي عن عدة
 من شايخه عن زين الله الشيبه الثاني عن شيخه نور الدين علي بن عبد الحايه المجلسي عن سمس اله بن محمد الحزني
 عن ضياء الدين عن ابيه محمد مكي الشيبه الاول عن فخر المحققين عن والده جمال الدين العلوي عن علي بن محمد الحزني
 عن والده عن جرح الحقة والدين الحقيق الاول الحايه عن شمس الدين في كاريب معية عن شاذان القمي
 عن ابي جعفر الطبري عن الملائكة الربور ح وعن الشيخ الفقيه عن ابن قولويه عن الشيخ الكليني بطبر
 الى عبد اس بن ميمون القداح عن حفرة الصادق عليه افضل الصلوة وكنه اما استجزة من سائو شاي
 العظام وسانيدى العلم كافي للمحققين الاخذ الشاي مولا كظم الخراساني والعالم الزباني
 الشيخ محمد طالقاني والي المرحله المحدث الحسيني القزويني الحاي وفضل المحدث الحاج النوري عن مشايخ
 المصدا سائيدهم بافضل العصر ائمتنا الاطهار عن حفرة الرساله عن الروح الزاوة والتمس
 ما ية كمال الحاشية فانها عن اسم واسئله العاد في مظان الاجابه واما في التوفيق والهداية لسوا
 في محرم ١٢٤٤ هـ خادم الشريعة الزاوة المرتضى كاشف الغطاء



آيت الله الشيخ عبد الله بن محمد حسن مامقاني (١٢٩٠-١٣٥١ هـ - ق)

الاجازة الثالثة والعشرون

من العلم الواضح والمنار الشاح الفقيه المحبر المنقطع الخبير حجة الاسلام الشيخ عبد الله المامقاني دام ظله كتبنا على ظهر كتابه (مخزن المعاني في ترجمة المحقق المامقاني) على هامش الصحيفة الثامنة لذكر الطرف والاسانيد وهي موجودة عندي بخطه معترضة بلبلة الرابع من ربيع الثاني ١٣٥١ هـ وفي انشا في الاجازة شفاها يوم الخامس من الشهر المذكور بكل طريقة المذكورة في ختامه ذلك الكتاب في هذه

بسم الله خير الاسماء

المحمدية رب العباد والصلوة والسلام على اشرف من خلق الله تعالى والمصومين الاجاد ووجدت استجاز حتى في الرواية جاب السيد السيد المولى المعتمد في العلماء والمحققين قدوة الفضلاء المدققين ثقة الاسلام والمسلمين السيد علي نقى النكهنوي امام الباري بقاءه وكثر في اهل العلم امثاله وحيث كان مصدر اتصال اسانيد الاخبار المروية عن الائمة الطاهرة صلوات الله عليهم اجمعين وكان دام بقاء اهل البيت والى حالنا للتبرك والشرف لما هنالك فيحق احازق من حضرة الشيخ الاعظم المولى الاراقه ميرانه قد اجرت ذات يدي عني جميع ما صنع في روايته مما في المتن وغيره كصنفاتي وغيره ما شترط عليه ما اشترطه على مشايخي رضوان الله تعالى عليهم من الاحتياط في النقل ملتصقة بالذم في مطان الاجازة كما اني لا انسا انشاء الله تعالى حسب الطائفة والله خليفتي عليه وهو حسبي ونعم الوكيل . حرره بيده الذائرا العبد المامقاني عبد الله المامقاني عن

لبيلة ٤ ع ٢ ١٣٥١ هـ

آیت اللہ ابی المجد شیخ محمد رضا الشہر بآغا رضا النجفی الاصفہانی بن علامہ شیخ محمد حسین (۱۲۸۷-۱۳۶۲ھ-ق)

الاحیاء الرابعة والعشرون

من تآدرة العصر محمد بن الفقه والحکمة والادب علامہ الفقہاء الاعلام ابی المجد محمد رضا الشہر
بالتیغ اغا رضا النجفی الاصفہانی صاحب نقد فلسفہ داروین و تبحر العلما الشیخ محمد حسین بن محمد باقر
بن المحقق الشیخ محمد تقی صاحب الحاشیة علی المعالم و تعالی من اصفہان متوفیہ و خاتمة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على تواتر شراعه ومشيئته آلائه والصلوة على نبيه وآله
ومعشره الأول إلى القائم محمد وآله الأئمة والذين رويوا عنه من الأئمة من بعده
بالأبواب والأجناد وروى عن الله عز وجل أنه لا سلافة لنا الصالحين ومشايعنا الماضين
الذين حفظوا ما استودعوه من أحاديث أهل العصمة وأدوا إلى مختلف مواضع
الأئمة وصانوا حق الروايات عن الترخيف بالعرض والمقابلة وإسناد الأئمة
عن الأئمة قطعاً بالقرائن والمناولة بعد أن كان جناب العالم الفاضل السيد
والبحر المعتمد المحدث المتقن السيد علي النعماني المكنى بن موسى قد استجاز هذا
واحسب المدخول في عداد الرواة عن الأئمة المعصومين ورغب في اتصال أسانيد
بأسلافنا الماضين ومشايعنا الصالحين رضوان الله تعالى عليهم فاجتهد في إتمام
توثيقه جميع ما مضى له طرفة وباز لي روايته عن مشايخنا الثقة الأئمة
روايته عنهم لأخبرني شيخني واستاذي زين عليه استاذي وعنه استاذي
وحيد زمانه وعلاقته وأنه الشيخ فتح الله التهامي الأصمري المعروف
بشريعة والأمين وأمين النورني والسيد حسن بن السيد هادي والسيد
سيد محمد القزويني جميعاً عن السيد مهدي القزويني ثم المحلى عن عمه
بأقر من عمه بحر العلوم عن السيد حسين القزويني عن السيد الشهيد
نعم الله عليه في عن أبيه عن المولى حسن المعروف بالفيض عن استاذ
الآل في الطائفة المحقة المولى صدره عن استاذ السيد محمد باقر المعروف
بدينامي عن خاله عبد العال ابن علي عن والده علي ابن عبد العال المكنى
بالشيخ العال في الاستاذ مطلق الأحفاد بالأجداد علي ابن الهلال المكنى
عن الشيخ ابن نهد اعلم من علي ابن الحارث عن السيد محمد ابن كتمان

العلامة قطب الدين البوذي صاحب المحاكمات وشايع المطالع والشمسية
 العلامة حسن ابن يوسف عن استاده استاذ البشر افضل من سلف
 الخواجه نصير الدين محمد بن محمد بن حسن الملقب الطوسي عن الشيخ
 يد فضل الله الراوندي عن السيد عماد الدين ابي القاسم زامل
 يني عن الشيخ ابي جعفر الطوسي عن الشيخ ابي عبد الله الفيد عن
 ابن توليد عن محمد بن يعقوب الكيلاني عن علي ابن ابراهيم عن
 الحسن بن ابي الحسين الفارسي عن عبد الرحمن بن زيد عن ابي
 ابي عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 لبيك الله عبيد الله عبيت بغاة العلم محمد الرضا ابو المجد الحفي
 با وسعها من عام ١٣٤٩



آیت اللہ سید مرزا علی نقی ہادی خراسانی حارّی

(۱۲۹۷-۱۳۶۸ھ-ق)

الاجازۃ الخامسة والعشرون

من العظام للعلم والجمال المحض الجامع بين المعقول والمنقول السيد السند
الجليل الميرزا هادی الخراسانی لحائري صاحب المصنفات الكثيرة وهو من اجلة
علماء كربلاء المشرفة كتب الى بخطه في تلك النسخة المقدسة عند تشریفه بالترجمة
وله از بدین طریق من مشایخ الاجازة اخذها بالذکر في رسالة مستقلة
اختصر نامنها جزءا فلحقه باخر الاجازة

سلسلہ الکریم

الحمد لله على ما اجازنا ان نحدث بحديث نحمد و قدیم الاثر و اجازنا عن سنن
الضلال و تقليد انما بالاجتهاد في المسئلة و توفى عراه و اصل انساب
و صلوه في اسلام على اعدل الروك عن النبوت محمد اسانيد بن القاد و اسانيد الجليل
و بعد فان مراحم ما فربك به الاكرويه و لم يعم بترك الاحر و
في الاجازة و الاستحارة في المسانيد الاخبار عن الاسانيد الاخبار و الاموال الاراد
لما دها من المذاهب التي لا يحصى و المزايا التي لا تستقصى و لا تسحق الاتصال بالسلسلة
الرامية للدرر و السامية على يد محمد بن محمد و الادخال في مشتمل رواة الاحاد
الحج على سائر الانام و الامم و حاشية افواه رجال و اقوام نقض في دوهم و نحن
في كل معال و مقام كلفنا ما لم يسهل و صعب فلهذا رغب حصص في السلسلة
البازع الورع المعتمد في الخلف لخير سلف النعمي الامين في نتيجتها
العظام و نعمة الفضل في الختام نادرة الدهر و علامة العصر صاحب تصانيف
و ثناء في صفة السلسلة على يد الجليل الاجل السيد لا فصل الاحكام

مرجع الامام و باب الاحكام نائب الامام عليه افضل السلام المولود في سنة الف و الف و الف
 اللكنوى دامت بركاتهما واستجاز من هذا العهد ضعف تحت الله تعالى
 واجزت لدران نوح محمد كماله في دوامه واصغر لدرى در اس
 من الاحار و الامار المودع عن الائمة الاطهار صلوات الله عليهم ما د الله
 وكما اودت في الكتب المشهورة المعبر من موافقات علماء الاخبار سيما
 الكتب التي جمع عليها جمع الاعصار والامصار والتلويح والاعمال والاولى
 وبجاء الاوار وعلم من سائر المولفات والمصنفات في جميع علوم الحكم والحكمة
 حجة مالباطون البدر محاسن او في سائر العلوم والآفاق والعلوم
 لم هو في طوى الاستبصار فخرام فضله ان يروى كل ذلك عن بطر في
 الوفرة واساسه الكبر عن مشايخ الشايعين واساتيد الروايات
 الذين هم في الطين رسالة الفتوى في هذا الموضوع وفيها وكذا
 يروى عن جمع مقروء ومسموعا ومسطوحا وان يخرى ويخرى كل من هو
 اهل الدلالة كما اجرت واخرى عن مساحي مدعى ما اسرار

كل ذلك شرط المرافعة والمرافعة لطوبى سداد والاصطفا والاصطفا
 فان فيه النجاة من خلة الصراط واوصنه عما اوصلنا الشيوخ من الامل وكل
 السلف فيكون لهم خير تبع وخلف ولا يسحروا عن الانفراد والمسانة لا
 م اوصد ان لا يسانى من كان في عوامه عقيب صلواته ووفقا خطواته
 فليذكر في مع مشايحي ان احب ان يذكره الذاكرون ^{طلب المعصية} فان الحركات ^{فليستغفر الله عن ذنوبه} ^{ويعمل بها}
 والاجور متناوله يد ابيد والله عوجل ولي التوفى وهو حسب بنا
 واليد المصير كسب نبيا والداثرة احط عباد ^{الخطا} مجاهدك للحسن
 في المال من شرف الله المال ^{للخامس} رجب المحب ^{عونه} ^{بكا} ^{عبد}
 ٩٤٩





بسم الله الرحمن الرحيم

لله رب العالمين والصلوة على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أما بعد فهذه وحيدة
 نثر سميتها صحن مطهره ودرستها على مقدمة وبابين وهو حسبي ونعم الوكيل (المقدمة)
 فصل كناية العلم وان كان من زمان النبي صلى الله عليه وآله ولا وجه لما ذكره بهاء الذين قالوا من قوله
 مران المراد المحقق من ظهر القلب وانته هو المتعارف المعهود في الصدر السالف فان مدارهم كان
 انفسهم في الخواطر لا على الرسم في انذار حتى امتنع بعضهم عن الاحتجاج بالتحفظ الزاوي عن
 العتبة قد قبل ان يزدون الحديث من المسحقات في المائة الثانية من المحرقة ام لا يحفظ انه
 كن ذلك كذا في قوله صلى الله عليه وآله هلوا الكتب لكم كذا بان تخلصوا بعدى ابا فقال عمر
 كتاب الله وروى ابو داود من حقا في العائنة عن محمد بن سيرين قال لما نطق رسول الله
 الله عليه وآله ابطا على من بيعة ابي بكر فلقية ابو بكر فقال لكم هت امارق فقالوا لا ولكن
 لا امرت يبرهاني الا الى الصلوة حتى اجمع القرآن فزعموا انه كتبه على منزله قال محمد بن
 من لو اصيب حنة الكتاب كان فيه العلم ولا يحفظ ان مصحف فاطمة سلام الله عليها معروف
 روى في نظري ان العائنة روى ان عبد الله بن عمر كان يكتب ما يسمع عن رسول الله صلى الله
 عليه وآله في زمانه وكتاب سليم بن قيس الهلالي كان اجد الشيعة والضعيفة السجدة دية حلالا

والرؤایہ فی موضع علم التحو و کتابہ امیر المؤمنین علیہ السلام فیہ و امرہ ابی الاسود الدؤلی معروذ و کذا
 خبر کتابہ ابن عباس نقیص القرآن باعلاء مبسم القمار و روی اخطب حرارہم فی اول کتابہ ابی الاسود
 جعفر بن محمد عن ابانہ علیہم السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ جعل لکفی علی حقنا لکافی
 کثرۃ فمن ذکر فضیلہ من فضائلہ فقرأ ما غفر اللہ له ما تقدم من ذنبه وما تأخر ومن کتب فضیلہ
 فضائلہ لم یزل الملائکۃ تستغفر له ما بقی لذلک الکتاب رسم ومن استمع الی فضیلہ من فضائلہ غفر لہ
 الذنوب ما تقی کتبها ابی الاسود قال ومن نظر الی کتاب من فضائلہ غفر اللہ له الذنوب ما تقی کتبها بالنظر
 الحديث وصحح طریق الکاف عن احمد بن محمد ومحمد بن الحسن عن ابن محبوب عن عبد اللہ بن سنان قال
 قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام یحیی الیوم فیسبحون منی حدیثکم فاصبر ولا تؤنی قال فافعل
 اولہ حدیثا ومن وسطہ حدیثا ومن آخرہ حدیثا وعن احمد بن محمد باسناده عن احمد بن محمد بن الحلال قال
 قلت لابی الحسن الرضا علیہ السلام الرجل من اصحابنا یعطی فی الکتاب ولا یقول ارویہ عنی یجوز ان
 ارویہ عنه قال اذا علمت ان الکتاب له فاروقه عنه وعن علی بن محمد عبد اللہ عن احمد بن محمد عن ابی انبیا
 المدنی عن ابن الجهم عن حسین الاحمسی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان علی بن محمد یکل علی کتابہ
 وعن الحسن بن محمد عن معاذ بن محمد عن الحسن بن علی الرضا عن عامر بن محمد عن ابی بصیر قال سمعت
 ابی عبد اللہ علیہ السلام یقول کتبوا فانکم لا تحفظون حتی تکتبوا وعن محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی
 عن الحسن بن علی بن فضال عن ابن بکر عن عید بن زرارہ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام احفظوا کتبکم
 فانکم سوف تحتاجون الیہا وعن علقہ من اصحابنا عن احمد بن محمد عن بعض اصحابنا عن ابی سعید الخدری
 الفضل بن عمر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام کتب فی علمک و فی اخوانک فان مت فادرس کتبک
 فانہ فی علمک من ذلک ہرج لا یأمنونہا الا بکبیرہم و روی الصادق ع باسناده عن حماد بن محمد

قال عن النبي عن جعفر بن محمد عن ابيه عليه السلام في وصية النبي صلى الله عليه واله اعلم عبد الله قال يا علي
 اعلم ان من اثمنا واعظمهم يقينا قومه يكرهون في احوالنا ان يلقوا النبي وحجبه عنهم تحفة فاصنع السبع عشر
 وعن جعفر بن محمد عن علي بن محمد عن ابيه عليه السلام في وصية النبي صلى الله عليه واله اعلم عبد الله قال يا علي
 عبد الله ما علم عن سلمة بن وردان عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه واله اعلم ان من اثمنا
 ذلك ورفقه واحدة علم تكون تلك اربعة يوم الغيبة سترها بينه وبين النار واعطاه الله عليه
 بكل حرف مكتوب عليها مدينة اوسع من الدنيا سبع مرات وامن مؤمن بقدر ساعة عند الهام الا انك
 في رجل جالس في حبي فغزق وجعل في لاسكنت الحجة معه ولا يلبس الظاهر ان شيخا شافيا
 اخذ هذا الزعم من العامة حيث انهم يسمون بان الكتابة من المبتدعات لم تكن لغرض النبي صلى الله عليه واله
 ولا من الصحابة وكنت باطل بل كان حق عند القاهلية وهذه اقاوا ان هذا الاساطير لا يظن ان كتبها
 من علي عليه السلام وكنت باطل بل كان حق عند القاهلية وهذه اقاوا ان هذا الاساطير لا يظن ان كتبها
 علوم اليهود وحادثة كتابه الى رسول الله صلى الله عليه واله فغضب عليه غضبا شديدا وعن جعفر بن محمد
 عنه قال قلت لرسول الله اكتب كراما معك قال نعم فكتب الزمنا والغضب قال نعم فاني كنت
 في ذلك كراهة حقا وعن ابن هرة كان يقول لم يكن احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله الا كره حديثا
 الا عبد الله بن عمر فانه كتب ولم يكتب وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه واله فغضب
 فاعلم بالكتاب وعن ابن عمر كنت يا رسول الله اقبل العلم قال فبما علمت قال نعم فكتب فغضب فاعلم
 بالكتاب ورووات النبي صلى الله عليه واله كذا في الصدقات والذبات والخرافعة والنسب
 من حزم وعلمه وعن ابن هرة قال لما فخت مكة فمر رسول الله صلى الله عليه واله في مكة فخطب فاعلم
 فبما يقال له انما قال يا رسول الله اكتبوا لي فقال رسول الله صلى الله عليه واله اكتبوا لي ما يحيط به

وعن معمر قال اخرج الى عبد الرحمن بن عبد الله بن معمر وكانوا وحلفاء الله خطابه يهدو
 هشام بن عروة عن ابنه انه احترق كتابه في الحرة وكان يقول وحدث لواء عندي كشي باعني وانا
 عن سعد بن جبيرة انه كان يكون مع ابن عباس فيسمع منه الحديث فيكتبه في واسطة الرجل اذا قيل له
 وعن الصفيك قال اذا سمعت شيئا فأكتمه ولا تخبر به وعن الحسن انه لما كتبنا نغاهد ما وعده الله
 امانا لتفسير فكتب وعنه ما لا يثبت الا في وصية وكتابة المعلم من عند الله وعن عبد الله بن عمر بن الخطاب
 الحنفية الا حصل ان الصادقة والوطي فاما الصادقة فضعيفة كتبها عن رسول الله صلى الله عليه وآله
 اني غلبه قال انما يلجب اليها من الشبان وعن ابو الزناد قال لما كتب الحلال والحرام وكان ابن عباس
 يكتب كتابا سمع فلما احتجج اليه علم انه اعلم الناس به عن معوية بن قرة يقول من لم يكتب العلم فليحرقه
 وعن اسحق بن منصور قال قلت لاحد من جنبل من كراهية العلم قال كره قوم ورجع فيه اخرون فقال
 لو لم يكتب العلم لذهب قال نعم ولا كتابة العلم اني شئني كما فعل وعن اسحق بن راوية ما قال احمد سؤالا
 هذه البدعة والكره وسميها فاعلم العلم ومحو آثار النبوة من عرب الخطاب فانه الذي كان
 ينهى الناس عن الكتابة وعرضه مصافا الى ما ذكر سترامه عن الناس عدم نشر ما علموا من
 النظام والقابح وانما ما صدر عن رسول الله صلى الله عليه وآله معاهنهم وملاعنهم وما ظهر من فضائلهم
 اهل بيته الطاهرين في مسائل اللغات من الكرامات والمعجزات وغيرها مما اخرج به الرسول لا بد من
 حبر ريل فتدروا عن عبد الله بن عمر قال كنت اكتب كل شئ اسمع من رسول الله صلى الله عليه وآله
 اريد حفظه ففتني قريش وقالوا انك تكتب كل شئ اسمع من رسول الله صلى الله عليه وآله فقلت اني
 الخشب فامسكت عن الكتاب فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وآله فامسكوا بي واصعدوا الى فم
 اكتب في الله في قلوبهم ما يخرج منه لاحق ومثل ذلك رافعا في زمان حيث انهم حديثه عن الامام

الكتاب قد سمع من رسول الله صلى الله عليه وآله وقال أنك توثق رجل لا يحب رجل وجا لعقير رجل
 أن رسول الله صلى الله عليه وآله أن يغضب فليمن من غضب عليه برحمة فيقول في من غضب عليه أن قال
 والله استغفرت لك ما كنت في عمر وليس يخفى أن عمر هو الذي لا يغضب عليه النبي صلى الله عليه وآله
 كثيرا وعنه قال سمعت ما كنا نجدت أن عمر بن الخطاب أراد أن يكتب هذه الأحاديث ١ و
 كتبها ثم قال لا كتاب مع كتاب الله وعن عروة أن عمر بن الخطاب أراد أن يكتب السنن فاستقوا
 رسول الله صلى الله عليه وآله ذلك فاستأذنه أن يكتبها فطلق عمر فيمنعه منها ثم سمع
 يوما وقال في كنت أريد أن أكتب السنن وإن ذلك كرت فوما كانا قبلكم كتبوا كتابا كثيرا على
 تركوا كتاب الله وإن الله لا يشوب كتاب الله بشئ أبدا وقد مر الله منع النبي صلى الله عليه وآله
 الكتابة وقال حسبي أني الله فمض على الجمع وشارعه ذلك فممن من أصحابه من ذلك اليوم وسلم
 العامة بعده فمراسم رسول الله صلى الله عليه وآله من أسرار الكتب ورفها على الأمم ومن أسرار الله
 كان يخفي عن كتاب العلم وقال أنا ضل من كان قبلكم بالكتب وعن ابن مسعود عن أبيه أن كتابا فيكم
 حتى نبذ الكتاب الله وراة ظهورهم كأنهم لا يعلمون وعن عبد الله بن سيار قال سمعت عليا
 بن أبي طالب يقول لعزم على أن يكتب كتابا جامع فها أنا هناك أنا حيث تشبوا أحاديثهم
 وتركوا كتابهم ولا يخفى أنه لا جمع ذلك من أسرار المؤمنين عليه السلام فأنما هؤلاء العارض ذلك الزمان
 مشوع الأباطيل من سير الشقيين وبعدهم وما وضعوه في الدين فاحترقوا من الرأى والكتاب
 لهذا أنكر عليه السلام أنا هناك أنا حيث تشبوا أحاديث علماءهم وتركوا كتاب ربهم كما فعلوا
 وضع حديثهم ومشاركتهم لا نبي ولا نوري على خلاف ذلك وورث سليمان الأول وهو من
 نوري المنع من خلاف قولنا فما استقم بوجه فاقوه أحمرهم وقولنا فمن جمع ما

الحج و اتقى تبرك الصلوة تجنب مع عدم الماء ولو شربها خلا فلا تؤلفه فتميموا صعبا احتيا و اجتمع
 غسل الرجل في الوضوء خلا فلا يؤلفه رجل واحد و اصحوا برؤسكم و ارجلكم و داوم على ترك الاستغناء
 و المسبلة في الصلوة خلا فلا تؤلفه و اذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم
 و اوجب الصوم و اتمام الصلوة في السفر خلا فلا تؤلفه فلا جناح عليكم ان تغفروا من الصلوة و تذكروا
 عن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام أخر الى مجرد ذلك مما لا يوجب سجدا و غلبت افعالا
 مثل اليد هزجة المرحى بالوضع طس جبهه ابا عباس و عايشة فابن عمر عندهم و عن ابن جبر قال كنت
 خلت في اشياء فكتبتها كتاب ثم ايت بها ابرع اسئلة عنها حقها فلو علم ما كانت الفعل
 بسني و منه و من الزهرى قال كنت في سبيل علم حتى اكرها عليه هو كذا الامراء و فرأيت ان لا نفع بها
 اهلين و فابن النجاشي قال فليس بواجب ان يكتب في كتاب و يروى و انتاج
 مما سكت عنه من القدر العلط و التفسير ان عدم الكتابة مشينا كثيرا و اجمع كتابا فزاد العلم فانه ان كان
 العلم كانت متداولة في الصد و الاول و ليس لاحياء الذاكرة و فضل حفظ الحديث و العلم سفر فيها
 بل انما من اقرب مراتب الحفظ و ان هذا المنع من عمر و اصحابه حيث رأوا ان امير المؤمنين عليه السلام
 و اصحابه لم يكتبوا عن النبي صلى الله عليه و آله و آله الا كثيرا و قد كان ذلك عنهما ذكرا لا بد لهم ان يكتبوا عن النبي
 و اصحابه عليهم السلام ففضل و الى المنع رأسا ففرغوا من الصلاح و امن عمر الحفظ و عزم برؤسهم
 في اقل حجة ان السمع اخفوا في كتابة الحديث فكرها طائفة منهم عن كتاب عبد الله بن مسعود قال
 لما سمعنا من ابي بن الحجاج و ابان بن جهم و ابا اسحق و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم
 الحسن و انس و عبد الله بن عمر و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم
 ابو جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم و ابا جهم

[illegible]

قارحة شاذ القلان من عبد الرحمن النخعي عن احمد الغزالي عن عبد الله الهمداني عن علي بن عمر عن ابي
 علي بن ابي طالب عن علي بن ابي حمزة عن محمد بن ابي حمزة عن محمد بن ابي حمزة عن علي بن ابي حمزة عن
 علي بن ابي حمزة عن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي اسحاق
 قال الله عز وجل ولا تاتوا علي بن ابي طالب حتى ياتيكم من عند الله عز وجل ولا تاتوا علي بن ابي طالب
 من غير اذن من الله عز وجل فان هذا السنة ورد في الرواية انه ما قرأ علي رضي الله عنه ولا علم به ولا كان
 وقد جرت به امارا وان كتب في شرطه انما سنة من الامم فيهم والقرآن والاسلام اذ لم يذكرهم فيهم
 روى عنه ابا عبد الله عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة
 بلغ بعضنا من اهل البيت فكتبه بالذهب اوصى ان يدفن موفقة مات راضي في الشام فقبل ما فعل الله
 قال علي بن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة
 الاسلام كالحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين
 المبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين
 بالاسانيد ان الله ١٩ ذو الحجة سنة ٣٢٩ (الثاني) احب ان السيد السند السند السند
 المبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين
 علم الشيخ محمد حسين المبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين بن الحاج مبرنا حسين
 من شهر ٣٢٩ (الثالث) احب ان السيد السند السند السند السند السند السند السند السند السند
 السند السند السند السند السند السند السند السند السند السند السند السند السند السند السند السند
 من شهر ٣٢٩ (الرابع) احب ان السيد السند السند السند السند السند السند السند السند السند

المشايخ الكبار الشيخ علوي بن الشيخ محمد رضا كاشف الغطاء بطرته المقدسة على التاسع والستين
 سنة (الحامس) شيخنا الاجل وهو لنا الاكل قدوة بحجة النبوة وسورة اعظم الحق
 مولانا المؤمن الشيخ محمد حسن كبة عن حجة الاسلام الشيخ ميرزا حسين بن محمد ميرزا خليل الله
 في كتابه اجازته لاشيخ في شهر شوال سنة ١٣٢٩ (السادس) اجاز في الشيخ الاعظم زين
 الشريعة الامامية بطرته المعروفة في اثناعشر من ربيع الاول سنة ١٣٣٠ (السابع) اجاز في
 رواية الحرنا للكوهم الذكاء العظيم الشهور بالحرنا الميرزا السيفي بلا اختتام اعتصام السيد السند
 الوجوه السيد محمد القزويني قال اجازته ان يرويه عنى باسانيد عنها عن نعم الاسلام والمسلمين و
 جبين المحدثين المبررة عن كل مشين المؤيدة بالثأير الزايف الشيخ علي كير الهدي عن شيخه نعم الاسلام
 تالسين ثلث الطبري في تاريخ ميرزا حسين المؤيد بطرته المحقة بشرط القربة في خلاص
 الطعنة وحضور القلب ان لا يترجأ الا هو ائيج الشريعة هذا لا يحلار والمحرمة ادام الله
 لانباء في مظان الدعوات وثمة للحالات فاهاد باطن وعليك ياسينا تقوى الله فاهاد جميع الام
 والايمان وراقبك في الاعلان والاسرار عليك لقراءة في كل يوم وليه حفظا صيب العتبات
 جانيا رثابه وثواب جميع احلاك واورادك واذ لارك الى سادة البركات عليهم السلام فاهادها
 منذ لدهرها قال الله تعالى لا توفوا السفهاء اموالكم في شهر ربيع المولد سنة ١٣٣٠ (الثامن)
 في السيد المؤتمن المحدث المصطفى السيد حسن صدر الدين الميرزا بطرته المقر بعبادة كتابها في
 التاسع) اجاز في خطبة الشريف اسامى من اليه جميع الامور اسامى وعليها عتباته من
 في اواخر سنة في محرم والربيع من اولى محفل عالة راية وادفعهم وادفعهم وادفعهم
 واعلمهم واسامى وسير الله والدين والدين في ربيع في الحسين حجة الله في الحسين حجة الله

[illegible]

[illegible]

الخامسة استجابة . و قد ذكر في الطائفة وكان لا يخرج نسخة الى غيره فبقيت . و منها نسخة من كتاب
 شيخ الحرافين الشيخ عبد الحكي المظفر الذي كان في طرائفه كتب بخطه الشريف . و منها مجموعة في الفوائد المستزادة و ١١٠
 ان ردة و منها فهرست كتب طرائفه مرتباً على حروف الهجائية معتدلاً بحجته من الله رساله الفقهية و ١٢
 انما ذكر الكتب حفظها . و منها رساله في مناقبه الله عليه السلام فارسية مختصرة على ما رجع في نظره و ١٣
 عملها لا كما يحكيان للزاد نزيل كرات . و هو السنتي عنده و منها المولدات و ١٤ و من ان السنتي التي كانت
 حاجج الله و مولاهم قد طبع في بلادهم صبر . و منها نسخة من انوار العارفين و منها ترجمة الخلداني
 دار السلام التي لم يتم . و منها الكافي في فضائل الشيخ المصطفى عليه السلام و منها نسخة من كتاب
 على الكافي رأيت من ردة ما كرامته بحجته الشريف . و البقية بقيت غير مذكورة . و ما هو الابرار من
 الحاصل التي سماها اسبلة السليم من الكمال الذي اهدى له في اوقات الاوقات المطبوع و ١٥
 اعلم ان الكثرة المتوسطة او القصيرة لا حازته في حاج شيخ محمد باقر الهادي و اجازته في الحاج شيخ
 حاج شيخ محمد باقر الهادي و غيرهما . و ما منهم سوى شي من السنتي اليه رتبة الشيعة بحجته السلام و ١٦
 ميرزا محمد حسن من الحاج ميرزا خليل من الحاج ميرزا علي الرازي المولود سنة ١٢٣٥ و التوفيق
 الى الله زائر البقية في سيرة استهله بين الحكماء من يوم الجمعة عاشر شوال سنة ١٣٠٦ . و لم ير في البقية
 احتضار لثابة العباد و المرموز بزيته الوداد و شيعة على الرسل العلية العلية و منها هو الوحيد السبب . و منها
 و هو بهدي من نسخة من انما بيع الاعداء و الاول في البقية الكورج المدة الله في المولى زكي الدين الهادي
 المولد سنة ١٢٣٦ و التوفيق سنة الكرامة اشرقت بابران مشكلاً و لم يصفى كثير شرح الاسرة و غير ذلك
 و ما من منهم شيخ محقق الطرائف و هي نسخة التوفيق سنة ١٢٣٦ و هي في الفصول التوفيق سنة ١٢٣٦ و ما من
 لم يصفى التوفيق سنة ١٢٣٦ . انما في البقية حاج سيرة اسرته التوفيق سنة ١٢٣٦ و هو في

[illegible]

[illegible]

هذه اغانية ما اريدت فيتم تراجم شيخ الكلام واما محمد بن الحاج علي بن المظفر فها من الحاج حسن الله اذنه
 بصحة صحة الناس من علمه عاقله ٣٣٥ (اناس مشر) شيخ نقا والقر وكل علم هو الشيخ
 الله الكاوي الا انه راجع من الامام من الشيخ راضي النجف و الشيخ حسين آل الصالح
 ما الشيخ فبين الحاج بن الكاوي ما راجع الى شيخ الحاج ملا يوسف الا ستر الاموي من شيخه الشيخ ٣٣٦
 (ان شيخ مشر) الله في الحقيقة الشيخ عبد الله المقتدر في الهداية و تاريخ الطبرستان فاسد ما ٣٣٧
 (المؤيد) اعاد في في الحفرة العلوية الشيخ الكلب الشيخ اسحق بن محمد بن محمد الكلب الذي اصلي
 وعن الشيخ اليرزا محمد البرجودي عن شيخه السيد شيخ بركة الله كان قد رضى الله به
 (الكاوي المؤيد) اعاد في في الكاوي الشيخ علي الكلب شيخ الحاج الشيخ عبد الله الا انه راجع
 (الله في المؤيد) السيد الكلب السيد فاطم السبيبة من جهة الله في الكلب و جهة الكلب السيد في المؤيد
 كما حافظ الكاوي في المؤيد (الله في المؤيد) الشيخ علام حسين المؤيد عن الشيخ
 محمد حسين الكلب (الله في المؤيد) الشيخ محمد علي الشيرازي عن والده الكاوي الحاج محمد
 الشيرازي في المؤيد الحفرة في المؤيد و ارجع من فضل راجع ان اسبع من مؤيد فاطم ٣٣٨
 الله في المؤيد في المؤيد من كثره مؤيد فاطم فاطم الى العم عليه السلام من مؤيد
 الله في مؤيد فاطم الى المؤيد والقائمة والمؤيد كثره وهو مؤيد فاطم الى مؤيد ٣٣٩ (الله في المؤيد)
 اعاد في السيد مصطفى المؤيد من شيخه الله في المؤيد و السيد في المؤيد الكاوي في المؤيد
 (الله في المؤيد) السيد مصطفى الكاوي في في الحفرة العلوية في مؤيد ٣٤٠
 السيد ذكره في مؤيد (الله في المؤيد) من اعاد في في الحفرة العلوية في مؤيد
 سيد السيد الرضي من السيد في مؤيد فاطم الكاوي في مؤيد ٣٤١ (الله في المؤيد)

بهاس قنیه و عز الخلفی للوط او و کمال التوفیق لای یضم و منه اهدى حبل و غیر ذلک . رساله
 فی شرح بعض حطب نوح البلاغه . اثر او مستخرج من کتابی شریف . رساله مستخرج من تفسیر صمدیه
 العرب و تفسیر السیاح و منه بعد الود و تفسیر القاری و فتح الباری فی صحیح البخاری . حاشیة تفسیر القاری
 او کرمیا طرق الامامة سید الله . دعوی دارالتمیز فارسیه فی معانی الامامة و ما ظم من موارد الامامة
 فیست هدم و غیرها . رفاعة الثاقبة فی تبيين المسترفات فی علم الزکال . اذا نه الامام تیار فی ذکر
 فی باحة اهل اللباب . طعنة الطور فی اعتقاد الحجة المخبور . رساله فی تحفة الکر . حاشیة الومی فی
 مجمع حاشیة الامامة . فشت عشت و هو یدران اشارات فی الدعوی و المعصیة بالقرسیدة و اوسیه .
 رساله فی طبقات الزعماء الثاقبة . رساله التوکل مستقلة علی تفسیر بعض آیات و مضامین صحاح کلم
 فی التوکل . حاشیة فی التوکل علی شیخ الرضی . مسابقة فارسیه فی المعاصی علی نظام الاموال . داغ و داد
 اود فارسیه . و حین فی ذکر اسناد اکبر الیایه و نسخ و ما علی اعمادها . رساله فی الترتیب
 زواله المستغاث عن رساله المستغاث حاشیة علیها . رساله فی التلبس بالمشکوک . کتاب الوبایا .
 برادر است و الطوسی . حاشیة اصولیه تقدیم درسه الی . حاشیة مستقلة علی کتاب التلخیص
 مراتب تنقیحات اسناد و التلخیص الشیرازی . هداية الاصول کتبها ۱۳۲۵ . حاشیة التلخیص
 الشیخ الفقه انبیا براسی الزمان . رساله فی السکال الذی اجمع . حاشیة علی الکفاة
 فی استعمال الکی تقدیم حاشیة است و العترة الشیرازی . رساله فی التلخیص تقدیم الحاشیة
 فی طایفه التلخیص . کتاب الاطراف . ثواب القرآن فارسیه . رساله فی الاقل و الاکثر تقدیم حاشیة
 الشیرازی برساله فی العلم الاصولی تقدیم درسه . رساله فی لزوم التخییر فی العقده حاشیة
 فی التوفیق فی الاضطرار لمفوضه تقدیم درسه . کتاب فی علم اهل البلاغه فی الصلوة تقدیم حاشیة

کتابی احکام الخیار است. کتابی علمیه اصول کتبیه صلی بحشی فیه فارسی. کتبیه اب نبعه فاجیه. کتابی
خالد عوات. حواشی شیع المطبع. حواشی الکامی. شیع الکافیه. حاشیه وصیة الکلیه.
المضمر لاف الذلال. حواشی البایع. رساله فی السن واداب فارسیه. احسن اعمل.
مسند احمد بن حنبل الفقه و فاء لافیه فی کتب التبرید و فی تفصیل رساله دافع و دادر. ممالقه
لکلمه السنه علی سیرة محمد و هرة فایع مسل علی دورة الفقه و ذکر قادیان
سرتانها و فیه فی شهادة اکبرین فارسیه. کتاب الاربعین استه است فی الامام و اما ابن اربعین
رساله فی معنی و مع العلم الاصل کتبیه فی هذا التذکره الخدیة فی سیرة اکبر الزهر. رساله الکلام سنا
بالبیاض الذریر. رساله اذالة الإجماع عن وجهی اربعین الوعد. شیع طهارة شیخی الفقه و
تبریر الفاضل السیاحه صادق المجلدات فی الفقه. جمع المقامات فی الحکم ختمه الله و الله عیون الزوار
وفقا لحکم رساله فی علم المرتدین و فوائده. و هذا من الکلام و الحمد لله و لا داعی
اختصار و کتبیه عن نسخة المخطوط المصنف العلامة امام علاء و فیه احادیث متعده
منها فی الامام و مخطوطهم الشریفة و لا اقل اصنفه عا دافه الله

على نوى الشرف عزة الله ، واتاه كبر به بجزاء في نفعه

الحاج المكي رحمه الله

رَبِّهِ الْمَوْلَى الْمُسْلِمِ هَمِيْدٌ

آیت اللہ سید محمد ابراہیم القزوینی بن آیت اللہ سید ہاشم قزوینی

حاضری

الاجازۃ السادسۃ والعشرون

من العالم العلم الحبر الثقة الوریع السید محمد ابراہیم القزوینی دام علائہ
کرم اللہ المشرفۃ صدرت لہ عنہ منافعها یومہ الرابع من شہر رجب المکرم فی
الصحیف الشریفہ تجاء مشہد سیدنا ابی الفضل العباس سلام اللہ علیہ وھو
عن ابیہ العلامة الفقیہ السید ہاشم القزوینی من لعلہ تلامذہ الشیخ الاعظم
عن الحاج المولوی علی الرازی بطریقہ المقرنۃ

آیت اللہ سید محمد بن محسن بن عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم
بن ناصر بن علامہ سید ہاشم توبلی البحرانی بوشہری
حائری (۱۲۶۲-۱۳۵۵ھ-ق)

الاجازۃ السابعة والعشرون

من المولود لعالم الجلیل الخوارج والقریب والقدس الزہادۃ السید محمد بن الحسن
عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم بن ناصر بن العلامة السید ہاشم التوہید
البحرانی وهو ايضا من مشايخ علماء المحضر المقدس سمع له في اليوم المذكور
وهو الرابع من رجب وهي محبة ولده العالم الفاضل السید محمد طاهر المجلد
موقعة هجراته الشريف

بسم الله الرحمن الرحيم

المجودة الذي رفع مدارج العلماء وجعل بلادهم كدعارة الشهادة وفصلهم بمروءة الانبياء والصلوة
على محمد سيد الانس والجن والاله البرية النجباء السادات الازكية اصحاب العلية وبعث فيهم من بين
علمائنا الصالحين وسلفنا السابقين رضوان الله عليهم اجمعين بانصال اسانيد الاخبار بالائمة الاطهار
السلام بالنعس والابكار فيما ذكرنا من تلك الشجرة الطيبة واستظلالها باخلة البيوت المقدسة وشيئا من
في نظم روائد الاخبار الذي هو عبارة طيبة المعربين الابرار ومما استجداه طلبا لهذه الرتبة العلية والتقية
السعيدة والكشف للعهد العالم الفاضل الكامل الموفق شمس تلك السيادة وبدد في السعادة حادي برافعة
والامات والعاج معارج العدل والاحسان النقي النقي والمهدى العصف الورق من الملك العلي ولذا العز
السعيد في مقعد العرش الوحيد وابوه بالفكر السديد بحمل العلامة الفضية السيادة الحسن النقي
ولما رايته اخلت له الموصولة انه غايه ما هنا ان اجرت له ان يروي عن جميع ما صح في روايته وتضمنت
عندي من كتب النجباء فالسراج والقلل وغيرهما من كتب اصحابنا الاخبار وكتب العربية والاصول
والفقه والتفسير وما جرى في هذا المختار فله ان يروي عن جميع ذلك عن مشايخ النظام من العلماء الاطهار
منهم السيد احمد بن الفهماني الفقيه صاحب التخصيصات الجليلة والتدقيقات الجليلية والذين روى عن السيد
والعبد العظيم العالم الرباني والعالم الكامل السيد محمد علي الشهرستاني عن السيد الجليل النزيل السيد محمد الرضوي
وعن الشيخ الفاضل والعالم الكامل فخر ارباب التحقيق وامام اصحاب النقي النقي والعصف الورق ولذا الشيخ
محمد تقي صاحب غاشية على العالم وما معا عن الشيخ العبد من ليس له في البحر الملازم والنجباء المذاهم
التي هي عمدة التحقيق في شرح الجليلين العالمين المفسرين لغير كوة الهدى وشمس تلك النقي النقي
وروي عن ميرزا القاسمي وروى الشريعة القراء مولانا الصوفي الورق السديد مهدي الجبال في النقي النقي والمولى
الجليل النزيل الهادي له سواد السبل الحق التخصيصات الرشيدة في نبيد الدرر النصف والدفن النصف في النقي
في مشهد الشريعة بروي المذهب الاثني عشرية في اس المائة الثانية عشر المدة المفقودة في الاغصان والاداء الاعمال
البحرانية عن والده الافضل الاكمل المولى محمد علي في عن كونه الجليل صاحب المائنة والفاخر المولى محمد باقر الملقب
بالجليل في طرقة اسانيد النضلة الائمة الابرار عليهم صلوات الله الغيرة القهار واوصلت اليها السيد
اولا بغير رتبة العظيم فانه اساس الدين وركن الامات ونايبا بالاحياء الذي هو الناس من ملة الصالحين و
ثالثا في نداء في اوقات الحزن وفطانت الاستجابة واسم له العجايب والهدى والآخر هو الراس

محمد بن حسن الموسوي الشوشهري الحاربي

١٢٣٤



آیت اللہ سید عبدالحسین بن یوسف شرف الدین موسوی عالمی (۱۲۹۰-۱۳۷۷ھ-ق)

الاجازة الثامنة والعشرون

من علامة العصر ونجاة الدهر حجة الاسلام السيد عبدالحسين شرف الدين
الموسوي العاملي دام ظله صاحب الفصول المهمة والمجالس الفاضلة وغيرها من
الآيات الباهرة والابادي البقية الناصحة بعثها لي من (صور) سوربة مستحقة
بوقته الشريف وهي بخط ابن عمه الكاتب البارع الشريف الهام السيد علي آل
شرف الدين مؤرخه بخامس شهر رمضان سنة ١٢٩٠
والمحمد بن الطاهر

سجد شانه و نقد ستار سداوه

بعضیف انیسوی فی اجازة السید النقی
عند التواثبت المسمی

کبته سندتہ لجنہ با الیہم اعلم العلامہ مسنونة اعلیٰ عقل و فخر کف ین تمامہ
سیدنا و مولانا السید علی النقی الموسوی النقی المہدی الکفوی سندتہ کتبه
واسطاه یوم القیامۃ احسنہ راجیاً دعاہ فی مظان الاجابہ
وانا اقل الخلیفۃ بل لا شیء فی الحقیقۃ علی بن الشریف اسماعیل
عم المشورۃ المرات ذم ظلمہ و عزایہ الشریف یوسف بن الشریف
اجواد بن الشریف اسماعیل بن الشریف محمد بن الشریف محمد کبیر
ابن الشریف ابراہیم الملقب بشرف الدین ابن الشریف
زین العابدین بن الشریف علی بن الشریف علی
نور الدین بن الشریف عز الدین محمد بن
من آن ابی الحسن الموسوی اعظم
و کان اسیراً من کتابہ نطفہ نسخہ
یوم الخامس من شهر رمضان
المبارک من السنۃ الثمانۃ
والاربعین بعد الالف
والکذا ثانیہ محمد
علی صاحب الفضل
الکامل و التمام
السلام و التحیۃ
الحمد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ربح اسناد العلماء فخرجوا به الى اوج الاوصياء والانبياء وكانوا له
 وحيد دولة امره ونهيه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا
 اسير الكرم وسلم عبده ورسوله جاء بالحق من عنده وصديق للرسلين واشهد ان
 خلفاءه المعصومين قد حملوا عنه ما حمل عن ربا العالمين فنفقوا من احكام
 الدين ما نقله ونقلوا باسناد اليه ما حمل من اسناده نقله ولقد كان اسناد كتابي
 وسخرته ونقل رسول الله عز وجله وسيفه نجاه الامة وقادتها وامانها من
 الاختلاف وظلماتها فالرغب عنهم وارغب في حقهم زاهق حشراتهم
 وسلام عليهم ماري بخير عنهم واسند الفضل اليهم ورحمة الله وبركاته
 وبعد فان من رواة آثار ابي العاصم وثقة اخبارهم بيت الرحمة سيدنا
 للعلم العالم العلوي صفوة ذوي الفضل وفخر كل ذي علم الله الله اوضح لك الله
 في استنباط الفروع من المبادئ الشريفة العرفية السيد علي النقي الكهنوي
 الهندي الكهنوي شدة سرركانه واعطاه يوم القيامة امانه - وقد استجافني
 اقتدوا بالسلف الصالح وتبركوا بالافول في سلسلة الرواة الهمة واحتفاظا
 بتلك العنقزة المقيمة للمصلحة بآداب الوصيين خاتم النبيين فالروح
 الامين فاقوم فالعلم قرب العالمين جلت آلاؤه وتقدس اسمائه
 ولما كان السيد من دعاة اسرارهم وصالح انوارهم وكان من دعواتهم حفظوا

وخطوا ما استوجروا ونصحوه ولهم ولكتابهم ولأئمة المسلمين وعامتهم ودعوا
بالسننهم وأقلامهم إلى الحق بالحكمة والموعظة الحسنة لم يكن لي بد من إجابته فأجرت له
[بعد الاستخارة من الله عز وجل] المذروية على كتيبي التي أشرت إليها فيما سلفته على الكلمة
وبنوعها من مؤلفاتي ومروياتي وجميع ما نصح لي عني روايته إجازة عامة بالشروط
المعتبرة من الحديث والأثر بحق روايتي لذاتي ما بين قراءة وسماع وإجازة عامة
وعامة عن مشائخي بطرقهم المصنوعة لأرباب جميع الكتب والمصنفات من الخاصة والعامة
في جميع العلوم والأقسام الكتب الأربعة وهي في شهرتها كالشمس والكتب المأثورة
المأثورة عنها [الوافي والسائل والبحار] وسائر كتب الحديث والفقه والتفسير
والكلام وبقية العلوم الإسلامية مطلقاً

أنا شيخنا في قراءة وسماع وإجازة فكثيرون لكني أكتفي لأن يذكر
بعض شيوخ إجازتي من أعلام الشيعة الإمامية والزيدية ومن أهل السنة من
غير استقصاء مقتصر على ذكر خمسة من شيوخ الإمامية
الأول والدي الفقيه الثابت للعلامه الثقة الصدوق المفيد الشريف أبو عبد الله
الشريف الجواد بن الشريف السماعيل بن الشريف محمد بن الشريف محمد الكبير بن الشريف إبراهيم
الملقب بشرف الدين بن زين العابدين بن نور الدين علي [صنوا سجد صاحب البيت
لديه وشقيق الشيخ حسن صاحب المعالي المأمور] ابن السيد علي نور الدين المعروف بابي
الحسن الموسوي العاملي

اجاز لي ان اروي عنه قدرته سره عن جميع مشايخه ككلمه واجلهم استاذ
 الامام الشيخ محمد حسين الكاظمي صاحب هداية الانام في شرح شرح الكون والسير
 الرشتي صاحب البدع في الاصول اما الشيخ محمد حسين فيروزي عن جماعة من علماء
 الدين منهم الفقهاء الشيوخ الاثني عشر شيخا بجمع كما شفا الغطاء وكتبه حمزه صاحب
 الكرامه عن الوحيد الباقري البهبائي عن والده الافضل محمد اكل سن الحديث المجدي صاحب البحار
 بطرقه الا جميع الكتب والاصول والمصنفات المذكورة في اجازات البحار - وروي ايضا
 عن السيد حماد المذكور عن المحقق القمي صاحب القوانين والغنائم والناج عن الوحيد البهبائي
 بطرقه وله ايضا راي عن الشيخ صاحب الجوهر عن السيد بحر العلوم عن الوحيد البهبائي
 واما الميرزا حبيبته فيروزي عن عدة من مشايخ الاسلام اجلهم استاذ امام
 المحققين الشيخ مرتضى الانصاري عن المحقق المولى احمد النراقي عن مشايخه الاثني عشر
 في بيده المولى مهدي النراقي ابن ابي ذر والعلامة بحر العلوم الطباطبائي والعلامة الحاشي
 صاحب الرياض والفقهاء الاظم كاشف الغطاء والفقهاء ائمه الوزراء المحققين الشيرازي
 جميعا عن الوحيد البهبائي عن ابيه الاكمل عن العلامة المجلسي صاحب البحار بطرقه
 الثاني خالي الاظم البدع في العلوم والفنون الحاشي في كتب منها الادب
 لاير الوقتي الامام ابو محمد الحسن بن الشريف طهري بن الشريف محمد علي بن السيد صالح بن السيد
 محمد الكبير بن السيد ابراهيم الملقب شرف الدين الموسوي العالي فانه علمه اجماعا
 اجازة عامة ان اروي عنه جميع ما يرويه عن مشايخه للاعلام اوهم كثير من طرقتهم الكثيرة
 البصيرة للفتنة باهل بيت النبوة وتختلف للائمة وقد روى عن مشايخه وروى على

طرز مبسوط فی رساله افروها لذالهی و معها بیغیه الوعاة فی طبقات مشایخ
الاجازات ومن جمله مشایخ المولی الزاهد العابد الفقیه الملا علی بن المیرزا خلیل عن عدة
من مشایخه منهم المولی الفقیه الشیخ عبد العالی الرشیدی عن سناذه العلامة المیرزا محمد الطباطبائی
بحر العلوم عن عدة من مشایخه منهم المحدث البحرینی صاحب اخذت و التولون
بطرفه المذكورة فی التولون

الثالث سیدنا المولی المحقق المتبحر المیرزا محمد الهاشم ابن سید زین العابدین
الموسوی الاصفهانی صاحب کتاب مبانی الاصول سمعت منه ایام زیارته للنجف
الاشرفه ۱۲۱۸ قمریة و خاتمه بیدار و جازلی ان اروی عنه عن مشایخه
و هم کثیرون و افضلهم الامام المتبحر السید صدر الدین عن ابيه الامام السید صالح عن
والده جدنا السید محمد اکبر ابن السید ابراهیم الملقب بشرف الدین الموسوی العالی
عن شیخه و سناذه الشیخ محمد بن الحسین الحر صاحب الوسائل بطرفه المعروفة
الرابع شیخنا ثقة الاسلام العلامة المتبحر الشیخ المیرزا حسین النوری
صاحب مستدرک الوسائل و غیرها من المصنفات عن مشایخه بالطرف
التي ذکرها علی سبیل التفصیل فی خاتمة المستدرک

الخامس شیخنا الامام الشیخ فتح الله شیرازی له الاصفهانی ثباتاً
النزوی موطناً و صدقاً المعروف الشیخ الشریعة الاصفهانی عن مشایخه اکرام
و هم کثیرون اکتفی بذكر اثنين من اعلامهم
احدهما سناذه الاخيه الشیخ حسن صاحب انوار الفقاهة عن ابيه الامام الفقيه

عن والده الشيخ جعفر كما شرف الغطاء عن استاذة الوحيد المجدد البرهاني
ثانيها العلامة الزاهد البارع في جميع الفنون السيد مهدي القزويني الحلبي رحمه
العلم العلامة صاحب المقامات ركز ابحاثه عن خاله الذي كان آية من آيات محبرة
من المعجزات السيد مهدي بحر العلوم من جملة تلاميذه من رؤساء المذهب والدين
اقتصر على ذكر أربعة منهم

اولهم وهو العلامة واعلمهم استاذ المتأخرين الوحيد المجدد البرهاني عن ابيه المولى
كل من العلامة الشيرازي والمحقق جمال الدين الخواري والشيخ جعفر الثاني والمولى
محمد شفيع الاسترادي والعلامة المجتهد صاحب بحار الانوار - كلهم من العلماء التي لم يزل
عن شيخنا البرهاني عن ابيه الفقيه الشيخ حسين عن شيخنا الشريف الثاني بطرق المعرفة المذكورة
في جازاته الكبيرة المنبثحة على بعضها في فاتحة العالم والاربعين وخاتمة البحار والوسائل
ثانيهم العلامة المحقق المحدث السيد الشيخ يوسف صاحب المحدثات في معرفة جميع طرق
المذكورة في التولية

ثالثهم السيد العلامة السيد حسين الخواري عن العالم الفاضل الامام محمد باقر
عن والده العلامة محمد بن عبد الفتاح المشهور برأب عن الفقيه الامام السيد زاري صاحب
الخير والبر عن السيد السيد حسين بن السيد حميد الكركي العالي عن شيخنا العلامة
عن ابيه عن الشريف الثاني بطرق كلها

رابعهم العلامة المجلد صاحب المراتب الباهرة السيد محمد القزويني صاحب صراح
الاحكام ومستقصى الاجتماع وغيرهما عن ابيه العلامة السيد ابراهيم القزويني من
العلماء المجلدين الاول عن شيخنا البرهاني عن ابيه عن الشريف الثاني بطرق كلها

ولنا طرق أخر كثيرة من طرق الإمامية لا يسع هذا الإمداد تفصيلها وفيما ذكرناه كفاية للتوصل
بجميع كُتُبها من الخاصة والعامة

أما شيخ الزيدية فأنما لقبتم شيخنا العلامة الشيخ عبد الواسع بن يحيى الكواجي
اليميني الصنعاني الزيدي إذ اجتمعت به أياما عديدة في دمشق الشام وبلغت منه
فرائده وذات في شعبان ١٢٢٨ هـ وقد أجازني بطريقة كلها التي بعثها من شيخه
القاضي العلامة حسين بن الحسن المغربي عن شيخه السيد العلامة عبد الكريم أبي طالب بستان
وطريقة كلها وهي كثيرة وقد فصلها في كتاب المسمى انعقد انضيد فيما اتصل من الأئمة
فيلزم السيد العلي النقي عن هذا الطريق ما صحت لي روايته من كتب الزيدية بالسند
الموصول بالجميع الفقري والسند الحديثي المسند إلى الشريف زيد بن علي بن الحسين بن علي
ابن أبي طالب عليهم السلام وبالصحيفة الرضوية المسندة إلى الإمام أبي الحسن الرضا عليه السلام
وبكل من أمالي أحمد بن موسى بن زيد بن علي وأمالي الإمام أبي طالب يحيى بن الحسين الطارقي
وأمالي أخيه المؤيد بالله أحمد بن الحسين الطارقي وأمالي الإمام المرشد بالله وأمالي الإمام
الموفق بالله وشفاء لؤيد حسين وبقية كتب الزيدية من أصول وفروع وعلوم عقلية ونقلية
وأما مشايخي من أهل السنة قراءة وسماعا وأجازة فالكثيرون مشايخي الإمامية
يهد أي أقصر لأن على ذكر خمسة من شيوخ أجازني من أقطابهم

الأول أستاذنا الشيخ سليم البشري المالكلي شيخ الأزهر وأما علماء مصر في وقت لقينته
سنة ١٢٢٩ هـ وحضرت درسه في الأزهر مدة من الزمان وكانت بيننا مناظرات عليه
ومراجعات خطية مثلت ودرسه ونصافه وعلومه لثمة علماء وفلاسفة وأدباء أجازني أجازة
عامة مفصلة قد شملت جميع كُتُبها وجميع طرقه كلها وجميع كتب أهل السنة نقلية وعقلية

[illegible]

[illegible]

كلام عن سنة قطب الارشاد شيخ غسان كروبي - الثاني من سلسلة شيخنا زهير
 باسانده وطرقه المعروفة بين شيوخ اهل السنة واجاز في هذه الشيخ
 (اعني الشيخ محمد بن محمد خاني الخالدي) بثبت شيخنا شيخ في الديار المصرية الشيخ
 محمد الامير الكبير المالكى الازهرى وقد عرفت ان هذه الثبت قدس من باسانده
 ما لا يحتاج معه الى مزيد - واجاز في ايضا بثبت محدث الديار الثالث شيخ
 عبد الرحمن الكزبري الذي يتقن الامانة بكتب الحديث المشهورة كلها وبابها
 علوم الدين لغزالي ومؤلفات شيخ الاسلام عبيد بن نوري والحافظ بن حجر العسقلاني
 وجلال الدين السيوطي والقاضي زكريا الانصاري وروايات ابن حجر المكي
 شيخ الاسلام الشمس محمد الرطبي ومؤلفات الشهاب احمد القسطلاني والملاعي
 الشافعي وابن عطاء الله الكندي والشيخ محي الدين بن اريز وتسمية ابقا في
 البضادي وجار الله انزحشرب والجلالين وابي السعود والسلسلة الفقهية
 المتصلة بالفقه الشافعية والحنفية

الرابع علم الاعلام ونادرة هذه الايام الشيخ محمد المعروف بالشيخ توفيق لايري
 الانصاري المصنف وقد لقبته في صور ووشق وجرت بيننا مناظرات
 ومراجعات كثيرة وافادني واستغلامني نواله خطيره واجازني بروايته كل ما
 عن شيوخه الكرام واعلاسانده في الحديث مسند العلامة السيوطي
 الاسطواني ١ فان يروي صحيح البخاري عن شيخه المحقق محمد القاسبي ٢
 عن محمد بن سبته ٣ عن ابي الوفاء احمد بن محمد النجاشي ٤ عن قطب الدين
 محمد النهرواني ٥ عن ولده احمد ٦ عن الحافظ ابي القاسم احمد بن عبد الله

الطاووسي ٧ عن المعربا بابا يوسف الهروي ٨ عن محمد بن شاذ بنحت
 الفزغاني ٩ عن المعري بن سمار الختلافي ١٠ عن أبي عبد الله محمد بن بون
 انزاري ١١ عن الشيخ البخاري نيكون بيني وبين البخاري اثنتا عشرة
 واسطه — وقد ذكر الشيخ محمد بن علي المروجاوي انه صحيح ان الشيخ قطب الدين
 محمد الهروي روى صحيح البخاري عن المحافظ نور الدين الطاووسي بلا واسطه والاه
 وبناء على ذلك يكون بيني وبين البخاري احدى عشرة واسطه
 الخامس الشيخ محمد بن عبد الله بن الشيخ محمد بن عبد الكبار الكفائي الفارسي لادريسي
 وقد اجتمعنا في مصر وتبادلنا فيها الزياره وكانت بيننا محاضرات ومناظرات
 في مسائل فقهييه واصوليه دلت على غزارة فضلهم وكرامه قدمه وقد اجاز لي
 ان اروي صحيح البخاري عنه من طريق المعري عن المعرب عبد الهادي ابن المعرب
 المعز اوي الشهير بالعماد بن محمد بن علي — لم يبق عن أبي طالب المازوني
 عن محمد بن عبد الله القريب عن قطب الدين الكفي عن أبي الفتح الطاووسي عن المعرب
 بابا يوسف الهروي عن محمد بن شاذ بنحت الفارسي عن عبي بن شاذ بنحت الفارسي
 عن الفزغاني عن البخاري قال الشيخ محمد بن علي كشافنا هذا اسلا ما يربده
 مطلقا في سائر نواحي الارض قاله وارويه من طريق المعري عن الشيخ محمد بن
 الهادي الشرفي عن محمد بن دة عن عمر بن الكفي عن سمير دوش عن البخاري
 وقد اجاز لي بهذه الطريق والجازني بجميع ماله من مرويات ومقروآت
 ومسيرات عن قريب بن ثلاث مائة شخص ما بين رجال ونساء

[illegible]

الضعيف الموصوف في اجازة النبوة

وقد اشغلنا فيه بلاء الاتصال بالاسلاميه وبمصنفها من الخاصه والعامة
فغير السيد لايد حنبلي عند الطرق وغيرهما كما ثبت في روايته وارسله بها الى
مستأخري من سطور سبيل الاحتياط الذي لا يزل ساكنه من احوال رزق
عمره واشيون في تزويج الدين كفيف وعليه بتقوراسه وطاعته رزق في العلة

علاء بن رزق [فاثقا الله حق نقاته ولا تخونوا الا واثم مسدود] واذكره نفسي بما اوصى به
 امير المؤمنين حيث قال لوصيه وخليفته علي رسول الله ورجا خير من انبأ وسيد
 شباب اهل الجنة اوصيكم بتقوى الله وان لا تبغوا الدنيا وان لا تبغوا ولا تأسفوا على شيء منها
 زعيمكم وقود بانق واعلموا ان لا تخرجوا من اوطانكم ولا تهاجروا ولا تهاجروا اوطانكم ولا تهاجروا
 واحدا من بلغة كتابي يقول الله وظم امركم في ذات بينكم فاني سمعت جده كاصح الحديث
 يقول صلح ذات البين افضل من حاملة الصلوة والصلوة الله اشر في ابناءه فلا تغبوا افواهكم
 ولا يضربوا جفونكم والله الله في خيركم ما نهيكم وبيته ما زال يوصيهم حتى غلبنا الله
 سيورهم والله الله في القرآن لا يسبقكم باعمل خيركم والله الله في الصلاة فانها عمود دينكم
 والله الله في بيتكم لا تخلفوه ما بقيتم فانه ان تراثكم تساهلوا والله الله في الجهاد بامر
 وانفسكم والسنة في سبيل الله وعليكم بالتواصل والتبادل وايامكم والتدبير والتفاح لا تتركوا
 الامر بالمعروف والنهي عن المنكر في ايديكم اشر من ثمر يهون فليس سجاياكم
 والفتنة الى مشيئة المؤمنين ومن تر المسلمين وثم شغلهم وجمع كلمتهم ومضمونهم
 بشيخي نبيهم صلى الله عليه وآله وسلم والاسكان بسنتهم ولا يكن هم السدس
 غير الله والمسلمين فقد روي عن جده رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اصبح وهم غير الله
 فله من الله ومن اصبح لا يهتم بالمسلمين فليس منهم

ونظمه الاجازة بما روي عن امير المؤمنين عليه السلام من احب ان يحيا بالكيال الاوقا
 يوم اتم فليسقل آخر مجنسه او حين يقوم جنان ربه ربا العزة
 يصفون وسدود على المرسلين والمجد سرب العالمين او على الله بينا نحن وآله الصديقين
 الطاهرين ولعمرة الله على عهدهم جميعا [وهو شهر رمضان المبارك ٣٩٩ هـ]

عبد الله
 الحسين

آيت الله سيد رضا بن سيد محمد بن هاشم بن شجاعت علي موسى هندي نجفي (١٢٩٠-١٣٦٢ هـ - ق)

الاجازة التاسعة والعشرون

من العلامة الاوحد سيد الادب الاعلام السيد رضا بن الفقيه المحجة السيد محمد الهندي النجفي داموا
كلها في يوم الجمعة سلخ شوال سنة ١٢٩٠ هـ بالتحفة الاثرية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اجاز العلم وبطرق المصدايق وامرهم بارشاه
مفهم به من المدايق وصلى الله على خير نبي مرسل و
الذين اتم بهم الدين واكثر فبعد فقد اجزت العالم الذي
واللهيب الكامل الثقة الشريفة السيد علي
النفوس الكهنوتية يروي عن ماصح في روايته
مشايخي في الرواية وهم الفقيه الاوحد وعلم الفضل
السيد ابو الحسن الموسوي الاصبهاني نزيل الخلف الاوحد
والعالم العلامة المومنين السيد حسن صدر الدين نزيل
الكاظمين ع وشيخنا العلامة الاجل الشيخ اسد
الزخارف بطورهم المذكور في ميثقة اجازاتهم
بالجهدين الثلاثة ارباب الكتب الاربعة وفقه الله و
لأخذ بطريقهم وسلوكه المجازات الموصلة الى حقيقة
امر ارحم الراحمين مكتب العبد الاقل رضا بن السيد
الموسوي النجفي الكهنوتي في داره بالخلف الاثرية

آیت الله علی اکبر بن حسین نهاوندی خراسانی

(۱۲۷۸-۱۳۶۹ هـ - ق)

الاجازة المثلثون

هو محبة الاسلام الحاج الشيخ علي أكبر النهاوندی تریل خراسان وهو في
النظر الاقل ممن تشوبه العاقبة وتمهات للصلة خلفه الاخبار وله
هؤلعات سمعة كثره وقد دروت على اجازة هذه من ابرار واما
هذا المختار الاشراف في شهر ذي الحجة ١٣٤٩ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وصلى الله على صفوة انبيائه محمد وآله اجمعين وعلى اهل بيته
عليه من لقائه وبعد فان السيد السند والركن والهدى علم الامم
الاحكام لكن الاسلام السيد علي بن النعمان اللكم تولى دامت
لما حازته من الفضل الجليل والشرف الرفيع واقتضاه من شوار والهدى
الحال والحلوم وحواصة الادب الحزم والعلم الكناز حتى عاد كعلم في ذلك
مشغوعا ذلك كله بملكات فاضله وفراش كريمة على ما فيه من
النبوة الفياح والى الحب العلوى الوضاح فهو سلمه الله تعالى لهذه
كلها ولاكتفى الطيب من اصحابها في ما تروى عنى كتب اصحابنا
بالاسانيد المتصلة الى ائمة الهدى صلوات الله عليهم عن العلامة
الباينة الرائدة ثقة الاسلام النورى والحقوق الشريفة العلامة الحاج
حبيب الله الرشتي وسيد العلماء الاعلام السيد بهاء الله القاسم الاستاذ
الحاشية على المكاسب والرسائل واية الله شيخ الشريعة الاصفهاني
القدس سره والاول اسانيد مذكورة في خاتمة سبدر كانه والثاني
شيخ العلامة الانصاري والثالث عن الثاني واية الله الحاج السيد حسين الكو
والرابع عن صاحب الروضات واخيه واية الله المهدى القمي وبني
الله الشيخ محمد حسين الكاظمي قدس سره فلهذا افضل الروايات
الاسانيد عنى واجازته من رآه اهلا لذلك والسلام على كل
العاملين وعليه ورحمة الله وبركاته



وانما العبد المذنب
ابن محمد باقر

آیت اللہ سید ابراہیم بن حسن الشہرب میرزا آغا مصطفیاناقی الشیرازی (۱۲۹۷-۱۳۸۰ھ-ق)

آلہ جازۃ الحادیۃ فی الثلثون

من سبیل المحققین و عمدۃ المجتہدین السید کاجل میرزا آقا المصطفیاناقی الشہربازی
دام علاہ من اجلۃ علماء الخلف الاشراف کتبها فی يوم الخا مس من شهر المصیبة المحرم المحرم
نشدۃ و قال فیہا: وقد اجزت لہ ان یروی عنی ما صححت لی روائتہ من احادیث آل
العصۃ عن شیخی الاعظم والستاد الا فوم آیت اللہ المولی محمد کاظم المرعشی
قدہ باسناده المعروف المعهود المنتہی الی الایمۃ المعصومین سلام اللہ علیہم اجمعین

آيت الله شيخ عبد الكريم بن مولى محمد جعفر يزدي حارثي قمى مؤسس حوزه
علميه قم (١٢٤٦-١٣٥٥ هـ - ق)

آيت الله سيد علم الهدى بن شمس الدين بن الامير على محمد نقوى الكابلى البصرى
آيت الله شيخ عبد الحسين بن باقر البغدادى (١٢٤٤-١٣٥١ هـ - ق)

الاجازة الثانية والثلاثون

من الامام المقدم المصلح الاعظم حجة الاسلام و آية الله في الانام الحاج الشيخ
عبد الكريم البرزى الحارثى نزيل ناهية قم المشرفة متع الله المسلمين بطول
دقائه اجازته بها في قم يوم الاثنين الثاني والعشرين من جمادى الاولى
سنة ١٣٥٥ هـ بمضائه لاجازة آية الله العظمى شيخنا الثانى دام ظله كتابته والنصر
بالاذن له في الرد آية لفظا وهو يروى عن العلامة المحدث النورى قدس

الاجازة ثلث عشرة وثلثون

من العبد المذنب المتضع بعلوم الفقه والحديث السيد علم الهدى بن شمس الدين بن كليم
على محمد نقوى الكابلى البصرى دامت بقاءه لخصيص قوله من انى قد ضربت شفاعتى لاهل كلباثر من ائمتي
فواضحه ما انتفع لمن آذى ذمتي عن نجاة المسلمين العلامة السيد حامد حسين صاحب العجايب عن
ابيه المحدث محمد قلى قدس عن خجته نا العلامة المترس المعبود الكبير السيد دلدار على قدس وكانت
روايتي عنده بالسماع في ردولت آباد ملاير من بلاد ايران عند رجوعي من زيارة مشهد الامام الحسين
الرضا سلام الله عليه في جمادى هناك يوم السبت التاسع والعشرين من جمادى الاولى سنة ١٣٥٥ هـ

الاجازة السابعة والثلاثون

من العلامة الهام حجة الاسلام الشيخ عبد الحسين البغدادى دام تقاؤه
كلبا الى بطنه الشريف يوم ١٢ جمادى الاولى سنة ١٣٥٥ هـ في داره في بغداد

بسم الله والحمد

فهم ان قد اجرت جناب علم الاعلام وثقة الانام ونشر الاحكام بك
السيد الجليل التقي سري الرضوي علي التقي دامت ايامها طاب ثوابه ان يروي
رواية خاتمة المجتهد بن ورهلموحد بن حجة الاسلام والمسلمين
الطائفة عصمة الشيخ محمد طه بحفص ما في الكتب المشهورة
قد والله السند يدنا والرائة اكرم سنو
الحق

١٥٤

١٦

من حجة الاسلام والمسلمين سلطان العلماء
سيد حسين النجفي الكاظمي دام ظلّه كنيها في
روايت له سلمه الله ان يروي عن ما صحت له روايته عن
سيد المحمّد الميرزا

والشيخ زين العابدين

محمد قده والعلاء

محمد قدس سره

الشامه والشه

المحققين ناصر

الكاظمي دام

ن سوال

سيد محمد عباس

سيد دار علي طام

الاجازة الخامسة والثلاثون

وقدام المحققين وامام المذققين

في الله في العالمين الشيخ ضياء الدين

فروغ النجفي دام ظلّه كنيها في يوم الحادي عشر

من رجب سنة ١٣٥٠ بقول فيها واوص

بقر الله واجزت له ان يروي عن كذا صحت

ل روايته واسأله ان لا يني في من الدعاء كما

لا نساء ان شاء الله وهو يروي عن العلامة

ل حاج ميرزا محمد هاشم الجليلي والحدث

الثقة النورية والاية الحراسنة والشيخ الشريف

الاصفي قدس امدا اسرارهم الشريف

بسخنه

ادلم الله

آیت الله شیخ محمد حسین بن محمد حسن اصفهانی النجفی کمپانی
(۱۲۹۲-۱۳۶۱ هـ - ق)

الاجازة السادسة و الثمانون

من علامة المحققين و حاشية العلماء
و واحد الأساطين حجة الاسلام والمسلمين
الشيخ محمد حسين اصفهاني النجفي
كتبها في يوم ۱۲ شعبات سنة ۱۳۵۰ هـ
فيها " و قد اجزته ايضا ان يروى عن جميع
فصيح لي روايته بسندي متصل الى اصح
الحصة عليهم السلام والرحمة سيما الكتب
الاربعة للمحدثين الثلاثة رضوان الله عليهم
سائر حوامع الاخبار لعلمائنا الاجبار قدس
اسرارهم " وهو يروى عن شيخنا الاعظم
المسيد ابى محمد الحسن الصدر ام ظله

آيت الله سيد سبط حسين بن سيد رمضان علي نقوي لکھنؤی ہندی

(۱۲۸۲-۱۳۷۲ھ-ق)

آيت الله ناصر حسين بن مير حامد حسين موسوی لکھنؤی (۱۳۶۱، ۱۲۸۲ھ-ق)

الاجازة السابعة والثلاثون

من حجة الاسلام والمسلمين سلطان العلماء ورئيس المجتهدين مولانا السيد سبط حسين النقوي اللکھنؤی امرتھہ کتبالی في ربيع الاول سنة ۱۳۷۲ هـ وفيها ما حيزت له سنة اثنتان مئة عن ما صحت في روايته عن شيخه العلامة فقه وفقيه آية من مشايخ العظام وهو بره عن السيد المجتهد الميرزا محمد حسين الشيرازي والشيخ الحاج ميرزا محمد حسين الشيرازي والشيخ زين العابدين طاب ثراه في خطب الحاج الشيخ حسين وناج العلماء السيد علي محمد فقه والعلامة السيد محمد حسين بن علي السيد علي حسين بن سلطان العلامة السيد محمد فقه من شراسيرهم بطرقتهم المتصلة المعهودة.

الاجازة الثامنة والثلاثون

من مرجع الانام حجة الاسلام صدر المحققين ناصر الملّة والدين مولانا السيد ناصر حسين الموسوي اللکھنؤی امرتھہ اجازة في ما شفاها في دار المباركة يوم الجمعة الثالث من شوال سنة ۱۳۷۵ هـ وهو بره عن استاذ العلامة الميرزا المعتمد السيد محمد عباس فقه عن استاذه سيدنا العلماء السيد حسين فقه عن ابيه السيد دلدار علي باب ثراه بطرقتهم المعهودة المقررة

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً
والاجازة السابعة والثلاثون

ادلم الله له في دار التوفيق

بسم الله الرحمن الرحيم

دار شمول

اجازة الاجتهاد

آيت الله مرزا ابوالحسن بن عبدالحسين مشكيني اردبيلي

(۱۳۰۶-۱۳۵۸ هـ - ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ولت علي وجوده آيات حكمه واثباته عند اجازات قدرته والصلوة ولا
على رسول الصادق بغيره التفاضل باعباء ومسالمة وعلى الاصفاة من عذرة ولاؤه
وحيج الله على مرتبة اما بعد فانه قد جرت سنة الله في العباد على ان يهديهم الى
الرشاد ويحلل العلم من اولياءه التالكين سبل رضاه المهندسين بهداء فيبحث الانبياء في
الاه وعباء في نظام الخلق من ظلمات الجهالة والعماء بما توار العلوم والهداية حتى بدوا على
الهدى ولا يزال الاضواء ممدى وبعد ما انقضت الكثرة اخفاء ولبته المنظر وجه الكلي
عن انصار الورد في غيرهم من ماء ومشاغلة محبا جعل امر الهداية والادوية الى علمه ودين
المضطربين باعباء الانبياء المستنبطين في حكم الشرع من مصاهيرها والمنظرون في
الانفاث من جواهرها فيذلو النقاش والافاض في هذا السبيل وتعلموا المشافي والتم
للحصول فواصلوا السير بالسير واعراضوا الشروع عن طريق الكد في فساد والذات وحال
الشرف وطول المراحل فضاء لهذا الوطن وفقر بواعث الاصل الاوطان وطافوا بالفرق والبلد
للاصول الى ثلاث الغاية الكبرى والدرجة العظمى فكانت لربانية المراكمة وبغية المراتب فيجراهم الله
عبر جزاء المحسنين بجائزة لولجهم في تحصيل معالم الدين وشهيد ميا في الشريعة العظمى
واعباء اثار الله المحمودة على الصانع بها الف صلوة ونحية وحت سبلت هذه السبلت العظمى
ونهج فيه العزائم المستقيم حفظ العالم العامل المهذب الرابع ملكة الامام مرفيع الامكان
في المجددات العظام السيد علي في من العاقبة الفقيه المؤتمن السيد ابي الحسن الرضا
الميرور الامام المؤتمن السيد ولدا على التقوي للكنهوي فاقدمام فضله ولما يهدى
من منزل جده وجد واجتهد واضب نفسه الشريفة في تحصيل العلوم الدينية والكشافة

المعارف الشرعية كثرات الزمان وحضر عند الأساطير العظام ولدى الأحقر مشقاً
 من الأولان حتى أصبح لهما الله ومعه من العلماء الأعلام والمجاهدين الفخام وبلغ من
 الأجهاد فله العمل بما استنبطت الأحكام على المنهج المألوف بين الأعلام وصح
 عليه التقليد فيما اجتهد واجتزأ له أن يروي على ما صحت له روايته عن مشايخي
 الأعلام بالسند المتصل إلى الأئمة العصمة عليهم السلام وأوصيه بفروع الله و
 الأجناب في جميع الأمور فإني من مسلكه ليس بناكبت الصراط وإن لأني في
 من صالح الدعوات عند الخلق وأوبار الصلوات كما أتى لأني انتد الله
 وأخر دعواتنا إن الحمد لله رب العالمين والصلاة على سيد الأنبياء والمرسلين
 وآل الطيبين الطاهرين ولعنة الله على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين
 وقد كان ذلك في غرة شهر ربه سنة ١٢٣٥ هـ
 الله هو البركن المكنى الله ربي



آیت الله شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازی از تلامذه مرزا محمد تقی شیرازی (۱۲۹۲-۱۳۶۷ هـ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله. هذا كتاب في بيان الأحكام والقوانين
صغيرة المبعوث إلى كافة الأمام باقرب شريعة وغير نظام وأهل بيته المعصومين الزوار
بالعقوب في تحرير قواعد الدين إلى فروع الشرائع الكافلين لبقاء العباد في يوم الحساب
بمنتهى الامتثال إلى مسالك دار السلام أما بعد فإن الله تعالى ما خلق الخلق ولا
العباد ولا كان كثرًا اختفيا فيه الخلق لكي يعرفوه فلم يزل يبعث الأنبياء الهداية إلى
السيب الرشاد والهدى واحد يرشدون الناس إلى أفضل المقاصد ولما انقضى
الولاية غيبة المهدي المنتظر لإتمام الثامن عشر عمل الله فرجه وسهل مخرجه فاختفت من
أفكار طمعه وحرم الناس من التشرع بمشاهدته إلى الله سبحانه إلا أن عهد من الخلق
ببناء من عبادة القائلين المقتضين لأثار الأئمة المعصومين المستغربين وسهول
تحصيل عالم الدين وتحريم أحكام الشريعة المتن وتبطل لهم الفضل والثواب بآداب
وقاموا بالعتاب في تشييد بنات الإسلام وترويج مقارنات الأحكام متغيرين
والأولاد في القرن والبلدان لتحصيل هذه الغاية الكبرية والمقصود الأقصى فكل
لهم وحسن تأب وعبراهم الله جزيل الثواب ومن قد حلق من هذا بأثر نصيب
فيه بالحق والرقيب عدة العلماء الأعلام زبدة العقلاء الكرام مرتجع الأحكام بعد الإسلام
البائع الضعيف السيد علي في التوقي رام نكاح ابن السلامة النقيب الموقر السيد الجليل
من سلالة المرحوم الميرزا السلامة الشهير السيد ولداه على التوقي الكفوي طالب
الجنة متواضع فانه دأب تأمل هذه تدرك وتعد واقب نفسه واجتهد في تحصيل علوم

مع البين فثبت في الحنف الأشرف برهنة من الزمان مكيكاً على التعميل تاليفاً في حق
 السبيل حتى وصل الغاية وبلغ النهاية فاصبح بعون الله وتوفيقه من العلماء الاعلا
 يهدون وفار بؤبة الاجتهاد والاستنباط فله العنل بما استنبطه من الاعكام عن القا
 هذه المروفة والعرق المضبوطة المألوفة ونجم عليه التقليد فيما استقر له في الاجتهاد
 استنباط والله الهادي الى سواء الصراط واجزم انه ان يروى عنى فاصحت لثبات
 تحت عنده وراية عن مشايخي الاعلام المنتهية اسنادهم الى الامة العصرية
 هم السلام وارحمهم بقوى الله واقتسام طاقته والاستعانة بتوفيقه وهدايته
 بناء مراحته في القول والعمل والالتزام بالاحكام فانه المجاهد من الرائل والنجيب
 الشيعات فالتجاء اطراف حرم الحرمات ومن روى عنه حرك الحق اوسده ان تبيع
 وان لا يسلان من صالح الدماء عقيب الحلات ومطابق الاجابات كالتا والاشيا
 لا الله وله الحمد او لا راعرا والصلوة على النبي وآله طافراً وبالجملة

آيت الله محمد حسين طهراني

الحمد لله الذي اتم الحجة على عباده ببعث الانبياء ونبينا وصيا والصلوة على رسول وسفير الى خلقه عالمه
 وافضل الاصفياء واهل بيته الامناء الدائرين من بعده الى طريق التواء اما بعد فارجو
 العالم الفقير العامل والوديع التفتة الفاضل علم الدين الطاهر ومنازل الشرح انوار مكنى الاسماء
 ومروج الاحكام السيد علي نقى غفر له تاج الاسلام وملاذ الانام السيد ابو الحسن
 من سلالته العلامة الشهير والمجاهد الكبير السيد دلداد علي الغفوي الكهنوي ادام الله فضله
 ونصره وبنيته من بذل اقصى جهده وانصب كرم نفسه وكسب ظهور الزواجل وطوى المراحل
 الى الجفرا لا مشرف على مشرفة الافا تصف فبقى فيه مدة من الزمان مديدة مكثا على تحصيل الفقه
 والاصول اقتناها احكام الى الرسول حتى صعدا الذروة العليا ونال الغاية القصوى ورايت
 بعض ما شرح من قلمه الشريف فقره بناظري وارتاح لرعاظي وتحقق عندي انه فائز ببلدة
 الاستباط والاجتهاد حائز للكنوز والاقتلاد وقرع ردا الفروع الى الاصول واستخرج الحفول
 من المنقول فلهذا اخذ بما اثنى اليه بنظر الشريف في الاحكام الشرعية وترك طريقا انقلب فيها
 استنبط من المسائل الدينية وادبها بالتقوى ونهى التفرغ عن الطوى والعقب عن خطاها
 وردا عليها والامراض من زخارفها وزيلها وسلوك منهاج الاحباط

فانه سواء انصرف ولا يبتلى من صالح الدعاة

خلا انشاء انشاء الله تعالى

محمد حسين طهراني
 روم بجهه مدية في ١٣



آیت اللہ علی بن عبدالحسین ایراوی (۱۳۰۱-۱۳۵۲ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

من
المؤلف

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا فيها لينذر بها اسما شديدا من الذنوب
الذين يعلمون الصالحات ان لهم اجرا حسنا والصلوة والسلام على ذاك العبد النبوي
سيدنا المصطفى من البرية اجمعين وعلى اهل بيته وولده امره وحفظه صرو يستحق
عليه لامة المعصومين وبعد فقد استبجارت من جنتنا في العالم العاقل والمهدب
انتم اكملتم فخر الاسلام وفخر الانام وسليل الاعلام الاغا من سيد علي بن ابي طالب
الحلوة الساكنة والسرور السعيد والدار على انتم في الكون والكون توفيقا
ثم بعد الاختيار انتم المنة المتأكدة والمباحثات العلمية في مجالس عديدة اخرها يوم الخميس
ثالث وعشرين من شهر جاد من ثلثية سنة الف وثلثمائة وتسع واربعين في دار الوفاة
في ارض القرى اقمع عند رايته صاحب الملكة واقدره والاهل الى الاستقباط وحرره رد
الفرج الى الاصل فهو محمد مجازة الاخوة الى رايته نطق الشريف وترك طريقة
التقليد لان الارقاء لما فرق ذلك وصبا حاضيا في اهل هذا البيت الشريف
والسلام عليه وعلى كافة الاخوات ورحمة الله وبركاته قاله السيد علي الاثر في



۳۳ جادى الثاني ۱۳۴۹

آيت الله الفقيه الشيخ ابي الرضا الهادي بن عباس بن علي بن جعفر آل كاشف الغطاء (١٢٨٩-١٣٤١ هـ - ق)

سنة ١٣٤١ هـ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد وآله الطيبين الطاهرين ائمة بعد النبي محمد وآله
واهل العلم والبيان ان جناب العالم العلم والعلم المحض والطهارة الآتم العلامة الفقيه والمرتبة البدر
المستور والمقبول السيد الشريف السيدي علي بن أبي النعمان الكفوي رحمه الله واسمته بركاته من خاتمة
النجباء ودخل اليها من ابوابها وميز بين قسوسها وبلغها حتى فاق المراتب وحاز نصيب الرحمن
بجها من اهل الكليات المقدسية والاجتهاد في الامور الشرعية وعنى لا يجوز له ان يعرض على غيره
الدين من غير تحفظ ما يصدر عنه من الاحكام في العلل والحرام وقد اخبرناه ايده الله في
ومسائل كثيرة ووقفنا على مولاه ومصنفاته ومنظوماته وشعره واخلفنا على ما هو
في الوثائق في كتبه وكتبه والديس واحاطا بشؤون جزائرهنا صنفنا على سطر اسطر
طوي البان واسع الاطلاع لا يسا جل ولا يطاول ولا يستبان في العلوم العربية والعون
فان له الطول في القامح المطبوع في الفاظها ومعانيها ونا هلك تفوقه في نظم الشعر
والفقه فكم لمن نظم كما لا تقدر على نظم من علماته صبه تفوق الكواكب النورية وقد سمعنا به
من فصاحة اللسان وحسن البيان ما اصبح به وجهه في الديس والتبيين والتفهم والبيان
وكان بطرقة الصالح بصيرا بكمفاته النجوى لا ينفصل النعمه عن تدريس الا وقد رآه
الشرف والوجاه وانكشف عنه حجب الشبه والادهم فتمثل اليه ان يكثر اشانه
على طلبة العلوم خلا له وقد اجزناه ايده الله وسدده ان يروي عنا جميع مصنفا
ومقرونا ناسا وما صحت لنا روايته عننا فينا العظم واساتذتنا في الاعمال
ويشاهد اسرارهم وروى عنهم ورجا منه ان لو ساء في من صالح الحق في مطالعنا
كل ابي ناسه من ذلك الشيخ وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين
من الراعي محمدره الهادي الهادي
من الراعي الهادي



آیت اللہ محمد حسین بن میرزا عبدالرحیم نائینی (۱۲۷۷-۱۳۵۵ھ-ق)

آیت اللہ شیخ عبدالکریم بن مولیٰ محمد جعفر یزدی حارثی قمی مؤسس حوزہ علمیہ قم

(۱۲۷۶-۱۳۵۵ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والفضل صلاته وسلامه علی خیر خلقه ولعلین واولادین محمد

والحمد للطیبین الطاهرین والصلوة العاتقة علی اعدائهم جمیعین اید القادین

تو جن سے عالم اعلیٰ و العالی حضرت کا حریک و العطاء الاتقیاء و حسن و العطاء

صاحب تالیفات الاشیعہ و الحقیقات و الرشیدۃ و التبع المکرک المید علی التبع

و ام المودتہ علی تائیدہ و تخریجہ عالم الجلیل العزیز و الفیض السید ابی الحسن

و ام المودتہ علی اخلاصہ و حسن تدبیرہ و کتبہ و علوم اشرفیہ و المعارف

مستفکة بجزایر ایزد شمس صوات و علیہ و ام المودتہ و حسن و استقامت

و ساطین و حضراتی و حضراتہم و کتبہ و تحقیق و تدقیق و تالیف

ساحیہ من المودتہ و معروفتہ بالصدق و الرشاد و العالی بالیستطاع

من المودتہ علی التبع و تخریجہ من المودتہ و العالی و اجرتہ و انوار

علی جمیع ما صحت له و دایتہ من مصنفات اعلیٰ و العالی و العالی و العالی

عن غیرنا بطریق المستوفی الی ارباب الجمع و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی و العالی

آیت اللہ سید ابراہیم بن حسن الشیراز میرزا آغا صاحبان الشیرازی

(۱۲۹۷-۱۳۸۰ھ-ق)

فہم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل الفقهاء امتا على جلاله وحرامه ومستودعنا من الشريعة
واحكامه وافضل صلواته وسلامه على واسطة العقد وجوه نظامه الصانع بالشر
المنيف في ختامه وعلى شجرة الاطمين العائمين في مقامه المشيد لا وكان دينه
ودخامه اتما بعد فان اشرف الفضائل واسناها هو العلم الذي لولاه لما فضل
الانسان على سائر الحيوان فهو الشرف الخطير والفضل الكبير والمفصل لا يتصور الا في
العليا والغاية المقصودة والغاية المنشودة لا هل لهم العالي والغاية الشامكة
افضل العلوم واسماها علم الدين واحكام الشريعة المتين فهو الذي قيل في اوليائه
هل يسوعى الذين يعملون والذين لا يعملون وانما يخشى الله من عباده العلم والاعمال
طلبه وروا الحق على بحر البلاد والاطوان ومباينة الاهل والاشوان في قوله تعالى
قلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة لما يفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم
لعلهم يحدرون فطوبى لمن سلك هذا السلك لاسي وجع الطريقة المشي في المهاجرة
طلب العلم والفقه في غير في الفضل والتأهله حتى يجمع من وذا الانبياء وحل
ودائع الرسل والاصفياء وممن قد طلب هذه الغاية الشريفة وانصب فيها نفسا لطيفة
حتى سعد عليها ابدان وامخ وجنان ثابته ليا مع الفقيه والعالم الفقيه صاحب الملكة
الشامكة والفرجة النامية في المجددين فيقتل الاسلام والمسلمين الشك في كماله
ابن علم الاسلام مجتهد الاسلام الشك في بول الحسن والاعلاء من الشهير والمجاهد الكبر
الشك في دلالة على صاحب عباد الاسلام وظهر من الكتب المتقدمة في ذكر الله امثاله
تم ارفق من بعض العلم باقرب المواد وخص من فنون الفضل الشار والواو في
في المعقول والمنقول والنق في القديم مع الاسول واجتني الثمار النافعة من حكمة العلم
بالفضل لا شرف على شرفه الا في الفهم من جديد ومدة مدية حتى تاز بها هو في الكمال
وغيره

لهاية السؤال وصعد ذروة الاجتهاد مشغوعا بالصالح والتداد ضليعا برز الفروع
الى اصول ونطبق الدليل على المدلول فباع له العمل بما يستنبطه من الاحكام على الطريقة
المعروفة لدى العلماء الاعلام وحرم عليه التقليد فيما ادى الى تفرقه في الاستنباط ووقف
عليه من سوى الصراط وقد اجازت له ان يروى عنى ما احتج في روايته من احاديث ال
لعصمة عن شيوخ العماد الاعظم والتنادا لا قوم اية الله المولى محمد كاظم الصمدية انحراسا له
فقا باسناده المعروف المعهود المنتهى الى الائمة المعصومين سلام الله عليهم اجمعين واوصيه
بسلوك طريقة الاحياء والتجنب عن جانبى التفرط والانحراف والتعاشي عن المسامحة في
الدين والتهاون بما هو خير المؤمنين ودياسة النفس على التقوى وفيها عن الهوى وان
ايكون غايته الدنيا واخذ عواما ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين
الى الطيبين الطاهرين الاحقر الجاني برهم الحسيني الشريف الشريف اقا



في شهر محرم الحرام ١٣٥٠

آیت اللہ شیخ محمد حسین بن محمد حسن اصفہانی النجفی کمپانی

(۱۲۹۶-۱۳۶۱ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع منازل العلماء حتى جعلهم بمنزلة الانبياء ^{عليهم السلام} في منزلهم
 على ماء الشهداء واخصل الصلوة والسلام واكمل النعمة والثابت ^{عليه السلام} على
 وخاتم الانبياء وعلى الائمة الامناء وعبده فار السباسة والموت
 المستحق من العلماء الطاهرين ونجته النقاء الا علام وملاذ الاسلام المريد
 بتأيد الله تعالى في سبيلنا السيد عظيم القوي دامت تأييده واغاثة ضد
 حضره شرفا واقران الزمان على غير واحد من اهل بيان الحق والعدل والصلوة
 وتبليغ المباني النقية مستاد باب الاداب الدينية تخطا بالاولاد والاحياء من فاز
 بالمراد وحافظ مزية الاجتهاد فلهذا امر علماء العلي بالقبول من الاستكثار من اركانها
 فانه خير مما اكلها فادسبه دامت معاليه بمراعاة الاحياء فانه طريق الجاه
 وسبيل الاساسية فانه ينشأ من الدعاء في مظان الاجابة وهذه اجرة
 ايضا انه يرد في حق من اتبع في دعائه بسند متصل الى اصحاب البعثة
 عليهم السلام والرحمة سيما المكتبة الادبية للهدى الثلاثة وضوء الله عليهم سائر
 جماع الاخيار ولما لنا الاخبار قد استأرهم نعمته بسببه العاقبة المستر
 الى غير ذلك ولا حرة السيد علي محمد حسين النجفي الاضواء ۱۲۵۰ سنه



آيت الله سيد سبط حسين بن سيد رمضان علي نقوي لکھنوی ہندی

(۱۲۸۲-۱۳۷۲ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي من على عباده بإيضاح قواعد الأحكام وتبيين
الافهام التي شرايح الاسلام والصلوة على رسوله المبعوث
الا مباته طاب ثوبه وكل نظام والاله المهداة اليه من وجهه الخلال
والحرار برقع الخيال وكشف الله امر اما بعد عاقبة الله سبحانه
لم يزل الارض قط من عدل يتفقون عن هذا الله عز وجل خريف الخيال
والخالفات بلطيف وفقره ابراهيم على حلال الشريعة بهم تكشف
ادعته وتبين الفلكة ويظهر هندو التاوي ويغير الفاس ومن
هو لا ولد الا عز الزوحاني والعالم التاوي المحبر الفقيه المستند
والمجتهد الشريفي الموثوق مستند اهل البيت السيد علي بن ابي طالب
الاجل الاكل عمدة العلماء المحققين وزينة الفقهاء المجتهد
السيد ابو المحسن نقوي احاط الله بفضله فانه سلم الله مع
ما اوتي من صلاح الذات وسلامة القطع وحسن التبيين وحسن
الطوية لم يزل مكيا على تحصيل العلوم الدينية والمعارف الدينية
في المصنفات النجف الاشرف لدرج العلماء المحققين والساكنين
الدين حتى بلغ الذروة السامية والدرجة القاصية الا وهي
درجة الاجتهاد التي بها حرر التقليد عليه وساغ العمل بفوائده
فكانت ~~تلك~~ ~~الدرجة~~ ~~التي~~ ~~بها~~ ~~حرر~~ ~~التقليد~~ ~~عليه~~ ~~وساغ~~ ~~العمل~~ ~~بفوائده~~
المفوضات وقد قرئت عبودنا اهل البيت بارة فانا الله

في امر هذا الولد العزيز فشكر الله عليه ما في مكتوبه عليه و
 مخزون غيبه الله ولي الخبر والعطاء . واجزت له سلمه الله
 ان يردى عنى ما يحسن الى ردايه عن شيوخ الطائفة وفقراء
 اصحاب من مشائخ العظام كما به الله الباهرة بمحمد والقرن
 الرابع عشر السيد الاسماء المبرزا محمد بن الشيرازي
 طاب ثراه والمحقق الكبير الفقيه الخليلي السيد الانصاري
 الحاج المبرزا محمد بن الشهرستاني وفقيه عصر العلامة
 الشهير الشيخ زين العابدين المازندراني وداستان
 الفقهاء الزبائني ودايج العلماء المحققين مولا السيد محمد
 و خالي العلامة بحر العلوم المصطفى امواجه في المعقول و
 المقول اسنادي ومن انبساط اسنادي مولا تاج السيد محمد
 ملك العلماء قدس مشايرهم بطرفهم المعروفة المقررة
 عنى لم اسد ابقاء هذه الطرف لمن شاء كيف شاء ومن
 المحقق في نقد بر هذا الولد العزيز ومقامه السامي في الفضل
 المحقق ان اصنف له الله ما القبر به ابو لقبا آخر وهو ابن
 سيد العلماء وفخر المحققين فلهجده الله سبحانه على ما شاء من
 نعمه السابعة والصلوة على سيد المرسلين وآله العصمة
 هداة الدين والسلام على كافة المؤمنين ورحمة الله وبركاته

حرره بمناه الميرزا محمد الداتوق في حاد من ربيع الطيس
 سابع الاول سنة ١٣٥١ هـ



آيت الله سيد ابوالحسن بن ابراهيم نقوي نصير آبادي لکهنوي هندی
(۱۲۹۸-۱۳۵۵هـ-ق)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي كون العالمين بديع صنعه وطرائف حكمه وجعل
الإنسان أشرف مخلوقاته وابدع مصوغاته ورقاه من غايه
الخصيص الى اوج الشرف فخلق الخلق لكي يعرفوا الصلوة والسلام
على رسوله المنفرد وسعة شرايع الاحكام والنازل جده في
شتمهم مكارم اخلاق الاسلام واليه هذه الانام من الخاص والعام
التي منها هي الحق واليقين ومالك الدين يتمايز عنه على المنفعة
حصرة الذات اولاً وبالذات ثم من مدسة العلم بالباب فانفتح له
من كل باب الباب فكان بمنزلة الباب اما بعد فلا يخفى

ان النقص مطلوب من العباد كفاية كما يدل عليه اية فلو لا تفرغ ضيقه
 صدرها ما كان المؤمنون لينفروا كافة ولذا استناقت اليه
 نفوس قدسية وذوات قدسية يستبدون لذلك التحال
 ويقطعون التسهول والاوعار وصر فواهمتهم ويتضوا للمهم مثلاً
 لأمرها جرة وهو افضل المجاهدة فجزاهم الله خيراً واحسن
 اجراً ومن شمر عن ثاقى لطلب في نيل هذا المطلب العالم الكامل
 والمجاهد العامل بحجة قلبه وثمره فؤاده نور عينه وفلذة كبده
 ولدى السيد على الثنى سلمه الله وابقاه وحفظه وحجاءه
 بعد ما فرغ من تحصيل العلوم في وطنه ومحل اهله وسكنه
 عطف عنان غزوه الى الحجف الاشرف على مشرفه الا والتحف
 فلما شرف بذلك الساحة طوى كشحه عن الراحة حتى فاز بها
 وحاز ما حاز واستجار منى اجازة وافيه فكنت له اجازة مفصلة
 مبسوطة في ذي الحجة من السنة السابقة وارسلها اليه لكي لا يثر
 فيها باهليته للاجتهاد وان امكن الاستدلال بها عليها بنوع

من القريب لأجل اني ما كنت مطمئناً به كمال الأطمئنان ثم قد
 اخبرته سلمه الله اخباراً انما بعنا ومن مختلفه حتى مضت
 سنة كاملة فاستكشف من بعض ما أروى من قلم الملكة الزاهرة
 الأسنباطية والقوة القدسية لأجنها دتزوجته سلمه الله
 راقباً من خصص بالتقليد إلى أوج الأجنها دفاشكر الله على
 ما آتاني من النعم العظام والآلاء الجسافولدي هذا طول الله
 عمر جامع لصفته العلم والعمل والله من يصدق عليه قول الصا
 عليه السلام من كان حافظاً لدينه صائلاً لنفسه وطبعاً لأمر
 مولاه مخالفاً لهواه فللمعوا ما من يقدري ولقيت ولدي هذا
 بلقب والد جددي سيد العلماء فان له اسوة منيرة كما اشرى
 اليه سابقاً في الأجازة المبسوطة وعلى الأخوان من المؤمنين ان
 يعتقدوا بركات وجوده ويشتبهوا بانوار علمه واعلم يا بني اني
 كتبت لك في الأجازة المبسوطة في الثامنة اني ساقرب من
 المحبين في التاسع والعشرين من شهر صفر اذ خل في تسع وار

ولكن هذا كان من الغفلة والآخرى ان يكتب سادخل في المحبين
 من التاسع والعشرين من شهر صفر اذ دخل فيه فاني ولدت في
 التاسع والعشرين من صفر سنة ثمان وثمانين بعد الف مائتين
 من الهجرة النبوية في بلدة يمى حين سافر والدي للعلام رة
 عاطفا عن عمره الى مشاهدا ثم ازال البيت سلام الله عليهم
 اجمعين في العراق ولا يخفى عليك اني قد نضجت ما كتبت من
 الاجازة لمولانا السيد سبط حسن دام علاه فانه انكشف على
 فيه ما انكشف وما كتبت له من الاجازة فهو عليه السلام كما لا
 يخفى على من راجع ونقطة واطلع على حقيقة الحال وكتب
 الي في ذلك ما هذا لقطر صدقي وخطلي مولانا السيد
 سبط حسن دامت معاليكم غيا لتلا مراة قد مضت منذ
 شهرين والمرض باق كما كان فتراد صغفي ونحل جبي ولعل هذا
 منتهى عيشي واخر عمرى فلا بد لي من الاظهار بما اسررت اني
 يا اخي نضجت ما كتبت لكم قبل ذلك فانه انكشف الله ما انكشف

فلا يجوز لكم الرواية عني وعليكم رده فانه عليكم لا لكم كما لا يخفى
 على الخرب الماهر حرره اقل الخلق ولا شيء في الحقيقة ابو الحسن
 قلم في سلخ صفر ٢٤ سنة ١٠٠٠ واوصيك باولدي بالقوى ونهى
 الهوى والحق ان اتباع الهوى مذموم شرعيا بل هو مناف لجواز التقليد
 ولو كانت محالة ومباحة ولعل الترفيع ان المراد اذ قد رعى مخالفة
 الهوى بصرف الملكة المانعة عن المحبة وهي العدالة واتباع الهوى
 يكشف عن مغلوقة عن الهوى والدليل على ما قلنا رواية الامام
 عن نفسه الامام عليه السلام في قوله ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب
 اه والرواية طويلة لكنه لا بأس بذكرها فانها منضمة على فوائد
 جليلة وعوائد نفيسة وهي ان قال رجل للصادق فاذا كان هؤلاء
 القوم من اليهود والنصارى لا يعرفون الكتاب الا بما يسمعون من
 علمائهم لا سبل لهم الى غيره فكيف ذمهم الله بتقليد هم والقبول
 من علمائهم وهل عوام اليهود الا كعوامنا بقلدون علمائهم
 فان لم يجز لاولئك القبول لم يجز هؤلاء القبول من علمائهم فقال

بين عوامنا وعلماؤنا وعوام اليهود وعلماؤهم فرق من جهة وقبيلة
 من جهة اما من حيث استورا فان الله تم دم عوامنا بنقلهم علما
 اما من حيث انزوا فلا قال بين يمين رسول الله قال ان عوام
 اليهود قد عرفوا علماؤهم بالكدب والصرع وباكل الحرام ونسبوا اليهم
 عن وجهها بالشفاعة والنصب الشديد الذي يفارقون الباطل
 وانهم اذا انصبوا الى الواحق من نصبوا عليه واعطوا ما لا يستحقه
 من نصبوا له من اموال غيرهم وظلموا وعرفهم بنعارفهم
 واضطروا بمعارف قلوبهم الى ان فعل ما يفعلونه فهو فاسق لا
 يجوز ان يصدق على الله ولا على الوسايط فلذلك ذمهم لما
 قلدها من عرفوا ومن علوا ان لا يجوز قبول خبره ولا تصديقه
 لا العمل بما يؤدبه اليهم عن لم يشاهدوا وجب عليهم النظر فيهم
 في امر رسول الله اذ كانت دلائله اوضح من ان تخفى واشهر
 ان ينظروا لهم ولذلك عوامنا اذا عرفوا من فقهائهم النفس
 والعصبية الشديدة والشكالب على حلال الدنيا وعوامها وحلها

كان عوامنا ينادونهم
 عوامنا ينادونهم

فلا يجوز لكم الرواية عني وعليكم رده فانه عليكم لا لكم كما لا يخفى
 على الخريب الماهر حرره اقل الخلق ولا شيء في الحقيقة او الحسن
 نقل في سلخ صفر ٢٢ سنة ١٠٨٠ واصلت باولدي بالتقوى ونهى
 الهوى والخوف اتباع الهوى مذموم شرعيا بل هو مناف لجواز التقليد
 ولو كانت محلة ومباحة لعل الشرف لكان المراد اذ قد رعى مخالفة
 الهوى بصيرا الملكة المانعة عن المعصية وهي العدالة واتباع الهوى
 يكشف عن مغلوقة عن الهوى والدليل على ما قلنا رواية الاحتجاج
 عن تفسير الامام عليه السلام في قوله ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب
 اه والرواية طويلة لكنه لا بأس بذكرها فانها منضمة على فوائد
 جلية وعوائد نفيسة وهي ان قال رجل للصادق فاذا كان هؤلاء
 القوم من اليهود والنصارى لا يعرفون الكتاب الا بما سمعوا من
 علمائهم لا يسئلهم الى غير فكيف ذمهم الله بتقليدهم والقبول
 من علمائهم وهل عوام اليهود الا كعوامنا بقلوب علمائهم
 فان لم يجدوا ذلك القبول لم يحجز هؤلاء اما القبول من علمائهم فقلنا

بين عوامنا وعلماؤنا وعوام اليهود وعلماؤهم فرق من جهة وقبيلة
 من جهة اما من حيث استواء فان الله تعالى ذم عوامنا بتقليد علمائهم
 اما من حيث انحرافا قال بين الجبابرة رسول الله قال ان عوام
 اليهود قد عرفوا علمائهم بالكذب لصريح وباكل الحرام ^{منها} وتغيير الحكماء
 عن وجهها بالشفاعاة والتعصب الشديد الذي يفارقون البشائر
 وانهم اذا تعصبوا اذ الواحقوق من تعصبوا عليه واعطوا مالا يستحقه
 من تعصبوا له من اموال غيرهم وظلموا وعرفوهم بعارفون المحرمات
 واضطروا بعارف قلوبهم الى ان يفعل ما يفعلونه فهو فاسق لا
 يجوز ان يصدق على الله ولا على الوسايط فلذلك ذمهم لما
 فلدوا من عرفوا ومن علوا الله لا يجوز قبول خبره ولا تصديقه
 لا العمل بما يؤدبه اليهم عن لم يشاهدوا وجب عليهم النظر فيهم
 في امر رسول الله اذ كانت دلائله اوضح من ان تخفى واشهر
 ان يظهر لهم ولذلك عوام امتنا اذا عرفوا من ففهموا العلم
 والعصبة الشديدة والشكالب على حلال الدنيا وخرابها واهلها

١ كان عوامنا يتقليد علمائهم

من يعصبون عليه وان كان لا صلاح امره مستحقا وبالزفر وال
 الاحساء على من يعصبوا له وان كان لا دلالة والاهانة مستحقا من قبل
 من عوامنا مثل هؤلاء الفقهاء فهم مثل اليهود والنصارى ^{الذين} الله
 بالتقليد ففهمهم فاما من كان من الفقهاء صائنا لنفسه ^{نفسه} فظنا
 لديه مخالفا هو مطيعا الامر مولاه فللعوام ان يقلدوا
 وذلك لا يكون الا بعض فقهاء الشيعة لا جميعهم فاما من ركب
 من الضاحك والفواحش مراكب فسقة فقهاء العامة فلا تقلدوا
 منه عتاشا ولا كراما وانما كثرة الخلط فيما بينهم ^{ليست} تجعل غناهم
 لتلك لان الفسقة يتحلون عتاشهم فوئدوا سرهم لم يضعون
 الاشياء على غير وجهها الفلة معرفتهم واخرون يجلدون الكذب
 علينا ليجروا من عرض الدنيا ما هو ادهم في نار جهنم ومنهم قوم
 نصاب لا يقدرون على القدر فبنا فيعملون بعض علومنا
 الصغرى ويجهلون عند شيئا ويعصبوننا عند ادلائنا ثم
 يضعون اصنافا من الاكاذيب علينا التي نحن براء منها فيقبلون

المسلمون من شيعتنا على انه من علومنا فضلووا واصلوا اولئك
 اضرع على شيعتنا من جيش يزيد لم على الحسين عليه السلام انتهى
 ونفس الاستدلال ان الظاهر من قوله مخالفات هو اطلاق
 الهوى وترك الاستغصال دليل العموم مضافا الى قرينة
 قوله التكاليف على حلال الدنيا وحرامها والاشكال في الحديث
 بان قضية الانصاف ان الحديث شامل لاصول الدين فان
 مورد السؤال انما هو فيه ولا يجوز حمل التقليد على ما لا يجوز
 في الاصول لاستلزامه تخصيص المورد وهو قبيح في الغاية بل لا بد
 من حملها على ما يوجب الاعتقاد وهو عند التحقيق ليس تقليدا
 بل هو اجتهاد نعم مقدما ثم حاصلة بواسطة حسن الظاهر
 بالعالم الذي افاد منا بعض ذلك الاعتقاد والكلام انما هو
 في التقليد التعبد وليس بين التقليد بين قدر جامع بفتح شين
 اللفظ فيه على وجه لا يلزم استعمال اللفظ في اكثر من معنى فلا
 وجه لما بنوه من ان يحمل اللفظ على العموم لا يلزم خلاف ذلك

في لفظ التقلید فان ذلك من الاصطلاحات المناخزة كما
لا يخفى هذا مما استشكل به شيخ مشايخنا الانصارى مدفع
بان قضية الانصاف ان التقلید ليس من الاصطلاحات المستحقة
بل الخوان التقلید والفتوى كلاهما كانا في زمن الائمة فان
الحجة في زمن الانصاف ليس الا ما هو حجة في زمنهم وهو القسوة
الخاصة كما حققنا واشرنا اليه فيما كتبنا من قبل فقد قام الدليل
القطعي على حجة ما في صورة الانصاف في عرض القطع اما
الاجماع المنقول فالتحقيق انه من باب الخبر الواحد وكما قام
الدليل على اعباره اذا كان من باب الخبر ونقل الاجماع ليس
بما قرره في محله لكن الفقيه بعد الدخول في مسئلة وانتهائه الى نقل
الاجماع سيما اذا كان مستفيضاً لا يجرى على مخالفة
لعله لاجل الظن الاطمينان وكيف كان فالاجماع المنقول
وان لم يكن في زمن المعصومين لكن الاجتهاد بمعنى استنفاذ
الوسع في حكم شرعي بالادلة كان فخذ من الائمة قطعاً فترادة

وامثاله

بسم الله الرحمن الرحيم

الدهشة نفوسنا وبهلا الفجر قلوبنا حينما نقف على نموذج من منشآت
 العلامة المعظم السيد علي بن أبي الكرم في اللغة العربية فبينما نعرف
 هندی اللغة لکهنوی الوطن اذابه بدلتنا بادیر علی نسبہ وبعقرتہ علی
 فیتدفق فی نبات اقلامہ بفصاحة علویہ حیدریہ ہی سر نبوغ العربیہ
 لا النجوم کباباً و اعجاباً . وهذه الانهار النواصر من منظور مشرق
 والکتب والرسائل والمجلات بما فیها من رصانة ترکیب وحسن استعارة
 صدق علی باعہ منشئها العربی البین . فهو الحق استاذ من استاذ
 عربیة فی هذا العصر ودوح قیاضہ بالعواطف الشریفہ واثارة
 والغبوة علی الدین واهله غیبة عن البیان شکر امہ سمیر وکفی فی حلة
 مسأله ٦ ١/٤٨ ١٤٥٠ هـ حیدرآباد (الندوة)

الحمد لله والصلاة والسلام على رسوله وآله

وبعد فإن العزومة الكهنوتية هم من أدلك الأخذ إذ الذين تعشقوا الفضا
فأمهردها من نفوسهم كل مرتخص وعال حتى اقتروا بها اقترا السبع
فبانوا وآياتها تعا لقين على منقصة السعادة بتباد لون عواطف الحب
سراسم الأخطار من المولد ، وما هنا الحياة مركزة على معانقة الفضيلة
الذبيحة وهي تلك الحياة التي يجمع بها اليوم صديقنا الكهنوتي وآخرين
الفضلاء من فخرت بهم نفوسهم العبقريه الى حيث أدق أدق على قطره
وجبهته نجوماً لأمه يكاد نودها يخطف البصار أدلك مصابيح
الذين سيخترقون بأوارهم ظلم الجبل ودجته الباطل ما وجدوا ذلك
فخرجوا صديقنا الكهنوتي الذي نعطف الى نيل الفضيلة باسم
حتى اقتروا بها هذا الاقترا السبع فكان ذلك جرأً له على جهوده
واتساعه المتواضعة التي بذلها في سبيل العلم والأدب ، ومناجات
التي تحملها لك هذه القصائد الغرائد والمقاطيع الغراء ، أنموذجاً
لروحه الأدبية المتصاعدة الى دماغه الكبير ، وليست براعته في
العربي شعراً ونقراً هما كانت موضع الإعجاب والتعدير الأدون بما
في سائر اللغون الأخرى فالسيد الكهنوتي عالم وأديب معاً ، وهم
أرجل أن يكون عالماً وأديباً

٢٥٠/٧/٢

مرغص أدلك

لحم الطرمح

الشعر شعور، شعر المرء دليل عقله وآية فضله
ومرآت فكله

فصفات شعر المرء عين حسنة

للقادحين وقدره من قدام

الشعر يحى ويقى التركيب منه اللفظ روحاني يؤثر
تتلمذ به الحقائق او التائب الخيال بأبرى حللها، وخبر شعر
ما عبر عن الخواطر والمواطف بوضوح، وخبر
خبرة ما ضرب على الوتر المحسوس فخر الشعر
والعاج كوا من الصدور، فاشبه واذكى واصح
وابكى

وشعر الهداية العام لمسه على نقي التقوي من
هذا النوع فهو جسد احبك صحيح السبك شريف المعنى
واضح المنهج

ولقد لست منه حافظة امرجه النبوغ في كل حليته جبري فيها
انظر الى آثاره كقراءة اسلك القلوب بحرااته
العذبة المشربة وطبع من مؤلفاته كسف التفات
واقالة العائد وقبل اكمال دينك الموضوعين
تافسي رجال الحجة والملازم الحقة في بذل مصادر
الطبع فقد هو المقام السامي في العلم والعمل
= وفي ذلك قلبنا فسي المتنافسون = وبحق
يقال ان الحق النقوب مثال النبوغ فهو
مع هدائه سنة تربع على دسة مشايخ النبوغ
في العلم والعمل

اجل هو الضليع البجائث الحق الثبته في علم
الحديث والرحمة والحكام والحكمة وعلوم العربية
المشكلات والتفسير والاصول والفقه وقد

جاء الى ابيه الفانيات في الادب العربي على انه
 هندی المولد والنشأ واللسان ذك من آيات
 نبوغه فاصبح بحمد الله من ملوك البيان وامراء
 الشعر انزلت الفصاحة على قلبه وصبط وحى البلاغة
 على فؤاده فلما منام صناعته النظم والنثر
 ولذا انراة شجر اوفيد است الفصح عارفا بفتحها
 وركبها وما نوسها وعزبها عليها بأسر النظم
 ونكاته فهو عربي في نظمه ونثره وحده بشعره وخطابه
 ولابد فقه

عرفت فيه البهايل ومن عرفته فيه البهايل

أقل خدمه الزرع

محمد علي شوق الدين
 القوي



عن وجهه

فان الذي احل على النفس من الفضل محلا وجعله بانها للناسق البصير مرتباً و محلا
 لصر عن ضال رفعة قولهم لانكار النظم ونظيره علائم الاخطار العظيمة الجلية
 من جوهره قدس يتجلى اواها نغمة وسبيلة ضمار حل عن النظم خرمها فكره
 هذون قرين تلذ بها الاحل في دجها احاسه ورموز حان دقان كشت عنها فراسه
 زاهر من سبدان الادب والحائز من السبق القصب يخط عن شاره جهد مجاربه
 تدرك سياره الشهب سقى شاعبه قداسع باشرط العرويه ميلده وانطلق بالرعي
 الى حنانه فالصاير الهدي باضى بالنظم من فكره ولا الجوزاء باعلا من مراقبه
 لا يكون نابغة العصر وهو من كثافة فقره الظهر فقره من مزبونه احديه ويسق من
 علوه اصلها ثابت وفرجها في السماء تمد من المجد اليقاع ظلا تبارك من جملته

عيسى
 الخوري

١٢٥٠
 ١٥ شعبان

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا جعل الله له شرا في الدنيا والبلاء في الآخرة والصلاة على من هو كل يوم
 نينا من عزة الأجر وجدنا في الآية وهو تفرج حسن البيان والحمد لله
 متوع فستق منه وبما في البيان وان جاء من ربي على تلك النار وارتوى قلبه في
 السبع القبار هو سيدنا الرضى الرضى السيد علي أكثر في اللكنة كيف لا يعرف
 من دونه اقمع من فلق بالعداء وورد في أبي عبد الله العلم والبراء وليس
 ذلك الا احدى عالمه ومعنى من رانحات معانيه كما يزال كاعب النمل وهو في
 سجدة ١٣٥
 هو حق محمد بن عبد الله
 الشيخ محمد بن عبد الله



بسم الله الرحمن الرحيم

ان من الشعر لحكمة وان من البيان لسحر وان
 العقود المفصلة لايات اقللنا منها جمل الفنا
 وفصول الذكر وارثنا من مبدعها فارسا قد شيا
 لا ينال شأوه ولويد ذكر في مضامير الفصاحة والبا
 وما شعر الرجل الامرات التي تحكيه وما قوله الاعم
 فيه وتفاوت اقدار الرجال بتفاوت ادراكها
 على قدرهمها ولكل امرئ غاية وغايات الكبريا
 ولقد حاز العلامة النقي من الغايات افضلها
 اجلها واكملها فلم المحظ فضيلة الراية السابق
 ولا اكونه الا ابو عذركها والمتقدم فيها و
 تدلك على مكرامة ولا ينبتك مثل خبير

بسم الله الرحمن الرحيم والمحمد وحمه

نعم لاشك ولا ريب في ان جناب الفاضل العلامة السيد علي نقى الشيرازي دامته
لم يزل مدته اقامته في النجف الاشرف تكمل دروس الفقه والاصول مستغلا
في اللغتين العربية والفارسية مدادها على ذلك وله حذق تام ومطارة كما
صناعته انه رئيس في
من الراجي مغفرة الله له وباللهادي
المرحم كاشف الغطاء



رحمکله رب العالمین و اهل بیت علی افضل خزانة و خاتم ربان

محمد سید المرسلین و علی اهل البررة و اهل بیت المعصومین و اهل
 العدد بهم العدد الدین و بعد فان العالم العترة اتقی و اهل
 الصفی حفره و اید علی اتقی السقوی الیکهونی و ام جده
 مایع زین و ته فی الجف و له زاده مار و له سقا
 دروس لفته و در اول شتفت با کدریس فی دانه و
 و لغزیت و با ذن و عده فی زینک الهم و در
 بالعهج رکملی و لغزیت و له زاده مار و له سقا
 فی الکریس بها فکر و له زاده و نفع به و نفع
 و اید به شریعه جده سید المرسلین صلوات الله علیه و آله
 و له یس و له زاده و نفع به و نفع به و نفع به
 عربی فی ۱۲ عزم کرام ۱۳۵۱ و ان عزم کرام الیکین



بسم الله الرحمن الرحيم
وله الحمد والمجد

وسلام على عباده الذين اصطفى ، نبدي ان العالم
الورع النقي السيد علي نقي النعماني ما انفك مدافعا
في النجف الاشرف وهجرة اليها لكيلا يرس الفقه والاع
مشتغلا بالتدريس في اللغتين العربية والفارسية
احرز فيها قصب السبق وحاز في صناعة التدريس الم
والحزق فجدد ان يستعمله ويستداله والله الموفق

محمد حسين
الكاظمي
القطاوي

محمد حسين
الكاظمي



بسم الله الرحمن الرحيم

سماعة العلامه المصلح الكبير بخت الاسلام والمسلمين السيد هبة الدين الحسيني الشهرستاني
 بعد تقديم اطيب التحية واجل الاحترام : هل لكم اطلاع بان العالم الفاضل -
 الافاضل - فضيلة السيد علي بن النقي - دام علاه كان مدة اقامته في النجف
 لتكميل دروس الفقه والاصول لم يزل مشغولاً بالتدريس باللغتين العربية والفارسية
 مع حذاق ومهارة فيه فان كنتم على علم من ذلك فيبتوالنا ولا نلتم مناداً للدين
 محمد صادق
 محمد صادق

الجواب بسم الله وله الحمد

نعم انه السيد الذي جعل المنزه في السؤى باسمه الشريف كما انشاء اقامته
 في النجف الاشرف واشتغاله بتكميل العلوم العربية مستغنى به عن
 مكتبة العلوية بالفتوى العربية والفارسية بمخاطبة ومهارة

مرره خادوم العلم والدين
 هبة الدين الحسيني الشيرازي



بسم الله الرحمن الرحيم

ان جناب العلامة الهام ملاذ الاقام ودين الاسلام السيد علي نقى
 النقوى الكهنوى كان في النجف الاشرف محطاً لانتظار العلماء والفضلاء
 مشهوراً بفضيلته بين العرب والعجم مدسناً في علوم الدين واللغتين
 العربية والفارسية بارعاً في صناعة التدريس بحذق ومهارة مشهور
 له فيها وللمهذب العالمين - حوذك في ١٢٥١/١/٢٦
 حرره الرابى محمد رضا
 ابن النجى



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله
الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا
هداه

مختصر ناز که حاکم طب ثریع له ضرة الله و الله اعلم الله

و نورا سید علی نقی العنوی داشت ملاذله و تاید له و له ای حرکت سید علی

و اصدق خوار که و کلمات صوبه و منوب باشد و خصوص در آن فارسی

معارف نام و در نه و در عهد تدریس فارسیه حسن وجه و کمال خود را

در چه این سربست بیانات رفیع و عادت علیه احباب و له عله

ذکر نمی باشد و له مختصر قیاس اخوان دینی اید هم اله بحسن فایده تحریر شده

غنت و جود محترم احباب و له عله و له مستقیم دانسته در هیچگاه استعاده

و جود محترم خود و له می نمایند و له چه قسم سعادت با احباب در نه

و اسلام علیه و علی حبیب اخوانی فوئین و رحمهم الله



سبدي الاستاذ الفاضل اسيد علي النقي ادام الله في مرتبة وجوده
بعد التجهيز

ايها المعلم
الفاضل
الفاضل

اعرض لي على ما يلي في البحث سنة ونصف سنة بن ابي الاساتذة الذين يعرفون
عنهم ابيهم : وقد سألني بعضهم : وعدة من فرائد علمهم ما يقرب من عشر بنات
ولم اكن احد منهم طريقه بنحو بل ارى نفسي كمن يمشي القهقريون لعله ما ذكر
وان لي والد يتوقع مني الجز لا يعرف مني فابيتي وهو من اهل العلم : ولكنه في هذه
الايام يكثر علي وعلى شغلي لما يعرف من عدم تقديري له يعرف ما لعله والدي
وحسن معاشي سلكهم في طرائق معوجة مشعبة : ولقد وقعت شك على ابيهم
وجعلني كالعاشق لبيبا كماله : على اني لم اكن اعمى من ان انا انا وعي مكمل
ولست شوق طريقا لمن يتكلم بالدرس اذا كنت ناسفرا عن حقائقه وما يجد
بالطرحه : فهاجباك انه حقه الاستاذ ؟

واما الدرس
في مقرر لان ابي
شده سيرا غير
في المدة
سبدي
لبت فاجرا
شتم فاني ممنون
في حبه الجيد
لوكنت

واني فكرت بان اتيتك بوسيلة لان تجعلني من جملة من سعدوا باعتنائهم القدر
العذب من بيانك واخذهم العلم على احد : ففكرت في ان اجد الوسيلة
مكافاة اخذكم الكريمة : وها قد اقدمت بعرضه الرجاء بذلك -
فقد ان مننت مطاع والدي التي تتجلى في سما والافاني امله الخير متوقعة له :
فبذلك هو كماله لاني صميم الامر بدينا : واكن لكن مادمت مستكرا
الاعل ان لا تخيني ولوان تجمل ذلك فريدها وتخلص من ابي لو كنت ارجو
البحر في بني هوا وعائهم وفي تعابير علم الباطن فاكون عندئذ مستحيا لان
اقبل سري العبد الكليل

الحبيب
الطيب

